اعداد کی مناسبت سے خطبات

حصہ پنجم

خطبات حاصل پوری

ترتیب

محمد عظیم حاصل پوری

اسلامک . کمپنی

اعداد کی مناسبت سے خطبات

نمبر شمار	عنوان	صفحات
1	حرف اول	
2	ایک نیکی پر دوا م	
3	ایک نیکی پر تین ا م	
4	چار کا ہ اک سزا	
5	دو سے دو تک	
6	تین سے تین تک	
7	چار سے چار تک	
8	پنج سے پنج تک	
9	چھ سے چھ تک	
10	سات سے سات تک	
11	آٹھ سے آٹھ تک	
12	نو سے نو تک	
13	دس سے دس تک	
14	بارہ سے بارہ تک	
15	بیس سے بیس تک	
16	تیس سے تیس تک	
17	چالیس سے چالیس تک	

18	پچاس سے پچاس تک	
19	ساٹھ سے ساٹھ تک	
20	ستر سے ستر تک	
21	اسی سے اسی تک	
22	نوے سے نوے تک	
23	سو سے سو تک	
24	دس میں جنتی اشیاء	
25	کھجور جنتی پھل	
26	بچوں سے پیار کیجئے	
27	قیمتی وقت کی تلاش	
28	بچ جائیے ان اعمال سے...!	
29	ہلاکت و تباہی سے بچیں	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اول

الحمد للہ آپ کے ہاتھوں میں ''خطبات حاصل پوری'' کی پانچویں جلد ہے اس کتاب میں وہ خطبات شامل ہیں جنہیں بندۂ ناچیز نے اپنے شہر کی مرکزی مسجد جامع مسجد محمدی جالندھر کالونی حاصل پور میں 2014ء کے آخری مہینے اور 2015ء کے آغاز میں جمعہ کے خطبہ میں سامعین کی کئے۔ خطبات کی اس حصے میں منفرد پہلو یہ ہے کہ اس میں اکثر و بیشتر خطبات اعداد کے اعتبار سے ہیں۔ اعداد سے مراد ایک سے لے کر دس تک یعنی اکائیاں پھر دہائیاں یعنی بیس.....تیس.....چالیس.....سو.....آغاز دنیا ہی سے گننے کا رواج موجود ہے ہر دور میں گنتی کا انداز مختلف رہا ہے کبھی لوگ پتھروں کو استعمال کر کے اشیاء کو گنتے رہے تو کبھی کھجور وغیرہ کی گٹھلی کو زمانہ کے ساتھ ساتھ اعداد و شمار کے ذریعہ میں بھی ترقی ہوتی رہی بلآخر صفر اور موجود گنتی ادھوئی تو اعداد و شمار کرنے کے لیے ۱،۲.....والی گنتی استعمال ہونے لگی۔

اہل عرب کے ہاں یہ امر معروف و مشہور تھا کہ وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر ایک سے دس ہزار تک گنتی کر لیا کرتے تھے جیسا کہ آپ ﷺ کی حدیث تشہد کے متعلق حدیث ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشہد کے لیے تو اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتا اور انگشت شہادت سے اشارہ کرتے۔

نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ ذکر و اذکار اور تسبیحات ہاتھوں کی انگلیوں پر شمار کرتے تھے جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

’’میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ز کے بعد تسبیحات ڑھ رہے تھے اور انہیں دا ہاتھ کی انگلیوں شمار کر رہے تھے‘‘

احباب کے لیے ہم اس مقام اہل عرب کے ہاتھوں ا سے لے کر دس ہزار گنتی کے طر کو درج کیا جا رہا ہے۔

اکائیاں

اکائیوں کے لیے دا ہاتھ کی تین انگلیوں (. سے چھوٹی اور اس کے ساتھ والی اور درمیان والی انگلی) سے مدد لی جاتی تھی، تفصیل یہ ہے۔

اب آپ دا یں ہاتھ اور ا َ یں مکمل طور کھول کر سیدھی کر لیں اور یوں اکائیاں بناتے جا

ا - . سے چھوٹی انگلی (خنصر) کو ہتھیلی کے چھوٹی انگلی کے قر . ین حصے کے ساتھ کر بند کر لیں۔

دو۔اب چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی (بنصر) کو بھی ہتھیلی کے بنصر انگلی کے قر . ین حصے کے ساتھ کر بند کر لیں۔

تین۔اب درمیانی انگلی کو بھی ہتھیلی کے درمیانی انگلی کے قر . ین حصے کے ساتھ کر بند کر لیں (اس طرح تین کے عدد تینوں ا َ یں بند ہو گئیں)

چار۔آپ کی تینوں انگلیں بند ہیں تو اب آپ صرف چھوٹی انگلی کو کھول کر سیدھا کر لیں۔

پ نچ۔پھر چھوٹی انگلی کے ساتھ والی (بنصر) کو بھی کھول کر سیدھا کر لیں۔

چھ۔چھوٹی انگلی کے ساتھ والی (بنصر) کو . مذکور بند کر لیں اور .قی ساری ا َ یں کھول کر سیدھی کر یں۔

سات۔صرف چھوٹی انگلی کو ہتھیلی کے ا٠ رانگوٹھے کی جڑ کے ساتھ لیں اور ساتھ والی انگلی (بنصر) کو کھول لیں۔

آٹھ۔چھوٹی انگلی جو انگوٹھے کی جڑ کے ساتھ ئی گئی تھی اس کے او پ ساتھ والی (بنصر) انگلی کو بھی ہتھیلی کے ا٠ رانگوٹھے کی جڑ کے ساتھ لیں۔

نو۔درمیان والی انگلی کو بھی ساتھ والی اور چھوٹی انگلی کے او پ ہتھیلی کے ا٠ رانگوٹھے کی جڑ کے ساتھ لیں (اب تینوں ا٠ َ یں یکجا ہو چکی ہیں)

دہائیاں

دہائیاں،دا ہاتھ کی دو انگلیوں (انگوٹھا اور انگشت شہادت) پ گنی جاتی ہیں۔وہ اس طرح کہ:

دس۔انگوٹھے کا سر شہادت والی انگلی کے سرے پ ٠ ہر کی طرف اس جا٠ ٠ پ رکھیں جو انگوٹھے کی طرف ہے۔

بیس۔انگوٹھے کو شہادت والی اور درمیانی دونوں انگلیوں کے درمیان داخل کریں۔

تیس۔انگوٹھے کا سرا شہادت والی انگلی کی اس جا٠ ٠ پ رکھیں جو درمیانی انگلی کی طرف ہے یعنی دس والی شکل کے ٠ عکس۔

چالیس۔انگوٹھے کا سرا انگشت شہادت کی درمیانی َ ہ پ رکھ لیں اور انگوٹھے کے سرے کو انگشت شہادت کی جڑ کی طرف تھوڑا سا جھکا لیں۔

پچاس۔انگوٹھے کے سرے کو انگوٹھے کی جڑ کی طرف اس طرح جھکا لیں کہ انگوٹھا جھک کر انگشت شہادت کی آ٠ ی َ ہ کے نیچے آ جائے۔

ساٹھ۔انگشت شہادت کا سرا انگوٹھے کی پشت کی ٠ خن کی طرف َ ہ پ رکھ لیں یعنی چالیس والی صورتکے ٠ عکس۔

ستر۔انگوٹھے کا سرا انگشت شہادت کی درمیانی َ ہ پ یوں رکھیں کہ انگشت شہادت کے سرے کو

انگوٹھے کی طرف مائل کریں یعنی انگوٹھے کے اوپر جھکا دیں۔

اسّی۔انگشت شہادت کو انگوٹھے کی جڑ کی طرف جھکا کہ انگوٹھا انگشت شہادت کی اس جا۔ کے ساتھ لگ جائے جو انگوٹھے کی طرف ہے۔

نوے۔انگشت شہادت کا سرا انگوٹھے کی جڑ پر رکھیں پھر انگوٹھے کو انگلی کے ساتھ دیں (کہ ا۔ ر گول دا ئے کا سوراخ بن جائے)

نوٹ: یوں اس طرح آپ دا ہاتھ کی پنچوں انگلیوں پ ننانوے۔ گنتی کر ۔ ہیں۔

سینکڑے

جس طرح آپ نے دا ہاتھ کی تین انگلیوں پ اکائیاں شمار کی تھیں اسی طرح۔ ہاتھ کی تین انگلیوں پ اکائیوں کی بجائے سینکڑے شمار کرتے جا یوں آپ نو سو۔ گنتی کر ۔ ہیں۔

ہزار

جس طرح آپ نے دا ہاتھ کی دو انگلیوں (انگوٹھا اور انگشت شہادت) پ دہائیاں شمار کی تھیں اس طر سے۔ ہاتھ کی انہیں دو انگلیوں پ دہائیوں کی بجائے ہزار کے اعداد شمار کرتے جا اس طرح۔ لآ۔ آپ نو ہزار۔ گنتی کر سکیں گے۔ پھر ۹۹۹۔ گنتی کر کے آ۔ ی دفعہ ہاتھ کھول دیں تو دس ہزار۔ شمار کر لیں گے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان خطبات کے ذریعے سے قار وسامعین کو حق سچ سمجھے اور سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین اخوکم فی الدین

محمد عظیم حاصل پوری

محمدیہ اسلامک ر چ ٹ حاصل پور

ایک نیکی پر دوام

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

''اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو۔ ان لوگوں پر کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں''

تمہیدی کلمات

اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں میں سے ہے کہ وہ اپنے بندوں کو اپنے ہاں صاف ستھرا لانے کے لیے ایسے اعمال بتاتا ہے کہ جس سے وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی جنت کا مہمان بناتا ہے اور کبھی کبھی ایک چھوٹے سے عمل سے سارے گناہ معاف کر کے جنت کا وارث بنا دیتا ہے مثلاً کسی کو صرف راستے سے کانٹا ہٹانے کی وجہ سے جنت دے دی تو کسی کو ایک کتے کو پانی پلانے پر جنت دے دی اور کسی کو صرف کلمہ پڑھنے ہی سے جنت میں پہنچا دیا۔ واہ اتیری مہربانی۔! آج کے خطبہ میں ہم بات کریں

گے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کوا یسی نیکی کی وجہ سے دوا م دیتا ہے یہ تو شروعات ہیں اس کی رحمت جوش میں آئے تو وہ اک کھجور کے . لے احد پہاڑ کے . ا. ا. دے دیتا ہے۔

ا.....ا یسی تکلیف پ دوا م

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روا یت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''مؤمن کوا یسی کا یسی اس سے بھی چھوٹی جو تکلیف پہنچتی ہے اللہ اس کے ذر یعے سے بندے کا ا یک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور ا یک غلطی معاف کر دیتے ہیں''

. . اللہ کسی سے خیر چاہتا ہے تو کوئی نہ کوئی اس پ آزمائش، دکھ درد پہنچا کر اس کے َ ہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اَ اس کے َ ہ نہیں ہوتے' تو اس کی تکلیف پ یشانی پ اللہ تعالیٰ اس کا ت میں ا یک درجہ بلند کر دیتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روا یت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''. . اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرما تا ہے تو اس کو (اس کے َ ہوں کی سزا) جلد ہی د یا میں دے دیتا ہے (یعنی تکلیفوں اور آزمائشوں کے ذر یعے سے اس کے َ ہوں کی معافی کا سامان پیدا کر دیتا ہے) اور . . اپنے

بندے کے ساتھ . ائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے اس کے ۔ ہ کی سزا (د میں) روک یتا ہے، یہاں تا کہ قیامت والے دن اس کو پوری سزا دے گا۔''

مزید نبی ﷺ نے فرمایا:

. لے میں .ڑائی آزمائش جتنی عظیم ہوگی، . لہ بھی اسی قدر عظیم ہوگا)اور اللہ تعالیٰ . . کسی قوم کو پسند فرماتا ہے تو ان کو آزمائش سے دوچار فرما دیتا ہے، پس جو (اس سے)راضی ہوتا ہے، اس کیلئے (اللہ کی)رضا ہے اور جو (اس کی وجہ سے اللہ سے) ۔ راض ہوتا ہے، اس کیلئے (اللہ کی) ۔ راضی ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ا مرتبہ) میں نبی کریم ﷺ کی ۔ مت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ﷺ کو بخار تھا۔ میں نے آپ ﷺ پ اپنا ہاتھ پھیر کر عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ! آپ کو بہت سخت بخار ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''ہاں مجھے تمہارے دو آدمیوں کے . ا. بخار پ ڑھتا ہے'' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یہ اس وجہ سے ہوگا کہ آپ کو دو ۔ ثواب ملے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور پھر فرمایا:

''جس مسلمان کو بیماری کی وجہ سے یا اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے تکلیف پہنچتی ہے تو

اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہ (اسی طرح) دور کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔''

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مومن مرد اور مومن عورت پر اس کی جان، اولاد اور مال میں آزمائشیں آتی رہتی ہیں (جن سے ان کے صغیرہ گناہ معاف ہوتے رہتے ہیں اور یہاں تک کہ وہ اللہ کو ملتے ہیں (ان کو موت آتی ہے) تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

۲..... گناہوں کی معافی بھی اور درجات کی بلندی بھی

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تم کو وہ عمل نہ بتلاؤں جن سے اللہ خطاؤں کو مٹا دیتے ہیں اور درجات کو بلند فرما دیتے ہیں، صحابہ کرام نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ضرور بتلایئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: خوشگوار اوقات یعنی سردیوں میں وضو کی تکمیل، مساجد کی طرف

کثرت سے قدم اٹھا۔ (یعنی دور سے چل کر آ۔) اور ا یہ ز ادا کرنے کے بعد دوسری ز کے انتظار کے لیے بیٹھنا' یہ ر ط ہے۔''

سید۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: کہ ا یہ رات اللہ تبارک وتعالیٰ اُحسن صورت میں میرے پ س آئے' (راوی کا خیال ہے کہ یہ خواب تھا) اور اللہ تعالیٰ نے فرما یا:

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا تو جا ہے کہ مقرب فرشتے کس چیز میں جھگڑار ہے ہیں۔؟
میں نے کہا، نہیں
تو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے ی پ رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے ی میں محسوس کی' پس مجھ پ ہر چیز واضح ہو گئی، پھر اللہ تعالیٰ نے در یفت کیا': اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا تو جا ہے کہ مقرب فرشتے کس چیز میں جھگڑار ہے ہیں۔؟

''میں نے کہا، ہاں، ۔ ہوں کو مٹانے والے اعمال کے متعلق، اور وہ یہ ہیں کہ ا یہ ز کے بعد دوسری ز کے لیے مسجد میں ٹھہر۔، جما ت ز کے لیے چل کر مسجد جا۔، اور ۔ خوشگوار موسم میں اچھا وضوء کر۔، اور جس نے ایسا کیا وہ ز ہ بھی خیر پ رہے گا اور مرے گا بھی خیر پ، اور اس کی غلطیاں اس طرح معاف ہوں گی جیسے پہلے دن ماں

نے اسے جنا تھا''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد ﷺ! . تو زادا کرلے تو یہ دعا پڑھا کر:

اے اللہ! میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے کا سوال کرتا ہوں اور . ے کاموں سے بچنے کا سوال کرتا ہوں، اور مساکین کی محبت تجھ سے مانگتا ہوں، اور . تو کسی کو فتنے میں مبتلا کرنے کا ارادہ رکھے تو مجھے بغیر فتنے میں مبتلا کے فوت کر۔

اور فرمایا: (یہ فرشتے) . ۔ میں درجات بلند کرنے والے اعمال کا ذکر کررہے ہیں اور وہ یہ ہیں: سلام کو عام کر۔ ، لوگوں کو کھا۔ کھلا۔ اور رات کو اس وقت ز پڑھنا . لوگ سوئے ہوئے ہوں''

اچھا وضوء کرنے' دور سے مسا . میں چل کر۔ آنے اور مسجد میں ز کے انتظار میں ٹھہرنے کی وجہ سے ا تو ۔ ہ معاف ہوجاتے ہیں اور دوسرا . ۔ میں درجات بلند ہوجاتے ہیں۔

ا.....اچھا وضوء کر۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''جو کوئی مسلمان وضوء کرتا ہے تو اچھا وضوء کرتا ہے پھر اپنے دل اور چہرے کو مکمل متوجہ کر کے دو رکعت ( ) زادا کرتا ہے تو اس کے لیے . ' ' وا . . ہو جاتی ہے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت ز اس طرح ادا کی کہ ان میں کسی قسم کی بھول نہ ہوئی تو اس کے ' ' شتہ سارے ' ' ہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

مسا . کی طرف کثرت سے قدم اٹھا ' یعنی دور سے چل کر آ '

ابو صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''آدمی کی جما ' کے ساتھ ز گھر میں . . زار میں پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر

ہے۔ وجہ یہ ہے کہ۔ ۔ ا۔ شخص وضو کرتا ہے اور اس کے تمام آداب کو ملحوظ رکھ کر اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد کا راستہ پکڑتا ہے اور سوائے ز کے اور کوئی دوسرا ارادہ اس کا نہیں ہوتا، تو ہر قدم پ اس کا ا۔ درجہ بڑھتا ہے اور ا۔ ہ معاف کیا جاتا ہے اور۔ ۔ ز سے فارغ ہو جاتا ہے تو فرشتے اس وقت تا اس کے لیے۔ ا۔ دعا کرتے رہتے ہیں۔ ۔ تا وہ اپنے مصلے پ بیٹھا رہے۔ کہتے ہیں اے اللہ! اس پ اپنی رحمتیں ۔ زل فرما' اے اللہ! اس پ رحم کر اور۔ ۔ تم ز کا انتظار کرتے رہو گو یا تم ز ہی میں مشغول ہو۔''

حضرت ابن عمرؓ سے مروی روا۔ ت کے الفاظ یہ ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما۔:

''جو شخص جما ت والی مسجد (جامع مسجد) کی طرف جائے تو اس کا ا۔ قدم ہ مٹا ت ہے اور دوسرے قدم کی وجہ سے نیکی لکھی جاتی ہے جاتے ہوئے بھی اور واپس آتے ہوئے بھی۔''

ا۔ دوسری روا۔ ت میں ہے حضرت ابو ہر۔ رہؓ سے روا۔ ت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما۔:

(( ))

''جو آدمی گھر سے مسجد کی طرف نکلے اس کے ا۔ قدم کے۔ لے ا۔ نیکی لکھی جاتی ہے اور ا۔ قدم کے۔ لے ا۔ ائی مٹا دی جاتی ہے''

۳.....ا ی زادا کرنے کے بعد دوسری ز کے انتظار کے لیے بیٹھنا

سید ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

-

-

''. . ت بندہ ز گاہ میں بیٹھا ز کا منتظر رہتا ہے ایسے ہی ہے جیسے وہ ز پڑھ رہا ہو، اور فرشتے اس کے لیے جیسے عظیم جامع کلما ت پکارتے رہتے ہیں اس کے لوٹنے ے بے وضو ہونے ت ۔''

سید ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''. . ت بندہ ز اور ذکر کے لیے مسجد میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اسی طرح خوش ہوتے ہیں، جس طرح کوئی غا ئ . شخص اپنے گھر واپس آ ت ہے تو گھر والوں کو اس سے خوشی ہوتی ہے''

۳.....نیکی بھی اور َ ہوں کی معافی بھی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

’’ہم رسول اللہ ﷺ کی ۔ مت میں حاضر تھے۔آپ ﷺ نے فرما ، کیا تم اس سے عا ۔ ہو کہ روزانہ ا ہزار (۱۰۰۰) نیکی کرو۔ چنانچہ آپ ﷺ کی مجلس میں ۔ ۔ والوں میں سے ا شخص نے آپ ﷺ سے در فت کیا کہ ہم ا ہزار نیکیاں کیسے کر ۔ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرما : سو (۱۰۰) مرتبہ کہنے سے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں ہزار ۔ ہ مٹا دیے جاتے ہیں۔‘‘

ا یک نیکی پر تین ا م

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کرو''

تمہیدی کلمات

اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کس قدر مہر ن ہے کہ اس کے لیے کوئی نہ کوئی َ ہ مٹانے' نیکی دینے اور اپنے ہاں بلند مقام دینے کے لیے اسباب پیدا کرتا رہتا ہے بسا اوقات چھوٹے چھوٹے اعمال کرنے کا حکم دیتا ہے اور ٹے ٹ ے َ ہ معاف کر کے نیکیاں بھی دیتا ہے اور ۔ ۔ میں بلند درجات بھی کر دیتا ہے آج کے اس خطبہ میں ہم صرف چند وہ اعمال ذکر کریں گے کہ بندہ عمل تو ا کرتا ہے اس کی وجہ سے رب العالمین تین ا م کر دیتا ہے۔

ا.....طواف کے ہر قدم پر تین ا م

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے طواف میں سات چکر لگائے اور پھر دو رکعت زادا کی اسے ا۔
غلام آزاد کرنے کے . ا. ثواب ملے گا اور طواف کرنے والے نے جو قدم اٹھا۔
اور رکھا اس پ دس نیکیاں ہیں ۔دس غلطیاں معاف ہیں اور دس درجے بلند کر
دیئے جاتے ہیں۔''

ّ مذی کی روا۔ ۔ میں یہ لفظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرما۔:

''. . کوئی شخص طواف میں ا۔ قدم ر ّ ہے اور ا۔ قدم اٹھا ّ ہے تو اس کا ا۔ ٰ ہ
معاف اور ا۔ نیکی لکھ دی جاتی ہے''

عمرہ کرتے وقت . سے پہلے .۔ ۔ اللہ کا طواف کیا جائے اور طواف کے سات چکر لگائے
جا ، ہر چکر حجر اسود سے شروع ہوا اور ادھر ہی آ کر اختتام پ ۔ ہو۔ ہر چکر میں حجر اسود کے پ س
پ ھنے کی دعا

''اللہ تعالیٰ کے ٔ م سے جو بہت .ڑا ہے۔''
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا۔ ۔ ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما۔:

''حجر اسود . . . ۔ سے ا۔ را َ ۔ تو دودھ سے بھی ز ۔ دہ سفید تھا لیکن نبی آ دم کے ۔ َ ہوں نے اسی سیاہ کر دی ۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''حجر اسود اور رکن یمانی پ ہاتھ پھیر ۔ َ ہوں کو مٹا دیتا ہے ۔''

طواف کے ہر چکر میں رکن یمانی کو اَ ممکن ہو تو ہاتھ لگا لیکن بوسہ نہیں دینا، اَ رش ہو تو اس کی طرف اشارہ کر ۔ ا شارہ کر کے ہاتھ کا بوسہ ۔ ۔ مسنون نہیں ہے، پھر رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں یہ دعا بکثرت پ ڑھیں:

''اے ہمارے رب! ہمیں د میں اچھائی فرما اور آ ۔ ت میں بھی اچھائی فرما اور ہمیں آ گ کے عذاب سے بچا''

عبداللہ بن عمرو کو روا ۔ ۔ کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم نے فرما ۔:

''رکن یمانی اور مقام ا۔ اہیم ۔ ۔ ۔ کے ۔ قوتوں میں سے دو ۔ قوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجھا دی اور اَ اللہ تعالیٰ اسے نہ بجھا ۔ تو ان کی روشنی مشرق

سے مغرب۔ ۔ کچھ روشن کر دیتی۔''

۲.....ا۔ سفید۔ل کی حفاظت پ تین ا م

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن ۔ ہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما۔:

''۔ڑھاپے کو (سفید۔ل اکھیڑ کر) ختم مت کرو، کیو بے شک وہ تو مسلمان کا نور ہے، جس شخص کے بھی حا ۔ اسلام میں۔ل سفید آئے تو اس کے ۔مہ اعمال میں ا۔ نیکی جاتی ہے، اس کا ا۔ درجہ بلند کر۔ جا۔ ہے اور اس کا ا۔ ۔ ہ معاف کر۔ جا۔ ہے۔''

ا۔ دوسری روا۔ ۔ میں ان سے مختلف لفظ موجود ہیں سید۔ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن ۔ ہ سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے پ ڑھاپے کے سفید۔ل اکھیڑنے سے فرما۔، اور فرما۔ یہ مؤمن

کا نور ہے اور فرمایا: جس شخص کو اسلام میں بڑھاپا آیا یعنی سفید بال آئے اللہ اس کے ہر بال کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کریں گے اور ایک برائی مٹ جاتی ہے اور ایک نیکی لکھی جاتی ہے"

سفید بال اللہ کی طرف سے کردہ نور ہے، یعنی بزرگی کی علامت، سید نا ابراھیم پہلے وہ شخص ہیں جن کے بال سفید ہوئے۔ آپ سے پہلے جس شخص کے بال سفید ہوئے وہ ابراھیم علیہ السلام ہیں۔ حضرت سعید بن میبّب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ:

"یقیناً ابراھیم علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے بالوں میں سفیدی کو دیکھا تو کہنے لگے اے اللہ! یہ کیا ہے۔؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وقار ہے پھر ابراھیم علیہ السلام نے دعا کی اے اللہ! پھر تو میرے وقار میں اضافہ فرما"

کہا جاتا ہے کہ جس وقت ابراھیمؑ کے بالوں میں سفیدی آئی اس وقت ان کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔

سفید بالوں کو برقرار رکھنا اور اکھیڑنے سے بچانا رسول اللہ ﷺ کی تلقین ہے۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا تو یہ بڑھاپا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا، اس وقت ایک آدمی نے آپ ﷺ سے کہا: بے شک لوگ تو بڑھاپے (کے سفید بالوں) کو اکھیڑتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے اپنے لیے نور کو اکھیڑے۔''

انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

''اگر میں آپ ﷺ کے سر مبارک میں سفید بال گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔''

مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں صرف چودہ سفید بال شمار کیے۔''

سید عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کا بڑھاپا تقریباً بیس بال مبارک سفید تھے۔''

امام شعبی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔

سر یا داڑھی کے سفید بالوں کو بڑھاپا ختم کرنے یا چھپانے کے لیے اکھیڑنا درست نہیں البتہ سر یا

داڑھی کے . لوں کو رنگنا یعنی خضاب لگا· در ۔ ہے۔
صحیح ·۔ سے . لوں کو سفید رکھنا یا خضاب وغیرہ سے رنگنا دونوں طرح ث . ۔ ہے۔
نبی کریم ﷺ کے زمانے میں مہندی اور کتم بوٹی کر خضاب لگا یا جا۔ تھا جس سے سیاہی مائل سرخ ر· بن جا۔ تھا۔رسول اللہ ﷺ نے اسے بہت اچھا خضاب قرار دی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک . سے بہترین چیز جس کے ذریعے .ڑھاپے کو تبدیل کیا جا سکتا ہے وہ مہندی اور کتم بوٹی ہے۔''
آجکل سیاہ کالا، گندمی ر· ،زرد ر· ،سرخی مائل سیاہ ر· ہر طرح کے ر· کے خضاب نمبر· کے ساتھ مارکیٹ سے د۔ یاب ہیں۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (. لوں کو) مہندی اور کتم بوٹی لگاتے تھے۔جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صرف مہندی کے ساتھ . ل رنگتے تھے۔

۳.....اک . ردرود پڑھو تین ا م پ ؤ
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

))

((

''جو شخص مجھ پ ا۔ . ردرود بھیجتا ہے تو اس پ اللہ اس کے . لے میں دس رحمتیں کر۔ ہے، اسکی دس غلطیاں معاف کر دی جاتیں ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں''

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پہ درود بھیجتے ہیں اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس (نبی ﷺ) پہ درود بھیجو اور سلام بھیجو سلام بہت بھیجنا''۔(الاحزاب:٥٦)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف آئے تو ہم نے کہا سلام تو ہم جا ہیں کہ آپ پہ کیسے بھیجیں لیکن

''تو ہم آپ ﷺ پہ درود و کیسے پڑھیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا کہو:

''اے اللہ! صلوۃ بھیج محمد ﷺ پہ اور محمد ﷺ کی آل پہ کہ جس طرح تو نے صلوٰۃ بھیجی ا. اہیم علیہ السلام پہ اور ا. اہیم علیہ السلام کی آل پہ۔ یقیناً تو تعریف والا .رگی والا ہے.....اے اللہ. ..زل فرما محمد ﷺ پہ اور محمد ﷺ کی آل پہ کہ جس طرح تو نے. ..زل کی ا. اہیم علیہ السلام پہ اور ا. اہیم علیہ السلام کی آل پہ۔ یقیناً تو تعریف والا .رگی والا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''روز قیامت لوگوں میں . سے زیدہ میرے قریب ہوگا جو مجھ پ . سے زیدہ درود پڑھنے والا ہے''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص مجھ پ درود بھیجنا بھول جاتا ہے وہ . کا راستہ بھول جاتا ہے۔''

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

))

((

''کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اس میں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور نہ ہی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پ درود بھیجتی ہے تو وہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن . امت وحسرت کا . . بن جائے گی۔ چاہے تو اللہ انہیں عذاب دے دے چاہے تو انہیں معاف کر دے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صلی اللہ علیہ وسلم

''ہر دعا معلق رہتی (قبولیت کو نہیں پہنچتی) ہے. . نبی صلی اللہ علیہ وسلم پ درود نہ بھیجا جائے۔''

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص آیا اس نے

زپڑھی پھر یہ دعا کرنے لگا:

''اے اللہ مجھے معاف فرمادے اور میرے اوپر رحم فرما''

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے زی تو نے جلدی کی ہے۔ تو زپڑھے پھر دعا کے لیے بیٹھے تو تو اللہ کی حمد وثناء اس کے شایان شان بیان کر پھر اس سے دعا کر''۔

پھر ایک اور شخص آیا اس نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور نبی ﷺ پر درود بھیجا تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے زی! دعا کر تیری دعا قبول ہوگی''

۴.....داخلہ بازار کی دعا پر تین اقسام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

''اللہ کے سوا کوئی معبود . حق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شر یک نہیں، . دشاہی بھی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی ہی کے لائق ہیں وہی ز ہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، وہ ہمیشہ ز ہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پ قدرت ر والا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس لاکھ . ائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے۔''

معلوم ہوا . زار داخلے کے وقت اس دعا کے التزام سے اللہ کے ہاں نیکیاں ملتی ہیں' ہ مٹتے ہیں اور اللہ کے ہاں درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی پسند یہ جگہیں مسا ہیں جبکہ . زار اس قدر پسند نہیں کیو اس کے ا رکئی ا ہ بھی لوگ کرتے ہیں مثلاً جھوٹ، دھوکہ وغیرہ حضرت ابوھر یہ رضی اللہ عنہ سے روا ت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

''اللہ تعالیٰ کے د یہ سے ز یدہ پسند یہ جگہیں مسجدیں ہیں اور سے ز یدہ پسند یہ جگہیں . زار ہیں''

آپ رضی اللہ عنہم نے فرما :

''اے ت . وکی جما ت ! بلاشبہ ی وفرو ت میں شیطان اور ہ بھی موجود

ہوتے ہیں اس لیے تجارت کے ساتھ ساتھ صدقہ وخیرات بھی کرتے رہا کرو۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس ڈھیر میں اپنا ہاتھ داخل کیا۔ آپ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے غلے کے ڈھیر کے مالک یہ کیا ہے؟'' اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اس پر بارش پڑ گئی تھی (جس کی وجہ سے اناج تری ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تو نے اسے غلے کے اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے (اور سودا واضح ہو جاتا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کو دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

چار کی سزا

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

''تو تم جھٹلانے والوں کا کہا نہ ماننا۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم نرمی اختیار کرو تو یہ بھی نرم ہو جا ۔ اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آ جا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہے۔ طعن آمیز اشارتیں کرنے والا چغلیاں لئے پھرنے والا۔ مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھا ہوا کار۔''

تمہیدی کلمات

پیچھے ہم بیان کر چکے ہیں کہ کچھ ایسے نیک عمل ہیں کہ جن کے کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کئی کئی امات سے نوازتا ہے یہ اس کی بے انتہا مہربانی کا نتیجہ ہے کچھ ایسے اعمال بھی ہیں کہ جن کی وجہ سے اللہ سخت ناراض ہوتا ہے اور اس کے کرنے والے کو سزا دیتا ہے یہ شفقت بھی رب کی عجیب ہے اس کا بندہ نیکی کرے تو وہ ایک کے بدلے دو، تین، سات اور سات سو تک اس کا ادا دے دے لیکن اگر غلطی ہو جائے تو اس کا بدلہ ایک ہی دیتا ہے، آج ہم بیان کریں گے کہ چار اعمال ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے کرنے والوں کو ایسی سخت اور دردناک عذاب میں ڈالیں گے اور وہ ہے قبر کا عذاب، قبر کی سختی۔ اور وہ چار اعمال یہ ہیں ۱۔ چغلی ۲۔ غیبت ۳۔ پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا ۴۔ لوگوں کو اپنی زبان سے تکلیف دینا۔

ا.....چغلی کبھی نہ کر۔

عربی زبان میں چغلی خور کے لیے اور کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں یہ بندے کی ان مذموم صفات میں سے ہے کہ جس کی وجہ سے قبر میں بھی پکڑا جاتا ہے۔

امام غزالی ﷺ نے قتادہ ﷺ کا قول فرمایا ہے کہ تین چیزیں عذاب قبر کا . . . ہیں۔

ا۔ تہائی غیبت کی وجہ سے

ا۔ تہائی چغلی کی وجہ سے

ا۔ تہائی پیشاب (کے چھینٹوں) کی وجہ سے

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔

ان کو عذاب کسی بڑی مشکل چیز کی وجہ سے نہیں ہو رہا کہ جس سے پرہیز کرنا مشکل ہو ویسے وہ چیز گناہ کے لحاظ سے بڑی ہے۔

ان میں سے ا۔ پیشاب (کے چھنٹوں) سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ پردہ کر کے پیشاب نہیں کرتا تھا۔ اس وجہ سے اس کو عذاب ہو رہا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دوسرے آدمی کو عذاب اس وجہ سے ہو رہا ہے کہ یہ چغل خور تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی ا۔ تازہ ٹہنی منگوائی' اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے' ا۔ ٹکڑا ا۔ قبر پر لگا دیا اور دوسرا ٹکڑا دوسری قبر پر لگا دیا۔ پھر فرمایا:

''شاید اللہ تعالیٰ ان کا عذاب ہلکا کر دے۔ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں۔''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھیں یہ بات پہنچی کہ آدمی بہت زیادہ چغلی کرتا ہے تو انھوں نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''چغلی خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

غیبت کیس کی بات جو اسے ناپسند ہو اس کی غیر موجودگی میں کرتا ہے جبکہ چغلی کسی کے متعلق ایسے بات کہنا جس سے مقصود اس کی عزت مجروح کرنا اور فساد و فتنہ کے خیال سے ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''کہ تم قیامت کے دن اللہ کے ہاں اس شخص کو . سے . ت پ ؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ا ی رخ سے آ ت ہے اور دوسروں کے سامنے دوسرے رخ سے جا ت ہے۔''

حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ا ی آدمی تھا جو لوگوں کی . ت امیر وقت ت پہنچا ت تھا ہم ا ی دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ وہی آدمی ادھر آ ی ، لوگوں نے کہا: یہ وہی آدمی ہے جو لوگوں کی (الٹی سیدھی) . تیں جا کر امیر ت پہنچا ت ہے تو حضرت ' رضی اللہ عنہ نے فرما ی: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ی تھا:

''چغل خور . ' ت میں داخل نہیں ہوگا۔''

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''جو کسی کی چغلی کر ت ہے لوگ اس کی بھی چغلی کرتے ہیں۔''

امیر المؤمنین عمر بن عبدالعز ی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مروی ہے کہ ان کے پ س ا ی آدمی آ ی اور اس نے کسی شخص کے . رے میں کچھ (الٹی سیدھی) . ت کہی تو عمر بن عبدالعز ی فرمانے لگے:

''ا ی تو کہے تو ہم تیرے معاملے میں غور وفکر کرتے ہیں۔''

''ا ی تو جھوٹ ہوا تو اس آ ی ت کا مصداق بنے گا یعنی فاسق آدمی۔''

''اوراَ تو سچا ہوا تو اس آ۔ ۔ کا مصداق بنے گا یعنی چغل غور۔''

''اوراَ تو چاہے تو ہم تجھ سے درَ ۔ رکرتے ہیں۔''
تو وہ آدمی فورا بولا:

''امیر المؤمنین! آپ معاف کر دیجیے آئندہ میں ایسی کوئی ۔ ت نہیں کروں گا۔''

عمرو بن میمون ازدی ﷺ سے مروی ہے کہ ا۔ دفعہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو دیکھا کہ اللہ کے عرش کے سایہ میں ا۔ آدمی بیٹھا ہوا تھا موسیٰ کو اس ۔ ت پ شدی۔ غصہ آ۔ کہ یہ آدمی مجھ سے پہلے یہاں موجود ہے موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اس کا کیا ۔ م ہے تو اللہ نے فرما۔ میں اس کا ۔ م نہیں بتلا۔ میں اس کے تین اعمال بیان کر۔ ہوں جس کی وجہ سے یہ اس مقام پ ہے۔

جو کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کیا ہے اس پ یہ حسد نہیں کر۔ ۔''

اور اپنے والدین کی ۔ فرمانی نہیں کر۔ ۔

اور یہ چغلی بھی نہیں کر۔ ۔

امام اصمعیؒ فرماتے: ''میں نے ایک دیہات کی عورت کو دیکھا جو اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہی تھی ،وہ کہہ رہی تھی ،اے بیٹے ! میں تجھے اپنی نصیحت کا تحفہ دیتی ہوں ، (عمل کی) توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔چغل خوری سے بچ یہ دو قبیلوں کے درمیان دشمنی کو بھڑکاتی ہے دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتی ہے ۔اپنے آپ کو عیب جوئی سے بچا ، ورنہ تیرے بھی عیب تلاش کئے جائیں گے ۔عبادت میں ریاکاری سے اور مال میں بخل سے بچ ،اور اپنے آپ کو غیر کی مثال دے پس جس شے کا تو لوگوں سے طلبگار ہو تو بھی وہی کر ،اور جس کو ان سے نا جانے اس سے پرہیز کر ۔کیونکہ آدمی خود اپنے عیب نہیں دیکھتا ۔اس کے بعد وہ دیہاتن خاموش ہوگئی ۔

تو میں نے کہا اے دیہاتن ! کچھ اور نصیحت کرو ۔

تو اس نے کہا اے شہری ! تجھے دیہات کی نصیحت اچھی لگی ۔

میں نے کہا اللہ کی قسم !

تو اس نے کہا: ''اے بیٹے ! اپنے آپ کو دھوکہ بازی سے بچا کیونکہ تو لوگوں سے جتنے معاملات کرتا ہے ۔یہ ان میں سے بڑا ہے ۔سخاوت ،علم ،تواضع اور حیا کو جمع کر ۔اب میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتی ہوں ۔وعلیک اسلام ۔''

۲.....غیبت لے ڈوبے گی

غیبت بھی ان اعمال میں سے ایک ہے جن کی وجہ سے آدمی قبر کے فتنوں میں مبتلا ہوتا ہے غیبت کیا ہے ۔؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے ؟''

''صحابہ نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جا ہیں۔آپ ﷺ نے فرما:
''تیرا اپنے بھائی کا ایسے ا· از میں ذکر کر· جسے وہ پسند نہ کرتا ہو۔'' آپ سے پوچھا
َ ' اَ میرے بھائی میں وہ چیز فی الواقع موجود ہو جس کا میں ذکر کروں؟ آپ ﷺ
نے جواب د:''اَ اس میں وہ چیز موجود ہے جس کا تو ذکر کر رہا ہے تو یہ غیبت ہے اور
اَ اس میں وہ ِت موجود ہی نہیں جس کا تو نے ذکر کیا ہے تو یہ اس پ بہتان ·ھنا
ہے۔''

مسند احمد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ والی روا - میں ہے کہ میں نبی کریم رضی اللہ عنہم کے ساتھ چل رہا تھا
کہ آپ رضی اللہ عنہم کا َ ردو قبروں کے قر· سے ہوا تو آپ رضی اللہ عنہم نے فرما:

''میرے پ س کھجور کی سبز شاخیں کون لائے گا؟''
میں اور ا آدمی آد مے آگے ٹھے اور رسول اللہ رضی اللہ عنہم کو دو شاخیں لا کر دے
دیں،آپ نے ا کوا قبر پ گاڑ د ا اور دوسری کو دوسری قبر پ لگا د پھر آپ رضی اللہ عنہم نے فرما:

''یقیناً عنقر· ان پ سے سختی ہلکی کی جائے گی· · ان کی ی ہے (یعنی· ·
یہ سبز ہیں)۔
پھر آپ رضی اللہ عنہم نے فرما:

''یقیناً ان دونوں کو غیبت اور پیشاب (کے چھینٹوں) کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔''

اور ایک دوسری روایت میں لفظ ہیں:

''ان دونوں کو بغیر کسی بڑے امر کے یعنی غیبت اور پیشاب (کے چھینٹوں) کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔''

غیبت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اس انداز سے فرمایا ہے:

''اور نہ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی کیا کرو، کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، سو تم اس سے نفرت کرتے ہو۔ اور (اِن تمام معاملات میں) اللہ سے ڈرو بیشک اللہ توبہ کو بہت قبول فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔''

معراج کے موقع پر غیبت کرنے والوں کا عبرتناک انجام آپ ﷺ کو دکھایا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''معراج کے موقع پر میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن پیتل کے تھے، وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی بے عزتی کرتے تھے۔''

لوگوں کا گوشت کھانے سے مراد غیبت کرنا ہے، یعنی پیٹھ پیچھے لوگوں کے عیب بیان کرنا، اس غیبت کو قرآن کریم میں اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرب کے لوگ سفر میں ایک دوسرے کی خدمت کیا کرتے تھے، ایک بار ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک شخص تھا، جو ان کی خدمت کیا کرتا تھا، یہ دونوں سو گئے اور جاگے تو خادم نے ان کے لیے کھانا تیار نہیں کیا تھا تو ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ خادم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح سو رہا ہے اور اسے جگا دے، پھر انہوں نے اس خادم سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اور ان سے عرض کرو کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور کھانے کے لیے سالن مانگ رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دونوں کو بھی سلام کہہ دو اور کہہ دو کہ وہ دونوں سالن کے ساتھ کھانا کھا چکے ہیں (خادم نے آ کر یہ پیغام سنایا) تو وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم

نے آپ سے سالن مانگنے کے لیے بندہ بھیجا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ دونوں سالن کھا چکے ہیں، کس چیز سے ہم نے بطورِ سالن کھانا کھایا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے گوشت سے (تم نے اس کی نیند پر تبصرہ کیا گو اس کی غیبت کر دی) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً میں اس کا گوشت تم دونوں کی کچلیوں (نوک دار دانتوں) کے درمیان دیکھ رہا ہوں۔''

تو دونوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے لیے مغفرت طلب کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہی تمہارے لیے مغفرت طلب کرے۔

۳..... پیشاب کے چھینٹوں سے قبر میں پکڑ

بول و براز پاکی کا ہیں، اسلام نے ان سے طہارت کا حکم دیا ہے حتی کہ بچے کے پیشاب کے متعلق بھی راہنمائی فرمائی کہ اگر بچی دودھ پیتی بھی ہے تو اسے دھویا جائے اور اگر بچہ دودھ پینے کی عمر میں ہے اور اس کی غذا صرف دودھ ہے تو پھر اس کے پیشاب پر پیشاب مارنے سے وہ پاک ہو جائے گا اور اگر کوئی پیشاب کرتے وقت بے احتیاطی کی وجہ سے اس کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تو عذاب قبر میں مبتلا ہو جائے گا۔

سنن دار قطنی میں حدیث کے یہ الفاظ ہیں، رسول اللہ نے فرمایا:

''پیشاب سے پاکیزگی کیا کرو۔ قبر کا عام عذاب پیشاب (کے چھینٹوں) سے پاکیزگی نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''اکثر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔''

۴۔زبان سے لوگوں کو تکلیف مت دو

حقیقی مسلمان ہوتا ہی وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے اور اگر کسی کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ایمان کی کمزوری کی علامت ہے اور اس کا وبال اسے دنیا و آخرت کے ساتھ ساتھ قبر کی زندگی میں بھی بھگتنا پڑے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم کے پیارے صحابی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے کہ ہمارا گزر دو قبروں سے ہوا آپ وہاں ٹھہر گئے ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ متغیر ہوا حتی کہ آپ کی قمیض کی آستین ہلنے لگی ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا تم سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں۔''

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! وہ کیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''یہ دو آدمی ہیں جنھیں ان کے معمولی گناہوں کی وجہ سے قبر میں سخت عذاب دیا جا رہا ہے۔''

ہم نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! کس وجہ سے (کس ۔ ہ کے . . ؟) تو آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''ان میں سے ایک تو وہ ہے جو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔''

''اور دوسرا اپنی زبان سے لوگوں کو اذیت دیتا تھا اور ان کے درمیان چغلی کیا کرتا تھا۔''

پھر آپ رضی اللہ عنہم نے کھجور کی دو سبز شاخیں منگوا اور ہر قبر پر ایک ایک رکھ دی ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ کوئی فائدہ دے سکتی ہے تو آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

ہاں . . شاخیں تر و تازہ رہیں گے ان سے عذاب میں کمی رہے گی۔''

زبان سے تکلیف سے مراد یہ ہے کہ آدمی کسی دوسرے مسلمان کو گالی، لعن طعن، غیبت، چغلی کر کے کوئی اور کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے۔

دو سے دو

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''(وہ وقت تمہیں یاد ہوگا)۔ اُن کو کافروں نے گھروں سے نکال دیا (اس وقت) دو (ہی شخص تھے جن) میں (ایک ابوبکر تھے) دوسرے (خود رسول اللہ)۔ وہ دونوں غار (ثور) میں تھے اس وقت پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے، تو اللہ نے اُن پر تسکین نازل فرمائی''

تمہیدی کلمات

اشیاء کو شمار کرنے کے لیے گنتی کا استعمال ہوتا ہے اور گنتی کے لیے اعداد، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور جناب محمد ﷺ نے اپنے فرامین میں بہت سے اُحکام و مسائل اور قصص اُخبار بیان کرنے کے لیے اعداد کا استعمال کیا ہے، آج کے خطبہ میں ہم دو کے عدد کو موضوع بحث بنائیں گے، دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سننے اور سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

سے پہلے مذکورہ آیت کے متعلق ذکر کریں گے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں:

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غار میں موجود تھا کہ مشرکوں کے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اَ کسی نے قدم اٹھایا تو ہمیں دیکھ لے گا اس وقت آپ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! تم ان دو آدمیوں کے متعلق کیا خیال کرتے ہو کہ جن کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔''

:

دو عظیم نعمتیں

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔''

''فرصت سے فائدہ اٹھاؤ اور اسے ضائع کرنے سے بچو کیونکہ بلندیوں کو پانے کے لیے فرصت کے لمحات سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔''

صرف دو چیزوں میں حسد جائز ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''صرف دو چیزوں میں حسد یعنی رشک جائز ہے۔''

''ایک اس پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا

ہے۔‘‘

’’اور دوسرا جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے حق کے لیے لٹا رہا ہے۔‘‘

ایسے دو لوگوں کو دیکھ کر آدمی کہہ سکتا ہے کہ اے اللہ! مجھے بھی ایسا بنا کہ میں بھی ایسے ہی قرآن پڑھوں اور مال خرچ کروں۔

دو نکاح کرنے کی رخصت

مسلمان مرد کو اگر وہ اپنے ہم عدل کر سکے تو دو، تین اور چار تک شادیاں کرنے کی اجازت ہے۔ جس کے لیے اسے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں حتیٰ کہ پہلی بیوی کی بھی نہیں اور اگر بیوی اس میں رکاوٹ بنتی ہے تو وہ قرآن کی خلاف ورزی کرتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو اُن کے سوا جو عورتیں تمہیں پسند ہیں دو دو، تین تین، چار چار اُن سے نکاح کر لو اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (بہت عورتوں سے) یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک عورت (کافی ہے) یا لونڈی جس کے تم مالک ہو، اس سے تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے۔‘‘

حدیث مبارکہ میں ہے کہ غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان میں سے چار رکھ لو (باقی کو طلاق دے دو)''

بچے کی طرف سے دو جانوروں کا عقیقہ کرو

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ کریں''

لڑکے کی جانب سے دو جانور اور لڑکی کی جانب سے ایک جانور جیسا کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''لڑکے کی جانب سے دو ایک جیسی بکریاں اور لڑکی جانب سے ایک بکری''

عقیقہ میں صرف بھیڑ، بکری کو ذبح کیا جائے کیونکہ احادیث میں صرف اسی کا ذکر آیا ہے، قربانی کی طرح اونٹ میں دس اور گائے میں سات والا حساب عقیقہ میں نہیں چلے گا۔ نیز عقیقہ کے جانور میں دو عیب بھی ضروری نہیں ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمٰن کے گھر بچہ پیدا ہوا تو عرض کیا گیا۔ اماں جی! آپ عقیقہ میں اونٹ ذبح کریں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''اللہ کی پناہ، جو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے اس کا کیا بنے گا جو فرمایا کہ دو بکریاں . ا. ی کی''

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''ہر بچہ اپنے عقیقہ کے . لئے وی ہے۔''

وی کا مفہوم یہ ہے کہ بچہ والدین کے کام آ ت میں ت . آئے گا اَ انہوں نے اس کا عقیقہ کیا ہوگا ورنہ وہ بچہ نہ ان کی سفارش کر سکے گا اور نہ ہی اس کے اعمال انہیں کچھ فا ہ دیں گے کیو وہ بچہ انہوں نے وی سے چھوڑا ہی نہیں۔

دو بچیوں کی پ ورش . ت جانے کا . .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''جس آدمی کی دو بیٹیاں ہوں اور . . ت وہ اس کے ساتھ رہیں . . ت وہ ان کے ساتھ رہے ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آ ت ہے تو وہ دونوں اسے . ت میں داخل کرا دیں گی''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''جس شخص کو بچیوں کی وجہ سے کسی آزمائش میں مبتلا کیا ۔ تو بچیاں اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کے لیے آڑ بن جا گی۔''

ہر رمضان میں دو مرتبہ قرآن کی دوہرائی

ماہ رمضان میں جبریل علیہ السلام آ کر رسول اللہ ﷺ کا قرآن سنا کرتے تھے اور دور کرتے تھے۔ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے .ڑھ کر سخی تھے اور رمضان میں . . جبریل علیہ السلام آپ سے قات کرتے تو . آپ کی سخاوت پہلے سے بھی .ڑھ جاتی تھی۔حضرت جبریل رمضان کی ہر رات آپ کے پ س آتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے۔

ا دوسری روا ۔ میں ہے:

''جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر سال ا مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ نے رحلت فرمائی انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ دو مرتبہ دور کیا۔''

ﷺ

دوآنکھوں کوجہنم کی آگ نہیں چھوسکتی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کہ دوآنکھوں کوجہنم کی آگ نہیں چھوسکتی۔

''وہ آنکھ جواللہ کے ڈر کی وجہ سے روپڑی''

''اوروہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گذاری''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کودونور مبارک ہوں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز جناب جبرائیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اوپر سے دروازہ کھلنے کی زوردار آواز سنی اپنا سراٹھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ یہ آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا' اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونور مبارک ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ نور کسی نبی کو نہیں کئے گئے (وہ یہ ہیں)

سورۃ فاتحہ

سورۃ بقرہ کی آخری دوآیت

مزید فرمایا کہ جوشخص یہ دوآیت پڑھے گا اسے اس کی مانگی ہوئی چیز ضروری دی جائے گی۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''جس نے رات کے وقت (یعنی سوتے وقت) سورۃ بقرہ کی آ ٓ ی دو آ۔ ت پ ڑھ لیں وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔''

میں اپنے دو پ ڑوسیوں میں سے کس کی طرف ہدیہ بھیجوں۔؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روا۔ ۔ ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے در۔ فت کیا: کہ میں اپنے دو پ ڑوسیوں میں سے کس کی طرف ہد یہ بھیجوں۔تو آ پ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔!''اس کی طرف ہد یہ بھیجو جس کا دروازہ تمہارے ز۔ دہ قر۔ ہے۔''

رحمٰن کو دو محبوب کلمے

حضرت ابو ہر۔ ہ رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔: دو کلمے ایسے ہیں جو ز۔ ن پ تو ہلکے ہیں لیکن ' ا ز و میں بھاری ہیں۔اور رحمٰن کو بہت محبوب ہیں (وہ کلمے یہ ہیں)

پ ک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ
. رگی والا اللہ پ ک ہے

رشتہ دار کو صدقہ پ دو ہرا ا.

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔! مسکین پ صدقہ کرنے میں صرف صدقے کا ثواب ملتا ہے جبکہ رشتہ دار پ صدقہ کرنے سے دو

چیزوں کا ثواب ہوتا ہے۔

صدقے کا

اور صلہ رحمی کا

بوڑھے آدمی کا دل دو. توں میں جوان ہی رہتا ہے

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے روا یت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: ہمیشہ بوڑھے آدمی کا دل دو. توں میں جوان ہی رہتا ہے۔

د کی محبت

اور لمبی اُمید میں

دو آنکھوں کی بی. ائی جانے کی وجہ سے اللہ کا ا م

حضرت انس بن ما لک رضی اللہ عنہ سے روا یت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''. . میں اپنے کسی بندے کو اس کے دو محبوب ا ء (یعنی آنکھوں) کے . رے میں آزما تا ہوں (یعنی ' بی. کر دیتا ہوں) اور وہ صبر کرتا ہے تو اس کے . لے میں' میں اسے . ' ت دیتا ہوں۔''

محبوب دوقطرے دو ن

سید· ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یـ: اللہ کے ·· د یـ دوقطروں اوردو نوں سے زیـ دہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔

''آ وَں کا وہ قطرہ جو خوف الٰہی میں َ ے''

''اورخون کا وہ قطرہ جو راہ الٰہی (جہاد) میں َ ے''

اوردو ن یہ ہیں:

''وہ ن جو میدان جہاد میں لگے''

''اوروہ ن جو فرائض الٰہی ادا کرتے وقت پ ے''

ں کی دو قسمیں

حضرت ابو ہر یـہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یـ:

'' ں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے دیکھا نہیں ہے۔ا یـ قسم ان عورتوں کی ہیں

جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی مٹک مٹک کر، موٹھوں اور کہولوں کو ہلا ہلا کر چلیں گی۔ا سراونٹ کے جھکے ہوئے کوہان کیطرح ہوں گے وہ نہ تو ۔ ۔ میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اسکی خوشبو پ گی حالا اسکی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پ ئی جائے گی''

عورت ز کے لئے پتلون ۔پ ۔ لباس نہیں پہن سکتی کیو یہ شرعی تقاضے پورے نہیں کرتا اور یہ انتہائی مختصر ہوتا ہے اور بہت پ ۔ ۔ بہت ۔ر ۔ ہوتا ہے جو عورت کے نشیب و فراز' ٹنگوں پیٹ' پہلو اور سینہ ۔ کو یں کرتا ہے۔لہٰذا مسلمان خواتین ایسے لباس سے دور رہیں جو کہ فتنہ کے سیلاب ۔ پ کر سکتا ہے۔

دو چیزوں کی حفاظت پ ۔ ۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص مجھے اس ۔ت کی ضما ۔ دیتا ہے جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور جو اس کی دو ٹنگوں کے درمیان ہے (ز ۔ن اور شرم گاہ) تو میں اسے ۔ ۔ کی ضما ۔ دیتا ہوں''۔

ا روا ۔ میں یہ الفاظ ہیں

''جسے اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے شر سے بچا لیا جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور اس چیز کے شر سے جو اس کی دو ٹنگوں کے درمیان ہے (یعنی ز ۔ن اور شرم گاہ) وہ

. ۔ میں داخل ہوگا''۔

دو چیزیں، . ۔ ۔ جہنم

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا َ ۔:

''کون سی چیز ہے ....؟ جو کثرت سے . ۔ ۔ میں داخلے کا . . بنے گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا تقویٰ اور اچھا اخلاق اور کون سی چیز ہے جو کثرت سے جہنم میں داخل کرتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: منہ اور شرم گاہ''

دو آدمیوں کو دیکھ کر اللہ مسکرا ۔ ہے

سید ۔ ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

))

((

دو شخص ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ مسکرا ۔ ہے وہ دو وہ ہیں کہ جن میں سے ا یہ دوسرے کو قتل کر ۔ ہے اور پھر وہ دونوں . ۔ ۔ میں داخل ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے۔؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: کہ یہ شہید ہوا اور . ۔ ۔ میں َ یہ اور دوسرا جو قاتل تھا اللہ نے اس کی تو بہ قبول کر لی اور اسے اسلام کی ہدا یہ ۔ فرما دی پھر وہ بھی اللہ کے راستے میں جہاد کر ۔ ہوا شہید ہو

ے (ان دونوں کو اکٹھا اللہ . ۔ میں دیکھ کر مسکراتے ہیں)

اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پ فخر کرتا ہے

سید . عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا :

))

(

''اللہ تعالیٰ دو قسم کے آدمیوں پ اللہ فخر کرتا ہے'ا یک وہ آدمی جو رات کو اپنے بیوی بچوں کے درمیان سے ز کے لیے . م وَ م بستر چھوڑ کر اٹھتا ہے، ہمارا پ روردگار فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میرے بندے کو دیکھو جو میرے ہاں ثواب کی رغبت اور میری پکڑ کے ڈر سے اپنے بیوی بچوں کے درمیان سے ز کے لیے . م وَ م بستر چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا ہے۔''

))

((

''اور دوسرا وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد میں ہے اس کے ساتھی واپس بھاگ . ۔ ہیں وہ یہ سوچ کر کہ بھاگنے کی سزا کیا ہے اور آگے ملنے والا ا . کیا ہے میدان کی

طرف پلٹا ہیا ور میرے ثواب کی رغبت اور میری پکڑ کے ڈر سے اپنا خون بہا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے پ فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے کہ دیکھو میرے بندے کی طرف وہ میرے پ س موجود نعمتوں میں رغبت اور میری پکڑ کے ڈر سے واپس نہیں پلٹا بلکہ اس نے اپنا خون بہا دیا ہے۔''

دو بازوؤں کے بدلے دو پر

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت ہے:

''جعفر رضی اللہ عنہ جبرائیل اور میکائیل کے ساتھ پرواز کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اسے دونوں ہاتھوں کے بدلے دو پر عطا کر دیے ہیں۔''

جب موتہ میں جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زید نے جھنڈا پکڑا وہ شہید ہوئے، تو پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا تو وہ شہید ہوئے، پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا تو وہ بھی شہید ہوئے۔ یہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، پھر لشکر اسلام کا امیر نہ ہوتے ہوئے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا اور اس نے فتح حاصل کی۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں گذشتہ رات جنت میں داخل ہوا، میں نے اس میں دیکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ محو پرواز ہیں اور حمزہ اپنی چارپائی پر ٹیک لگائے ہوئے ہے۔''

علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

روزہ دار کے لیے دو خوشیاں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابن آدم کا ہر عمل خود اسی کیلئے ہے روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اسکا بدلہ دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے۔ اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہیں کرنی چاہئے اور نہ ہی شور مچانا چاہئے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑنا چاہے تو اسکا جواب صرف یہ ہو کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں۔ اس ذات کی قسم جس ہاتھ میں محمد کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے:

''روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہونگی (ایک تو جب وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسری) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب حاصل کر کے خوش ہوگا''

خوشی کے دو تہوار

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ سال میں دو تہواروں کو کھیل کود اور ہنسی مذاق کا اہتمام کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا:

''یہ دن کیسے ہیں''

لوگوں نے عرض کی ہم قبل از اسلام ان دو تہواروں میں خوشی منایا کرتے تھے اور کھیلتے کودتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے . لے میں دو بہترین دن فرمائے ہیں اور وہ یہ ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ''۔

دو اللہ کی محبوب خوبیاں

. د . ر، تحمل اللہ کی خاص نعمتوں میں سے ا۔ نعمت ہے خوش قسمت ہے جسے اللہ یہ پیغمبرانہ صفت فرمادے نبی کریم ﷺ نے وفد عبدالقیس کے سردار اشج کو کہا تھا:

''بلاشبہ تم میں دو خوبیاں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے . د . ری (حلم) اور ٹھہر کر سوچ سمجھ کر کام کرنا۔''

تین سے تین

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

بلاشبہ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا بیشک اللہ تین میں سے تیسرا ہے، حالا کوئی بھی معبود نہیں ا معبود، اور اَ وہ اس سے ز نہ آئے جو وہ کہتے ہیں تو یقیناً ان میں سے جن لوگوں نے کفر کیا انھیں ضرور درد ک عذاب پہنچے گا۔ تو کیا وہ اللہ کی طرف توبہ نہیں کرتے اور اس سے بخشش نہیں مانگتے، اور اللہ بخشنے والا، نہا۔ مہر ن ہے۔ نہیں ہے مسیح ابن مریم ا رسول، یقیناً اس سے پہلے بہت سے رسول َ ر چکے اور اس کی ماں صد ہے، دونوں کھا کھا۔ کرتے تھے۔ دیکھ ان کے لیے ہم کس طرح کھول کر آ یت بیان کرتے ہیں، پھر دیکھ کس طرح پھیرے جاتے ہیں۔

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں ہم تین کے عدد کے متعلق قرآن وحدیث کے حظات پر بات کریں گے اللہ ہمیں سمجھ کر عمل کی توفیق فرمائے۔

اللہ ثالثہ نہیں

مذکورہ بالا آیات مبارکہ میں ان ربی کی تکذیب کی جارہی ہے جو اقانیم ثلاثہ کا عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ تین کے مجموعے میں سے ایک ہے، یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس، یعنی باپ، بیٹا اور ماں۔ تینوں مل کر ایک معبود ہیں۔ نیز انہوں نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کو بھی اللہ قرار دے لیا، جیسا کہ قرآن نے صراحت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سے پوچھے گا۔ ﴿

کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو، اللہ کے سوا، معبود بنانا؟)

(المائدۃ) اس سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ اور مریم علیہا السلام ان دونوں کو عیسائیوں نے اللہ بنایا، اور اللہ تیسرا اللہ ہوا، جو ثالثہ (تین میں کا تیسرا) کہلایا۔ پہلے عقیدے کی طرح اللہ تعالیٰ نے اسے بھی کفر سے تعبیر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو کافر ٹھہرایا اور کہا کہ معبود تو صرف ایک ہے، اس لیے اللہ نے انھیں دھمکی دی کہ اللہ کی وحدانیت پر قطعی دلائل ہونے کے باوجود اگر وہ اپنی افترا پردازی اور کذب بیانی پر اڑے رہے تو قیامت کے دن انھیں آگ کا عذاب دیا جائے گا۔

میدان محشر میں تین کہاں وہوں میں اکٹھا کیا جائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’لوگوں کا حشر تین فرقوں میں ہوگا (ا ۔ فرقہ والے)لوگ رغبت کرنے نیز ڈرنے والے ہوں گے۔ (دوسرا فرقہ ایسے لوگوں کا ہوگا کہ)ا ۔ او ٹ پ دو آدمی سوار ہوں گے کسی او ٹ پ تین ہوں گے، کسی او ٹ پ چار ہوں گے اور کسی پ دس ہوں گے۔اور .قی لوگوں کو آگ جمع کرے گی (اہل شرک کا یہ تیسرا فرقہ ہوگا). وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہری ہوگی. وہ رات َ اریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ وہاں ٹھہری ہوگی. وہ صبح کریں گے تو آگ بھی صبح کے وقت وہاں موجود ہوگی اور. وہ شام کریں گے تو آگ بھی شام کے وقت ان کے ساتھ موجود ہوگی۔
‘‘

تین کام کرو اللہ کے محبوب بنو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’ا َ تم اس .ت کو پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پسند ۔ ہ شخص بنو تو تین چیزوں کا خیال رکھو۔‘‘

ہمیشہ سچی .ت کر۔

ام۔ ۔ کو ادا کر۔

اچھے پ وسی ہونے کا ثبوت دینا

پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے کی نصیحت اللہ تعالیٰ نے خود فرمائی ہے:

''(اور اللہ نے) ہمسایہ قریب اور ہمسایہ بیگانہ اور پہلو کے ساتھی کے ساتھ (نیکی کا حکم دیا ہے)''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

''بہترین ساتھی اللہ کے ہاں، جو بہتر ہیں اپنے ساتھی کے واسطے اور بہترین ہمسائے، اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے ہمسائے کے لیے بہتر ہیں''

روز قیامت تین مقام پر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ انہیں جہنم کی آگ یاد آئی تو وہ رو پڑیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: عائشہ! کیوں رو رہی ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جہنم کی آگ یاد آنے پر روئی ہوں، کیا قیامت کے روز آپ اپنے اہل وعیال کو بھی یاد رکھیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تین جگہوں پ کوئی آدمی کسی آدمی کو دنہیں کرے گا۔ میزان کے پ س یہاں تک کہ اسے پتہ چل جائے کہ ان کے اعمال کا وزن ہلکا رہا ہے یا بوجھل۔ مہ اعمال ملنے کے وقت . پکارا جائے گا کہ آؤ اپنا مہ اعمال پڑھو حتی کہ اسے پتہ چل جائے اس کا مہ دا ہاتھ میں دیا جاتا ہے .. ہاتھ میں پشت کے پیچھے سے۔ پل صراط سے رتے وقت . وہ جہنم کے اوپر رکھا جائے گا۔''

تین . لغ بچوں کی وفات پ صبر کا ا م

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''جس مسلمان کے بھی تین . لغ بچے فوت ہو جا تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پ اپنے فضل و رحمت کی وجہ سے اسے . . میں داخل فرما دیں گے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ کوا رکے ا ی بچے کے جنازہ کے لیے بلا ی ے ،تو میں نے کہا :اے اللہ کے رسول ﷺ! خو ی ہو اس بچے کے لیے، یہ تو جنتی پ ی ہے، کیو اس نے کوئی ہ ی نہیں کیا، اور نہ ہی ہ ی ہ کے قر ی ب ی ہے، تو آپ نے فرما ی : کیا اس کے علاوہ ہوگا اے عائشہ! یقیناً اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات کو ج ی ت کے لیے پیدا کیا ہے اور ج ی ت کو ان کے لیے حالا وہ ابھی اپنے ب ی وں کی پشتوں میں ہوتے ہیں اور اسی طرح کچھ مخلوقات کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور جہنم کو ان کے لیے حالا وہ ابھی اپنے ب ی وں کی پشتوں میں ہوتے ہیں''

ج ی ت کا سوال تین ب ر کرو

سید ن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم رحمۃ اللہ نے فرما ی :

''جس نے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے ج ی ت کا سوال کیا ج ی ت اس کے حق میں کہتی ہے اے اللہ! اسے ج ی ت میں داخلہ نصیب فرما۔ اور جو شخص تین مرتبہ آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اس کے حق میں آگ کہتی ہے اے اللہ! اسے آگ سے پناہ دے۔''

تین ج ی ت کی ضما ت پنے والے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تین بندوں کو میں ضمانت دیتا ہوں)

''میں ضمانت دیتا ہوں جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے گا اسے جنت کے دونواح میں گھر ملے گا۔''

''اور (میں ضمانت دیتا ہوں) جو مذاق کرتے وقت بھی جھوٹ کو چھوڑ دے گا اسے جنت کے وسط میں گھر ملے گا''

''اور (میں ضمانت دیتا ہوں) جس شخص کا اخلاق اچھا ہوگا اسے جنت کے اوپر والے حصے میں گھر ملے گا''

تین آدمیوں سے روز قیامت اللہ خود مقدمہ لڑویں گے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تین آدمیوں سے روز قیامت میں خود مقدمہ لڑوں گا۔

''وہ آدمی جس نے میرا نام لے کر عہد و پیمان باندھا پھر اسے توڑ دیا''

''اور وہ آدمی جو کسی آزاد کو فروخت کرتا ہے اور اس کی قیمت کھاتا ہے''

''اور وہ آدمی جو مزدور کو مزدوری پر مقرر کرتا ہے اور مزدوری اس سے پوری

ے ہے لیکن اسے ا. ت نہیں دیتا۔''

تین خوش بخت اور تین . بخت لوگ

سید· سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روا ی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما ی: تین چیزیں اولادِ آدم کی خوش بختی سے ہیں اور تین . بختی سے ہیں اولاد آدم کی خوش بختی کی تین چیزیں یہ ہیں:

صالح بیوی
صالح رہائش
صالح سواری

اور اولادِ آدم کی . بختی کی تین چیزیں یہ ہیں:

. ی بیوی
. ی رہائش
. ی سواری

وہ رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے

سید· ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ رات کے ا ی تہائی حصے میں قیام کرتے (تہجد پڑھتے) تھے اور ا زوجہ محترمہ ا ی تہائی حصے میں قیام کرتیں اور انکا بیٹ (یبٹی) ا ی تہائی حصے میں قیام کرتا تھا۔

امام شافعی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ وہ رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتے پہلا حصہ تعلیم کے لیے دوسرا حصہ عبادت کے لیے اور تیسرا حصہ آرام کے لیے۔

ش . بیداری یعنی رات کا قیام اور تہجد نوافل میں سے ہے مومن کی بلندی اور رفعت اسی کو اختیار کرنے میں ہے۔آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''مومن کا شرف اس کے رات کے قیام کے اہتمام کرنے میں ہے۔''

تین سوال تین جواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری کی خبر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوالات کیے اور کہا میں آپ سے تین ایسی باتیں دریافت کروں گا کہ جنہیں نبی کے سوائے کوئی نہیں جانتا۔۱۔ سے پہلی قیامت کی علامت کیا ہے؟۲۔اور سے پہلی غذا جسے اہل جنت کھائیں گے کیا ہے؟۳۔ اور کیا وجہ ہے کہ بچہ (کبھی) باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور (کبھی) ماں کے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ابھی ان کا جواب بتلایا ہے۔ابن سلام نے کہا کہ جبرائیل علیہ السلام تو یہودیوں کے خصوصی دشمن ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کی سے پہلی علامت ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔''

''اور اہل جنت کی سے پہلی غذا مچھلی کی کلیجی کا ٹکڑا ہوگا''

''اور رہا بچے کا معاملہ تو . مرد کا نطفہ عورت کے نطفہ پ غا . آ جائے تو بچہ . پ کی صورت پ ہوتہ ہے اور اَ عورت کا نطفہ مرد کے نطفہ پ غا . آ جائے تو بچہ عورت کا مشابہ ہوتہ ہے''

انہوں نے کہا (پھر) کہا: یرسول اللہ ﷺ!
یہودی . ڑی افتراء پ داز قوم ہے، میرے اسلام لانے کا انہیں علم ہونے سے پہلے آپ ان سے میرے . رے میں دریافت کیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے (یہود کو بلوا بھیجا . وہ آ گئے تو آپ نے یہ) فرمایا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تم میں کیسے آدمی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہم میں . سے بہتر اور بہترین آدمی کے لڑکے ہم میں . سے افضل اور افضل کے لڑکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بتاؤ تو اَ عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جا تو کیا تم بھی ہو جاؤ گے؟ انہوں نے کہا اللہ انہیں اس سے محفوظ رکھے آپ ﷺ نے دو . رہ یہی فرمایا تو انہوں نے وہی جواب دیا، پھر عبداللہ بن سلام ان کے سامنے (. ہر) نکل آئے اور کہا

تو یہودیوں نے کہا یہ ہم میں . سے . ّ اور . ّ کی اولاد ہیں اور ان کی . ائیاں بیان کرنے لگے۔ انہوں نے عرض کیا یرسول اللہ ﷺ! مجھے ان سے اسی . ت کا ا ٔ یشہ تھا۔

تین . رپٹھورب راضی کرو

رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''جومسلمان یہ کلمات تین مرتبہ صبح وشام کہتا ہے اللہ پ لازم ہے کہ وہ اسے روز قیامت خوش کردے کہ میں اللہ کے رب ہونے پ ،اسلام کے دین ہونے پ اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پ راضی ہوں۔''

تین .ر پڑھنے سے پورے قرآن پڑھنے کا ثواب

حضرت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما :

''کیا تم میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ قرآن کا ا تہائی حصہ ا رات میں پڑھا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ عمل .ا مشکل معلوم ہوا اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون اس کی طاقت ر ت ہے؟ اس پ آپ ﷺ نے فرما : سورۃ اخلاص قرآن مجید کا ا تہائی حصہ ہے (یعنی جو تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے گا اسے پورا قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا)''

سید ابوہر یہ رضی اللہ عنہ سے روا ت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما :

(( ))

''اکٹھے ہو جاؤ، میں تمہارے سامنے تہائی قرآن کی تلاوت کر چاہتا ہوں''

جس قدر ممکن تھا لوگ اکٹھے ہو گئے ۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے اور (سورت) ﴿ تلاوت فرمائی اور ا رتشریف لے گئے ۔ہم ا دوسرے سے کہنے لگے کہ ہمارے خیال سے آسمان سے کوئی پیغام آ ہے کہ آپ ا رتشریف لے گئے

ہیں پھر نبی کریم ﷺ ہر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا:

))

''میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں تہائی قرآن تلاوت کروں گا، سن لو، یہ (اکیلی) سورت تہائی قرآن کے ا. ہے۔''

رحمت الٰہی سے محروم تین لوگ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تین شخص ایسے ہوں گے جن سے اللہ نہ تو کلام فرما گے نہ ان کی طرف (رحمت سے) دیکھیں گے اور نہ انہیں (ہوں سے) پاک کریں گے ان کے لیے درد ناک عذاب ہوگا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی فرمایا: میں نے عرض کیا یہ لوگ ذلیل وخوار ہو گئے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

ٹخنوں سے نیچے شلوار، تہبند ٹ نے والا

احسان جتلانے والا

جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامان بیچنے والا

تین بندوں کی آزمائش

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے رے میں مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: بنی اسرا میں تین شخص تھے ان میں ا تو کوڑھی تھا دوسرا گنجا اور تیسرا ا ھا اللہ تعالیٰ

نے انہیں آزمانا چاہا کہ یہ نعمت الٰہی کا شکر ادا کرتے ہیں یا نہیں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ مسکین وفقیر کی صورت میں بھیجا وہ فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ کوڑھی نے کہا کہ اچھا رنگ اور جسم کی بہترین جلد نیز یہ کہ مجھے اس چیز یعنی وڑھ سے نجات مل جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ یہ سن کر فرشتہ نے کوڑھی کے بدن پر ہاتھ پھیرا چنانچہ اس کا کوڑھ جاتا رہا۔ اسے بہترین رنگ وروپ اور بہترین جلد عطا کر دی گئی۔ پھر فرشتہ نے پوچھا کہ اب تمہیں کون سا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس شخص نے کہا کہ اونٹ یا کہا گائے۔ (حدیث کے ایک راوی اسحٰق کو شک ہے کہ) گائے کے لیے کوڑھی نے کہا تھا یا گنجے نے کہا تھا بہرحال یہ طے ہے کہ ان میں سے ایک نے تو اونٹ کے لیے کہا تھا اور دوسرے نے گائے کے لیے آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ اس شخص کو حاملہ اونٹنیاں عطا کر دی گئیں۔ پھر فرشتے نے یہ دعا دی ''کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اس مال میں برکت فرمائے''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ گنجے نے کہا کہ بہترین قسم کے بال، اور یہ کہ یہ چیز یعنی گنجے پن سے نجات پا جاؤں جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا گنج جاتا رہا نیز اسے بہترین قسم کے بال عطا کر دیئے گئے۔ پھر فرشتہ نے اس سے پوچھا کہ اب تمہیں کون سا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس شخص نے کہا کہ گائے چنانچہ اسے حاملہ گائیں عطا کر دی گئیں اور فرشتہ نے اسے دعا بھی دی کہ ''اللہ تعالیٰ تمہارے اس مال میں برکت فرمائے۔''

آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ اس کے بعد پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اندھے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری بینائی

دے۔ کہ میں اس کے ذریعے لوگوں کو دیکھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا فرشتہ نے اس اس پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی بینائی فرمادی، پھر فرشتے نے اس سے پوچھا کہ اب تمہیں کون سا مال سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا کہ بکریاں چنانچہ اسے بہت سی بچے دینے والی بکریاں عنایت فرمادی گئیں اس کے کچھ عرصے کے بعد کوڑھی اور گنجے نے اونٹنیوں اور گائیوں کے ذریعے اور اندھے نے بکریوں کے ذریعے بچے حاصل کیے گویا انے تینوں کے مال میں بے انتہا ترقی دی یہاں تک کہ کوڑھی کے اونٹوں سے ایک جنگل بھر گیا گنجے کی گائیوں سے ایک جنگل بھر گیا، اور اندھے کی بکریوں سے ایک جنگل بھر گیا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد فرشتہ پھر کوڑھی کے پاس اپنی اسی پہلی شکل وصورت میں آیا۔ اور اس سے کہنے لگا کہ میں ایک مسکین شخص ہوں میرا تمام سامان سفر کے دوران جاتا رہا ہے اس لیے آج منزل مقصود تک میرا پہنچنا ممکن نہیں ہے ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی عنایت ومہربانی ہوجائے اور اس کے بعد تم ذریعہ بن جاؤ تو میری یہ مشکل آسان ہوجائے گی لہٰذا میں تم سے اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ، بہترین جلد اور مال کیا ہے ایک اونٹ مانگتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے میرا سفر پورا ہوجائے اور میں اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاؤں اس کوڑھی نے کہا کہ میرے اوپر حق بہت زیادہ ہیں (یعنی اس کوڑھی نے فرشتے کو ٹالنے کے لیے جھوٹ کہا کہ میرے اس مال کے حقدار بہت ہیں اس لیے تمہیں کوئی اونٹ نہیں مل سکتا) فرشتے نے کہا کہ میں تمہیں پہچانتا ہوں کیا تم وہی کوڑھی نہیں ہو جس سے لوگوں کو گھن آتی تھی اور تم محتاج وقلاش تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہترین رنگ وروپ کے ساتھ صحت فرمائی اور مال سے نوازا کوڑھی نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ مال تو مجھے اپنے باپ دادا کی طرف سے وراثت میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا کہ تم جھوٹے ہو، تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حالت کی طرف پھیر دے جس میں تم پہلے مبتلا تھے یعنی تمہیں پھر کوڑھی اور مفلس بنادے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے

تھے کہ:

''پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی پہلی سی شکل وصورت میں آیا اور اس سے بھی وہی کہا جو اس نے کوڑھی سے کہا تھا چنانچہ گنجے نے بھی وہی جواب دیا جو جواب کوڑھی نے دیا تھا فرشتے نے گنجے سے بھی یہی کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں ویسا ہی کر دے جیسا کہ تم پہلے گنجے اور محتاج تھے۔''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس اپنی اسی پہلی شکل وصورت میں آیا اور اس سے بھی یہی کہا کہ میں ایک مسکین انسان اور مسافر ہوں میرا تمام سامان سفر کے دوران جاتا رہا ہے۔ اس لیے آج منزل مقصود تک پہنچنا اس شکل میں ممکن ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی میرے شامل حال ہو جائے اور اس کے بعد تم اس کا ذریعہ بن جاؤ لہٰذا میں اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہاری بینائی واپس کر دی تم سے ایک بکری مانگتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے میں اپنا سفر پورا کر سکوں اندھے نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ کہا کہ بے شک پہلے میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے میری بینائی واپس کر دی ہے لہٰذا میری تمام بکریاں حاضر ہیں اس میں تم جو چاہو لے لو اور جو نہ چاہو اسے چھوڑ دو تم جو کچھ بھی لو گے میں اللہ کی قسم تمہیں اس کو واپس کرنے کی تکلیف نہیں دوں گا۔ یہ سن کر فرشتے نے کہا کہ تمہیں تمہارا مال مبارک تم اپنا مال اپنے پاس رکھو مجھے تمہارے مال کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت تو صرف تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا گیا تھا یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارا امتحان لیا تھا کہ آیا تمہیں اپنا پہلا حال یاد بھی ہے یا نہیں؟ اور تم اللہ کی

کی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہو یا نہیں؟ سو تم آزمائش میں پورے اترے چنانچہ اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہوا اور تمہارے وہ دونوں بخت ساتھی یعنی کوڑھی اور گنجا شکریہ ادا ہوئے اس لیے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض قرار پائے۔

سوگ والی عورت تین دن بعد خوشبو لگا سکتی ہے

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے بیٹے کو فوت ہوئے تین دن ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبو منگوائی اور مجھے لگائی اور ساتھ فرمانے لگی کہ ''ہمیں خاوند کے علاوہ پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے فرمایا ہے''

اسی طرح ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ ابوسفیان کی لاش شام سے لائی گئی تو ام حبیبہ نے خوشبو لگائی تیسرے دن۔

اسی طرح ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں زینب بنت جحش کے پاس آیا اسکا بھائی فوت ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے دن خوشبو منگائی اور اسکو لگا دی۔

معلوم ہوا سوگ منانے والی عورت خاوند کے علاوہ پر تین دن سے زیادہ سوگ نہیں منا سکتی اور سوگ کا معنی ہے کہ زینت وزینت نہ کرے اور خوشبو نہ لگائے البتہ خاوند پر سوگ کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

سب سے پہلے جہنم میں تین لوگ ڈالے جائیں گے

حضرت شُفیّا اصبحی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے گرد جمع ہوئے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں..؟ کہا گیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، میں بھی ان کے قریب ہو گیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا وہ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ وہ خاموش ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے ایک سوال کرتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اچھی طرح سمجھا ہو فرمایا: ضرور بیان کروں گا، پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔ افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اسی گھر میں بیان کی تھی اس وقت میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی تیسرا نہیں تھا اس کے بعد ابو ہریرہ نے بہت زور سے چیخ ماری اور دوبارہ بے ہوش ہو گئے تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا اور منہ کے بل نیچے گنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر سہارا دیئے کھڑا رہا پھر انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائیں گے اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی پس جنہیں سب سے پہلے بلایا جائے گا وہ تین شخص ہوں گے ایک حافظ قرآن دوسرا شہید اور تیسرا دولتمند شخص اللہ تعالیٰ قاری سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی عرض کرے گا کیوں نہیں یا اللہ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے تو نے اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق عمل کیا وہ عرض کرے گا میں اسے دن اور رات پڑھا کرتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو اسی طرح فرشتے بھی اسے جھوٹ کہیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم اس لئے ایسا کرتے تھے کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص قاری ہے چنانچہ وہ تو کہہ دیا گیا پھر مالدار آدمی کو پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں

گے کیا میں نے تمہیں مال میں اتنی وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا وہ عرض کرے گا، ہاں اے اللہ، اللہ تعالی فرما گے، میری دی ہوئی دو سے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں قرا. داروں سے صلہ رحمی کرتا اور خیرات کرتا تھا اللہ تعالی فرما گے تو جھوٹ ہے فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹ ہے اللہ تعالی فرما گے تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں .ڑا سخی ہے سو ایسا کیا جا چکا پھر شہید کو لا جائے گا اللہ تعالی فرمائے گا تو کس لئے قتل ہوا وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا پس میں نے لڑائی کی یہاں کہ میں شہید ہوا، اللہ تعالی فرما گے تیری یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں .ڑا بہادر ہے پس یہ .ت کہی گئی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا د مبارک میرے زانوں پ مارتے ہوئے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! ''اللہ تعالی کی مخلوق میں سے . سے پہلے انہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔'' ولید ابو عثمان مدائنی کہتے ہیں مجھے عقبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پس جلاد تھے کہتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پس ایا آدمی آیا اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بتائی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تینوں کا یہ حشر ہے تو .قی لوگوں کا کیا حال ہوگا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اتنا روئے یہاں کہ ہم سوچنے لگے کہ وہ اب فوت ہو جا گے اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پس شر لے کر آیا ہے پھر .

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو آپ نے چہرہ صاف کیا اور فرمایا اللہ تعالی اور اس کے رسول نے سچ فرمایا پھر یہ آیت پڑھی:

''جو شخص د وی ز ٔ گی اور اس کی رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا ٖ لہ د میں د ۔ یتے ہیں اور اس میں کوئی کمی نہیں ر ۔ ۃ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لئے آ ٔ ۔ ت میں دوزخ کے سوا کچھ نہیں پس جو کچھ انہوں نے د ۔ میں کیا وہ ضائع ہو َ ۔ اور ان کے اعمال ٖ طل ہو گئے ۔'' (ھود: ۱۵-۱۷)

تین بندوں پ ٖ ۔ ۃ حرام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تین قسم کے لوگوں پ ٖ اللہ تعالیٰ نے یقیناً ٖ ۔ ۃ کو حرام کر د ۔ ہے عادی شرابی، والدین کا ٖ فرمان اور د یوث جو اپنے گھر میں خبیث امور قائم ر ۔ ۃ ہے ۔''

اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں تم سے ٖ پسند کی ہیں

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں تم سے ٖ پسند کی ہیں:

بہت ز ۔ دہ گفتگو

کثرت سوال

اور مال کو ضائع کر ٖ

منافق کی تین ں ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
منافق کی تین ں ہیں

''. . . ت کرے تو جھوٹ بولے''

''. . وعدہ کرے تو اسکی خلاف ورزی کرے''۔

''. . اس کو امین بنایا جائے تو خیا۔ ۔ کرے''۔

تین آدمی جن سے رب تعالیٰ خوش ہوجاتا ہے

سید۔ ابوسعید۔ ری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تین آدمی جنہیں اللہ تعالیٰ دیکھ کر خوشی سے مسکراتا ہے، ا۔ وہ آدمی جو رات کو اٹھ کر قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جو ز کے لیے صف بندی کرتا ہے اور تیسرا وہ آدمی جو میدان جہاد میں صف بندی کر کے کھڑا ہوتا ہے''

چار سے چار

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''. . . جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بُو نہیں کرے گا اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلے گا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے (سراسر) لذت ہے اور شہد مصفا کی نہریں ہیں (جو حلاوت ہی حلاوت ہے) اور (وہاں) ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے (کیا یہ پرہیزگار) ان کی طرح (ہو سکتے) ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور جن کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا تو ان کی انتڑیوں کو کاٹ ڈالے گا۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں چار کے عدد کو موضوع بحث بنایا جائے گا، دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سنانے اور سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

. ۔ کی چار نہریں

قرآن مجید کی مذکورہ آ ۔ مبارکہ میں . ۔ کی چار نہروں کا ذکر ہے ۔ا۔ پ نی کی نہر ۲۔ دودھ کی نہر ۳۔ شراب کی نہر ۴۔ شہد کی نہر ۔ا دوسرے مقام پ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

'' پ ہیز گار لوگوں سے جس . ۔ کا وعدہ کیا َ ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں پ نی کی نہریں (مفرح، صحت افزا) جو . بو کرنے والا نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں . لا اور شراب کی نہریں ہیں جن میں پ ۔ والوں کے لیے .ڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں ۔''

سید. حکیم بن معاویہ اپنے . پ سے روا ۔ کرتے ہیں اور ان کے . پ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرما ۔:

''. ۔ میں پ نی ، شہد، دودھ اور شراب کی نہریں ہیں اور ان نہروں سے (چھوٹی) نہریں نکلیں گی جو جنتیوں کے محلات کی طرف جا گی ۔''

قرآن مجید میں چار مرتبہ لفظ محمد (ﷺ)

ا۔ ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اور محمد (ﷺ) تو صرف (اللہ کے) پیغمبر ہیں اُن سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو
َ رے ہیں بھلا اَ یہ فوت ہو جا یقتل کر دیئے جا تو تم الٹے پ ؤں پھر جاؤ
(یعنی مرت ہو جاؤ) گے؟ اور جو الٹے پ ؤں پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں
کر سکے گا اور اللہ تعالیٰ شکر َ اروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔''

۲۔ ارشاد ِ ری تعالیٰ ہے:

''محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر اور
نبیوں (کی ت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں۔ اور اللہ ہر چیز سے
واقف ہے۔''

۳۔ ارشاد ِ ری تعالیٰ ہے:

''اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور جو (کتاب) محمد (ﷺ) پ ؔ زل
ہوئی اسے ما رہے اور وہ ان کے پ وردگار کی طرف سے. حق ہے ان سے ان کے
َ ہ دُور کر دیئے اور ان کی حا ۔ سنوار دی۔''

۴۔ ارشاد ِ ری تعالیٰ ہے:

''محمد (ﷺ) اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھکے ہوئے سربسجود ہیں اور اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں (کثرت) سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی اور پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے۔ کہ کافروں کا جی جلائے جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے اللہ نے (گناہوں کی) بخشش اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے۔''

منافق کی چار علامتیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں جس کے اندر ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے ایک خصلت پائی جائے تو اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت (علامت) ہے یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے:

۱۔ اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے۔

اور ۲۔ بات کرے تو جھوٹ بولے۔

اور ۳۔ وہ عہد کرے تو دھوکہ کرے۔

اور . وہ جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔

اور صحیح مسلم کی روا ۔ میں ہے کہ اَ چہ وہ روزہ رکھے اور ز پڑھے اور سمجھے کہ وہ مسلمان ہے۔

قرآن مجید میں پیغمبر ایوب علیہ السلام کا چار مرتبہ ذکر

۱۔ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

'' (اے محمد!) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان سے پچھلے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی اور ا . اہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف بھی ہم نے وحی بھیجی تھی اور داؤد کو ہم نے زبور بھی عنا ۔ کی تھی۔'' (النساء:۱۶۳)

۲۔ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اور ہم نے اُن کو اسحاق اور یعقوب بخشے (اور) . کو ہدا ۔ دی اور پہلے نوح کو بھی ہدا ۔ دی تھی اور اُن کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی۔ اور ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی . لا ۔ کرتے ہیں۔''

۳۔ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اور ایوب (کو یاد کرو)۔ انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔''

۴۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو۔ انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ (اے اللہ) شیطان نے مجھے ایذا اور تکلیف دے رکھی ہے۔''

قرآن مجید میں پیغمبر یونس علیہ السلام کا چار مرتبہ ذکر

۱۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''(اے محمد!) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان سے پچھلے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف بھی ہم نے وحی بھیجی تھی اور داؤد کو ہم نے زبور بھی عنایت کی تھی۔'' (النساء:۱۶۳)

۲۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اسماعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو بھی۔ اور ان . کو جہان کے لوگوں پ
فضیلت بخشی تھی۔''

۳۔ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''تو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ ایمان لاتی تو اُس کا ایمان اُسے نفع دیتا ہاں یہ یونس
کی قوم کہ. ایمان لائی تو ہم نے د کی زن گی میں اُن سے ذ ۔ کا عذاب دُور کر
دیا اور ایک مدت ۔ (فوائد وی سے) اُن کو بہرہ مند رکھا۔''
(یونس: ۹۸)

۴۔ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اور یقیناً یونس علیہ السلام رسولوں میں سے تھے۔''

قرآن مجید میں چار مرتبہ

۱۔ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اللہ فرمائے گا کہ آج وہ دن ہے کہ سچوں کو اُن کی سچائی ہی فائ ہ دے گی اُن کیلئے
. غ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ا. الآ . دان میں بستے رہیں گے، اللہ اُن سے
خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں یہ. ڑی کامیابی ہے۔''

۲۔ارشاد ۔ری تعالیٰ ہے:

''جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی . سے)پہلے (ایمان لائے)مہا. ین میں سے بھی اورا رمیں سے بھی اور جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ اُن کی پیروی کی اللہ اُن سے خوش رہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور اُس نے ان کیلئے . غات تیار کئے ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں (اور)وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ .ڑی کامیابی ہے۔''

۳۔ارشاد ۔ری تعالیٰ ہے:

''جو لوگ اللہ پ اور روزِ قیامت پ ایمان ر تہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے .پ .ٹے بھائی یا خا ان کی ہی لوگ ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان (پتھر پ لکیر کی طرح)تحریر کر دیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش یہی وہ اللہ کا لشکر ہے (اور)سن رکھو کہ اللہ ہی کا لشکر مراد حاصل

کرنے والا ہے۔''

۴۔ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''ان کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ الآ دان میں رہیں گے اللہ ان سے خوش اور وہ اس سے خوش یہ (صلہ) اس کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہا۔''

قرآن مجید میں چار صابر نبیوں کا ذکر

۱۔ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کو بھی یاد کرو) یہ سب صبر کرنے والے تھے۔''

۲۔ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو۔ انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ (اے اللہ) شیطان نے مجھے ایذا اور تکلیف دے رکھی ہے (ہم نے کہا کہ زمین پر) لات مارو

(دیکھو) یہ (چشمہ نکل آیا) نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو (شیریں) اور ہم نے ان کو اہلِ (وعیال) اور ان کے ساتھ ان کے ۱۔ اور بخشے (یہ) ہماری طرف سے رحمت اور عقل والوں کے لئے نصیحت تھی اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو بیشک ہم نے ان کو ش۔ قدم پایا بہت خوب بندے تھے بیشک وہ رجوع کرنے والے تھے۔''

ان چار آیت مبارکہ میں چار صا۔ نبیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۔حضرت اسماعیل علیہ السلام ۲۔حضرت ادریس علیہ السلام

۳۔حضرت ذوالکفل علیہ السلام ۴۔حضرت ایوب علیہ السلام

انبیاء کی چار سنتیں

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

''انبیاء کی چار سنتیں ہیں: حیا، خوشبو لگا، نکاح کر، اور مسواک کر۔''

چار ر پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سورۃ اخلاص کا تہائی قرآن کے ۱۔ ثواب ہے اور سورۃ الکافرون کا چوتھائی قرآن کے ۱۔ ثواب ہے''

یعنی سورۃ اخلاص تین . ر پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب ملتا ہے اور سورۃ الکافرون چار . ر پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب ملتا ہے۔

امت محمدیہ میں چار جاہلیت کی . تیں

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے روا یہ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: چار چیزیں جاہلیت کی ایسی ہیں جن کو میری امت کے لوگ نہیں چھوڑیں گے:

نو کر.

. و میں طعن کر.

بیماری متعدی سمجھنا

کہ ہم پ فلاں ستارے کی وجہ سے . رش ہوئی ہے۔

چار چیزوں سے پناہ مانگو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روا یہ ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنی ز میں ان چار چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔''

''اور میں پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے۔''

''اور میں پناہ مانگتا ہوں ز ندگی اور موت کے فتنوں سے۔''

''اے اللہ! میں تجھ سے ۔ ہ اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔''

ان چار جانوروں کو قتل نہ کرو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روا۔ ۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نے چار جانوروں کے قتل سے فرما یہ ہے۔

چیو ۔
شہد کی مکھی۔

ہدہد۔
اورممولا پ ہ

اللہ سے چار چیزوں کا سوال کرو

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ان چار چیزوں کا سوال کیا کرتے تھے۔

ہدا۔ ۔
تقویٰ

ہوں سے بچاؤ
اور بے زی کا

چار کرنے کے کام اور چار ممنوعہ امور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پ س حاضر ہوا تو انہیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وصیت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چار چیزوں کا حکم د ۔ اور چار چیزوں سے روکا جن چار چیزوں کا حکم د ۔ وہ یہ ہیں:

''اس ذات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود. حق نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں''

زقائم کر.

زکوٰۃ ادا کر.

اور مال غنیمت سے پنچواں حصہ ادا کر.

- اور جن چار چیزوں سے کیا وہ یہ ہیں:

کدو سے بنا ہوا مٹکا۔

کھجور کے تنے کو چیر کر بنا یا ہوا. تن۔

روغن کیا ہوا. تن۔

اور پا. سبز مٹکا۔

عورت سے نکاح چار وجوہ کی بناء پ کرو

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے روا یت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما یا: عورت سے نکاح چار وجوہ کی بناء پ کیا جا تا ہے۔

اس کے مال کی وجہ سے۔

اس کے . و کی وجہ سے۔

اس کے حسن و جمال کی وجہ سے۔

اور اس کے دین کی وجہ سے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کرو، اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو تو دم و پشیمان ہوگا۔

زاشراق کی چار رکعات کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے زاشراق کی چار رکعتیں ادا کیں اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے''

زظہر سے پہلے اور بعد میں چار رکعتیں پڑھو

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''جس شخص نے ظہر سے پہلے چار (سنتیں) اور اس کے بعد چار رکعتوں کی محافظت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس پہ جہنم کی آگ حرام کر دی ہے۔''

عصر سے پہلے چار سنتیں پڑھنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

''جو شخص زعصر سے قبل چار رکعتیں (سنتوں) کا اہتمام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔''

ایا اذان سے چار زیں

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''مشرکوں نے غزوہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ کو روک دیا چار زوں سے یہاں تک کہ رات گذر گئی جتنی اللہ نے چاہی پھر آپ ﷺ نے حکم دیا بلال کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ظہر پڑھی پھر تکبیر کہی پھر عصر پڑھی پھر تکبیر کہی اور مغرب کی زپڑھی اور پھر اقامت کہی اور عشاء کی زپڑھی''

. سے پہلے چار چیزوں کا سوال ہوگا

قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں قدم اس وقت تک حرکت نہیں کرسکیں گے . . تک وہ چار چیزوں کے متعلق جواب نہیں دے لے گا۔

''عمر کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں فنا کیا''....؟

''اس کی جوانی کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں بوسیدہ کر''....؟

''اس کے مال کے متعلق کہ اس نے کہاں سے کما یا اور اس نے کہاں چ کیا''....؟

''اس کے علم کے متعلق کہ اس نے علم کے مطابق کیا عمل کیا''...؟

چار قیمتی چیزیں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:
اَ تیرے پ س چار چیزیں ہوں تو تو نے کچھ نہیں کھو یا

ام ن کی حفاظت

سچی ب ت

اچھی عادات

پ کیزہ کھا

چار چیزوں پ ن ت

حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''. . عورت نے پنچوں زیں پڑھیں''

''اور رمضان کے روزے رکھے''

''اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی''

''اور اپنے شوہر کی اطا ۔ ت کی''۔
تو اس کے لیے کہا جا ۔ ت ہے

''. ۔ ۔ ت کے جس دروازے سے چاہتی ہے. ۔ ۔ ت میں داخل ہو جا''۔

پنج سے پنج۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اور جو لوگ اپنی عورتوں پ. کاری کی تہمت لگا اور خود ان کے سوا ان کے گواہ نہ ہوں تو ہر ا کی شہادت یہ ہے کہ پہلے تو چار. راللہ کی قسم کھائے کہ بیشک وہ سچا ہے۔ اور پ نچویں. ر یہ (کہے) کہ اَ وہ جھوٹ ہے تو اس پ اللہ کی لعنت۔ اور عورت سے سزا کو یہ. ت ٹ ل سکتی ہے کہ وہ پہلے چار. راللہ کی قسم کھائے کہ بیشک یہ جھوٹ ہے۔ اور پ نچویں دفعہ یوں (کہے) کہ اَ یہ سچا ہو تو مجھ پ اللہ کا غضب (ن ز ل ہو)۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں ۵ کے عدد پ. ت ہوگی دعا ہے اللہ پ ک حق سچ بیان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور پھر اس پ عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

لعان میں پ نچ مرتبہ قسم

مذکورہ آ ۔ مبارکہ میں لعان کا ذکر ہوا ہے' میاں بیوی کے درمیان قسمیں اٹھا کر. ائی

کروادینا لعان کہلاتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگاتا ہے اور اس کے پاس کوئی گواہ موجود نہیں ہوتے۔ شوہر کہتا ہے کہ اس کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ میرا نہیں ہے جبکہ اس کی بیوی اس سے انکار کرتی ہے تو پھر یہ شخص عدالت یا حاکم وقت کے سامنے چار مرتبہ اللہ کی قسم اٹھا کر گواہی دیتا ہے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہتا ہے کہ اگر وہ جھوٹ ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو پھر اس کے جواب میں بیوی بھی ایسے ہی کرتی ہے اس کے بعد دونوں کے درمیان ہمیشہ کے لیے جدائی ڈال دی جاتی ہے اس عمل کو لعان کہا جاتا ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ حضرت عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا اے عاصم! تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا وہ اسے قتل کر سکتا ہے؟ پھر تم قصاص میں اسے (شوہر کو) بھی قتل کر دو گے۔ پھر وہ کیا کرے گا؟ عاصم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لیے یہ مسئلہ پوچھ دیجئے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ نے ان سوالات کو ناپسند فرمایا اور اس سلسلے میں آپ کے کلمات عاصم رضی اللہ عنہ پر گراں گزرے اور جب وہ واپس اپنے گھر آ گئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے آ کر ان سے پوچھا کہ بتائے آپس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ اس پر عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے مجھ کو آفت میں ڈالا ہے۔ جو سوال تم نے پوچھا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار گزرا ہے۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم! میں یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیے بغیر ہرگز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور آپ کی خدمت میں پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پاتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ہے؟ کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے۔ پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے، اس لیے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی

ساتھ لاؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) میں جھوٹ ہوں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ ابن شہاب رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ پھر لعان کرنے والے کے لیے یہی طریقہ جاری ہوا (کہ لعان کے بعد وہ کبھی مل کر نہیں رہ سکتے بلکہ ہمیشہ کے لیے جدا ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر شخص اپنی بیوی کے ساتھ اپنے غیر کو مبتلا دیکھتا ہے تو کیا ایسی حالت میں وہ گواہ تلاش کرنے جائے گا؟ لیکن آپ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ اس پر ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے! میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی ایسی آیت نازل فرمائے گا جس کے ذریعے میرے اوپر سے حد دور ہو جائے گی۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی ''جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ۔۔۔۔ یہاں تک ۔۔۔ اگر وہ سچوں میں سے ہے۔'' نزولِ وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے آدمی بھیج کر حضرت ہلال رضی اللہ عنہ کو بلوایا، وہ آئے اور آیت کے مطابق چار مرتبہ قسم کھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹ ہے تو کیا وہ توبہ کرنے پر تیار نہیں ہے؟ اسکے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئی اور اس نے

بھی قسمیں کھا ،. . وہ پ نچویں قسم پ پہنچی اور کہنے لگی کہ اَ میں جھوٹی ہوں تو مجھ پ اللہ کا غضب ہوتو لوگوں نے اسے روکنے کی کوشش کی اور کہا کہ (اَ تم جھوٹی ہوتو)اس سے تم پ اللہ کا عذاب ضرور نازل ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پ وہ ہچکچائی ،ہم نے سمجھا کہ وہ اپنا بیان واپس لے لے گی ،لیکن یہ کہتے ہوئے کہ زندگی بھر کے لیے میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی ،اس نے پ نچویں رقسم بھی کھالی ،پھر آپ نے فرمایا: دیکھنا اَ بچہ خوب سیاہ آنکھوں والا ،بھاری سیرین اور بھری بھری پنڈلیوں والا پیدا ہوا تو پھر وہ شرک بن سحماء ہی کا ہوگا۔چنانچہ . . بچہ پیدا ہوا تو وہ اسی شکل وصورت کا تھا۔آپ نے فرمایا ،اَ کتاب اللہ کا حکم نہ آچکا ہوتا تو میں اسے رجم کی سزا دیتا۔

پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں

اسلام نے طہارت کے لیے زیر ناف بال صاف کرنے اور ناخن کاٹنے اور زیر بغل بال صاف کرنے کا حکم دیا ہے۔اور یہ حکم مرد وزن کے لیے یکساں ہے، پیارے پیغمبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں: ختنہ کرنا ،زیر ناف بال صاف کرنا ،مونچھیں کاٹنا اور بغلوں کے بال اکھیڑنا۔''

بڑے بڑے ناخن رکھنا ناپسندیدہ ہے اور اسلام نے اس کے لیے زیادہ سے زیادہ دیر کرنے کی تعیین بھی فرمائی ہے۔سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

''ہمیں مونچھوں کے تراشنے ،ناخنوں کے کاٹنے ،بغلوں کے بال

اکھیڑنے اور زیف بلوں کے موٹنے کے لیے مقرر کیا ہے کہ چالیس راتوں سے زیادہ نہ رہنے پائے۔"

ایک دن میں چیزوں پر عمل کا اجر

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"پانچ کام جو بھی ایک دن میں کرے اللہ تعالیٰ اسے جنتیوں میں لکھ دیتے ہیں جس نے جمعہ کے دن روزہ رکھا، اور جمعہ کی طرف گیا، مریض کی عیادت کی، جنازہ میں شریک ہوا اور غلام کو آزاد کیا"

یہ یاد رہے کہ اکیلا جمعہ کا روزہ نہیں اس کے ساتھ جمعرات یا ہفتہ کا روزہ لیا جائے۔

پانچ چیزیں ان گناہوں کو مٹا دیتی ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"پانچ چیزیں ان گناہوں کو مٹا دیتی ہیں جو ان چیزوں کے درمیان ہوتے ہیں اور اسی طرح جمعہ دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا

ارتکاب نہ کیا ہو۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دیکھو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل کچیل کا کچھ باقی رہ جائے گی۔ عرض کیا نہیں بالکل نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح پنجوں نمازوں کی بھی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بدولت گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رضی اللہ عنہم موسم سرما میں ایک دن باہر نکلے تو درختوں کے پتے گر رہے تھے پس آپ رضی اللہ عنہم نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو پتے گرنے لگے (راوی) کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ''اے ابوذر'' میں نے عرض کیا حاضر اے اللہ کے رسول! آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''یقیناً مسلمان بندہ جب نماز پڑھتا ہے اور مقصود اللہ کی خوشنودی ہوتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔''

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو پانچ نصیحتیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات یاد کرے اور ان پر عمل کرے اور کسی ایسے کو بھی بتائے جو ان پر عمل کرے۔''

''میں نے کہا: میں ہوں اے اللہ کے رسول! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور پانچ چیزیں شمار کیں؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''① حرام امور سے بچ جا، تمام لوگوں سے زیادہ عابد بن جائے گا۔ ② اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جا، تمام لوگوں سے زیادہ غنی ہو جائے گا۔ ③ اپنے ہمسائے سے اچھا سلوک کر، تو (کامل) مومن بن جائے گا۔ اور ④ لوگوں کے لیے وہی پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو (کامل) مسلمان بن جائے گا۔ ⑤ کثرت سے ہنسا مت کر کیونکہ کثرت سے ہنسنا دلوں کو مردہ کر دیتا ہے۔''

مجھے پانچ ایسی خصوصیات سے نوازا گیا ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے پانچ ایسی خصوصیات سے نوازا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی کو عنایت نہیں کی گئیں۔''

① ہر نبی کو خاص اسی کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے ہر سرخ اور سیاہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔''

② پہلے کسی نبی کے لیے مال غنیمت حلال نہ تھا لیکن میرے لیے اسے حلال کیا گیا ہے۔''

③ اور صرف میرے لیے ہی تمام زمین پاک، مطہر اور مسجد بنادی گئی ہے لہذا جو شخص کہ پالے اس کو زوہ اسی جگہ زپڑھ لے۔''

④ اور میری ایسے ر . سے مدد کی گئی جو (لوگوں پ)ا ماہ کی مسافت سے طاری ہوجاتا ہے۔''

⑤ اور مجھے شفا ت ءکی گئی ہے۔''

ارکان اسلام پانچ ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔: اسلام کی ۔ ۔ د پ نچ اشیاء پ رکھی گئی ہے (وہ یہ ہیں)

''اس ۔ ت کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود ۔ حق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں''

ز قائم کر ۔

ز کوٰۃ ادا کر ۔

حج کر ۔

ماہ رمضان کے روز ے رکھنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پ نچ چیزوں کی وصیت فرمائی

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع والا خطبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پ نچ چیزوں کی وصیت فرمائی کہ ان پ عمل کی وجہ سے تم اپنے رب کی ۔ ۔ کے وارث بن ۔ ہو (وہ یہ ہیں)

اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے

پ نچ ۔ زیں ادا کرو

ماہِ رمضان کے روز ے رکھو

اپنے مالوں کی ز کوٰۃ ادا کرو

اور اپنے امیر کی اطا ۔ کرو

راستے کے پ نچ حقوق

حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا ہماری مجلسوں کے بغیر ہمارا گزارا نہیں کیونکہ ہم ان میں بیٹھتے ہیں باتیں کیا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تم نہیں مانتے (یعنی عذر پیش کرتے ہو) تو راستے کو اس کے حق دو انہوں نے دریافت کیا راستے کے حق کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (راستے کے حقوق پانچ ہیں)

نگاہ نیچی رکھنا

تکلیف دہ چیز کو دور کرنا

سلام کا جواب دینا

نیکی کا حکم دینا

اور برائی سے روکنا

پانچ قسم کے مالدار صدقہ کھا سکتے ہیں

حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مالدار آدمی کے لیے صدقہ جائز نہیں سوائے پانچ قسم کے مالداروں کے لیے (اور وہ یہ ہیں)

اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا

زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل

مقروض

وہ مالدار جو صدقے کے مال کو خریدے

''یا ایسا آدمی جس کا پڑوسی مسکین ہو پھر مسکین پر صدقہ کیا جائے اور وہ مسکین مالدار کو صدقے کا مال ہدیہ کر دے۔''

پانچ کلمات

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ﷺ

ﷺ

''رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ سونا اس کی شان کے لائق ہے وہ میزان کو جھکاتا اور بلند کرتا ہے اس کی طرف دن کے عملوں سے پہلے رات کے اعمال اور رات کے اعمال سے پہلے دن کے عمل بلند کئے جاتے ہیں۔ اس کا پردہ نور ہے اگر وہ اسے ہٹا دے تو اسکے چہرہ مبارک کے جلوے سے اس کی وہ تمام مخلوق جل جائے جس تک اس کی نظر پہنچتی ہے۔''

اس حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ عزوجل کی بعض صفات بیان فرمائی ہیں ان پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

(1).....نیند اور آرام مخلوق کی ضرورت ہے کہ کام کرنے سے جو تھکاوٹ اور کمزوری ہوتی ہے اس کا مداوا ہو جائے اللہ حیّ وقیّوم ہے جو تمام مخلوقات کو قائم رکھنے والا ہے اس لیے نہ تو اللہ تعالیٰ کو تھکاوٹ لاحق ہوتی ہے نہ آرام وسکون کی ضرورت پیش آتی ہے قرآن مجید کی "سورہ ق" میں ارشاد ربانی ہے کہ ہم نے آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کو چھ دن میں پیدا کیا

اور ہمیں تھکاوٹ نے چھوا نہیں۔

(2).....میزان ازو کو جھکانے اور بلند کرنے کا ایک مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اپنی حکمت کے مطابق کسی کو روزی کم دیتا ہے اور کسی کو زیادہ اور رزق اس کے پاس سے نازل ہوتا ہے جس طرح تولتے وقت ازو کے پلڑے اوپر نیچے ہوتے ہیں۔

(3).....اعمال اللہ ہی کے سامنے پیش ہوتے ہیں کسی اور سامنے نہیں لہذا عمل کرتے وقت اس کی رضا پیش نظر رہنی چاہیئے۔ اعمال کی یہ پیشی مختلف اعتبار سے الگ الگ مدت کے بعد ہوتی ہے جیسے اس حدیث میں ہے کہ چوبیس گھنٹے میں دو بار عمل پیش ہوتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ سوموار اور جمعرات کو بندوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔

(4).....بندہ اس فانی جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کرسکتا نور کا پردہ اس کے اور مخلوق کے درمیان حائل ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں! البتہ میں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوگی جیسا کہ احادیث میں بیان ہوا ہے۔

پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو:

جوانی کو بڑھاپے سے پہلے

صحت کو بیماری سے پہلے

امیری کو غربت سے پہلے

فرا ٔ ۃ کو مشغولیت سے پہلے

اور زٔ گی کو موت سے پہلے۔

چھ سے چھ

ارشاد ِ ری تعالیٰ ہے:

’’وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پ مستوی ہوَ ۔ اور وہ خوب جا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسماں سے نیچے آئے اور جو کچھ پ ڑھ کر اس میں جائے اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو وہ اللہ دیکھ رہا ہے‘‘

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں ٦ کے عدد پ ِ ت ہوگی دعا ہے اللہ پ ک حق سچ بیان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور پھر اس پ عمل کی توفیق بخشے ۔آمین ۔

اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو چھ دنوں میں پیدا کیا

اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات سماوی وارض اور جو کچھ ان کے مابین ہے اسے چھ دنوں میں پیدا فرما ۔ ہے، ارشاد فرما ۔:

’’ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی ہر چیز کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پ بلند ہوا، اس کے سوا تمھارا نہ کوئی دو ت ہے اور نہ کوئی سفارش کرنے والا۔ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ وہ آسمان سے زمین ت (ہر) معاملے کی ت بیر کرت ہے، پھر وہ (معاملہ) اس کی طرف ایسے دن میں اوپ جات ہے جس کی مقدار ہزار سال ہے، اس (حساب) سے جو تم شمار کرتے ہو۔ وہی غائ ب اور حاضر کو جاننے والا، ب پ غا ب، نہایت رحم والا ہے۔ جس نے اچھا بنایا ہر چیز کو جو اس نے پیدا کی اور ا ان کی پیدائش تھوڑی سی مٹی سے شروع کی۔‘‘

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

’’ اللہ نے مٹی کو ہفتے کے دن پیدا کیا اور اس میں پہاڑوں کو اتوار کے دن پیدا کیا، درختوں کو اس میں پیر کے دن پیدا کیا، ی چیزوں (یعنی ظلمت و ت ریکی وغیرہ) کو

منگل کے دن اور نور (یعنی اعلیٰ و پ کیزہ چیزوں) کو . ھ کے دن، جا· ار چیزوں کو جمعرات کے دن پیدا کر کے اس میں پھیلا دی اور آدم علیہ السلام کو آ· ی مخلوق کے طور پ جمعہ کے دن کی آ· ی گھڑیوں میں عصر اور رات کے درمیان کی کسی گھڑی میں پیدا فرما یا تھا۔''

چھ چیزوں کی ضما· ت پ· ·

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''تم مجھے چھ چیزوں کی ضما· ت دو میں تمہیں . · ت کی ضما· ت دیتا ہوں''۔
انہوں نے کہا وہ کیا ہیں ۔۔؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''. . تم میں سے کوئی . ت کرے وہ جھوٹ نہ بولے''۔

''. . وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے''۔

''اور. . اسے امین سمجھا جائے وہ خیا· ت نہ کرے''۔

''اور تم اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو''۔

''اور اپنے ہاتھوں کو دوسروں کو تکلیف دینے سے روکے رکھو''۔

''اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو''

شہید کے چھ انعام

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ہاں شہید کے چھ اعزاز ہیں (اور وہ یہ ہیں)

''پہلے ہی لمحہ اسکی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔''

شہید عذاب قبر سے محفوظ

عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے

قیامت کی ہولناکی سے محفوظ

قیامت کی بڑی مصیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

میدان محشر میں شہید کے سر پہ عزت و وقار کا تاج

''اس کے سر پہ عزت اور وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا صرف ایک ہی یاقوت دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے قیمتی ہے۔''

شہید کی ۷۲ حوروں سے شادی

''خوبصورت، بڑی بڑی آنکھوں والی بہتر ۷۲ حوروں سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔''

شہید کی ۷۰ رشتہ داروں کے بارے میں سفارش مقبول

''اس کے ستر ۷۰ رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔''

چھ کام اور ...

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت سے فرمایا:

''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں ... کی ضمانت دیتا ہوں''

میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سی چیزیں ہیں۔۔؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

زکی ادائیگی

زکواۃ ادا کر.

امانت کی پاسداری کر.

شرم گاہ کی حفاظت کر.

مسلمان کے مسلمان پ چھ حق ہیں

حضرت ابو ہر یرہ رضی اللہ عنہ سے روا.. ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما.: مسلمان کے مسلمان پ چھ حق ہیں۔

. . تو اسے ملے تو سلام کہہ
اور. . وہ تجھے بلائے تو اس کے پ س جا

اور. . وہ تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر۔

اور. . اسے چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو تو کہہ۔
اور. . وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر
اور. . وہ فوت ہو تو اس کے جنازے میں شر. ہو

مجھے چھ چیزوں کے ساتھ ا.ی.ء پ فضلیت دی گئی ہے

حضرت ابو ہر یرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما.:

''مجھے چھ چیزوں کے ساتھ انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے، مجھے جامع کلمات دیئے گئے ہیں اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے مال غنیمت کو میرے لیے حلال کیا گیا ہے، میرے لیے ہی تمام زمین پاک، مطہر اور مسجد بنادی گئی ہے، اور مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے اور میرے ساتھ نبوت کا اختتام ہوا ہے۔''

شوال کے مہینہ میں چھ روزے رکھنا

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے راوی سے کہ جن کا نام عمر بن ثابت ہے یہ حدیث بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے بھی رکھے تو وہ ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مانند ہوگا۔''

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو یہ پورے سال کے روزوں کی طرح ہوں گے کیوں کہ جس نے ایک نیکی کی اس کے لیے اس کی مثل دس گنا ہوگا۔''

رمضان کے روزوں کو دس سے ضرب دیں تو یہ دس ماہ کے روزے ہو گئے اور چھ روزوں کو دس سے ضرب دیں تو دو ماہ کے روزے ہو گئے گویا اس طرح پورے سال کے روزے رکھے گے۔

مسلمان کی غلطی فرشتہ چھ گھنٹے نہیں لکھتا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’بیشک . طرف والا فرشتہ خطا کار مسلمان بندے (کی غلطی لکھنے) سے چھ گھنٹے ۔ قلم روکے ر ۔ ہے پھر اَ وہ ٠ دم ہو کر اللہ سے معافی ما َ لے تو وہ َ ٠ ہ فرشتہ نہیں لکھتا اَ معافی نہ مانگے تو صرف ا ۔ ہی . ائی لکھی جاتی ہے (اور دوسری مہلت اس غلطی کے لکھے جانے سے لے کر موت آنے ۔ ہے)‘‘

میں تمہارے . رے میں چھ . توں سے ڈر ۔ ہوں

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔ : کہ میں تمہارے . رے میں چھ . توں سے ڈر ۔ ہوں

بیوقوفوں کی حکومت سے

خون ر ۔ ی سے

حکم کی بیع سے

قطع رحمی سے

نوجوانوں کا قرآن مجید کو گانے کے ا ٠ از میں پ ۔ ھنے سے

اور پولیس کی کثرت سے

قیامت سے پہلے یہ چھ ں ظاہر ہوں گی

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔ :

قیامت سے پہلے یہ (چھ) ں ظاہر ہوں گی۔

جان پہچان کے لوگوں کو سلام کر·

''تجارت کا عام ہو· حتی کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں مددگار ہوگی''

قطع رحمی

جھوٹی گواہی دینا

سچی گواہی کو چھپا· ۔

قلم کا ظاہر ہو·

چھ ں ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما : چھ ں ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو۔

سورج کا مغرب سے ع ہو·

دھو کا· ·

دجال کا ظاہر ہو·

جانور کا· · (جو کلام کرے گا)

ا ادی عذاب

اجتماعی عذاب

تم مجھ سے چھ . توں پ بیعت کرو

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روا ۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ا دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پس صحابہ کرام کا ایک وہ بیٹھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم مجھ سے (ان چھ باتوں پر) بیعت کرو۔

کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے۔
چوری نہیں کرو گے۔
زنا نہیں کرو گے۔
(فقر کے ڈر سے) اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے

''جان بوجھ کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے''
اور شرعی احکام میں نافرمانی نہیں کرو گے۔

مومن آدمی کو وفات کے بعد چھ چیزوں کا ثواب ملتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مومن آدمی کو وفات کے بعد جن اعمال وحسنات کا ثواب ملتا رہتا ہے ان میں سے چھ یہ ہیں:

وہ علم ہے جسے اس نے لوگوں کو سکھایا اور اس کی نشر واشاعت کی۔
نیک اولاد جسے وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔
قرآن جسے دوسروں کو سکھا کر اس کا وارث بنا گیا۔

وہ مسجد۔ مسافر خانہ جسے وہ تعمیر کرا ۔

ایسی نہر جسے وہ جاری کرا ۔

''اور وہ صدقہ جسے وہ اپنی ز ۔ گی میں صحت وتندرستی کی حا ۔ میں نکالتا رہا۔''

چھ راتیں ساٹھ سال کی رہبا سے بہتر

سید ۔ عبداللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں کہ ا ۔ راہب اپنے ۔ جے میں ساٹھ سال ۔ پ ٹھا رہا، چنانچہ ا ۔ عورت نے اس کے پہلو میں پ اؤ ڈالا تو وہ اس کے پ س نیچے ا ۔ آ ۔ اور اس کے ساتھ چھ راتیں رہا، پھر اسے سخت ۔ امت ہوئی اور وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا، پس وہ ا ۔ مسجد میں آ ۔ اور اس میں تین دن ٹھہرا رہا، کوئی چیز نہیں کھا ۔ تھا۔

پھر ا ۔ روٹی لائی گئی، اس نے اسے دو حصوں میں توڑا، ا ۔ حصہ اپنی دا ۔ جا ۔ ا ۔ مسکین کو دے د ۔ اور دوسرا حصہ اپنی ۔ جا ۔ دوسرے مسکین کو دے د ۔، پھر اللہ نے اسے فوت کر د ۔۔ چنانچہ ساٹھ سالوں کو ۔ ازو کے ا ۔ پلڑے میں رکھ د ۔ اور چھ (۔ ہ والی) راتوں کو دوسرے پلڑے میں رکھ کر وزن کیا ۔ تو راتوں کا وزن ز ۔ دہ ہو ۔، اس کے بعد

''چھ راتوں کا روٹی کے ساتھ وزن کیا ۔ تو روٹی والا پلڑا وزنی ہو ۔''

سات سے سات

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''اور اگر یوں ہو کہ زمین میں جتنے درخت ہیں (اور جو کچھ بھی ہیں) قلم ہوں اور سمندر (کا تمام پانی) سیاہی ہو (اور) اس کے بعد سات سمندر اور (سیاہی ہو جائیں) تو اللہ کی باتیں (یعنی اس کی صفتیں) ختم نہ ہوں بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔''

تمہیدی کلمات:

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جہاں پر اللہ تعالیٰ نے سات کے عدد کے ساتھ کہیں احکام و مسائل بیان کیے ہیں تو کہیں قصص و عبرت کے مناظر اور کہیں پر آئندہ رونما ہونے والے واقعات کی طرف ہی کی ہے اس طرح افہام و تفہیم کا یہ اچھوتا انداز ہے کہ کسی چیز کو شمار کر کے بیان کیا جائے آج ہم اپنے خطبہ میں سات کے عدد کے ذکر کریں گے۔

زمین و آسمان سات ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے:

''ساتوں آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں ۔ اُسی کی تسبیح کرتے ہیں اور (مخلوقات میں سے) کوئی چیز نہیں اُس کی تعریف کیساتھ تسبیح کرتی ہے لیکن تم اُن کی تسبیح کو نہیں سمجھتے بیشک وہ بُرد ۔ ر (اور) غفار ہے۔'' (بنی اسرا :۴۴)

''اور تمہارے اوپ سات مضبوط (آسمان) بنائے۔''

''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے سات آسمان کیسے اوپ تلے بنائے ہیں۔''

سات ز اور سات آسمان ہیں ہرا۔ آسمان سے دوسرے آسمان کا سفر پ نچ سو سال کی مسافت کا ہے اور ہر آسمان کی موٹ ئی پ نچ سو سال کی ہے ان کی لمبائی اور چوڑائی کا حساب و کتاب ۔ ممکن ہے، جہنم کے دروازے سات ہیں۔

ارشاد ہو ہے:

''اس کے سات دروازے ہیں ہرا۔ دروازے ے لئے ان میں جماعتیں تقسیم کر دی گئی ہیں۔''

جہنم کی ہولنا کیوں سے ہمیشہ پناہ مانگو کیو جہنم میں ا۔ کافر کی داڑھ بھی احد پہاڑ کے ۔ ا۔ ہوگی اور اس پ جہنم کا عذاب ہمیشہ ہوگا اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

چند سات چیزیں

قرآن مجید اور احاد ۔ ث میں بہت سی چیزوں کو سات کے ساتھ ذکر کیا ہے چندا۔ بطور مثال یہاں ذکر کرتے ہیں۔

سورۃ فاتحہ کو سبع مثانی کہا ہے۔

''اور ہم نے تمہیں سات (آیتیں) جو (زمیں) دہرا کر پڑھی جاتی ہیں (یعنی سورۂ الحمد) اور عظمت والا قرآن فرمایا ہے۔''

اصحاب کہف سات ہیں۔

'' (بعض لوگ) اٹکل پچو کہیں گے کہ وہ تین تھے (اور) چوتھا ان کا کتا تھا اور (بعض) کہیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا اور (بعض) کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔''

عزیز مصر کا خواب

'' (غرض وہ یوسف کے پاس آیا اور کہنے لگا) یوسف اے بڑے سچے (یوسف) ہمیں (اس خواب کی تعبیر) بتائیے کہ سات موٹی گایوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور سات سوکھے۔''

طواف کے سات چکر ہیں۔

صفا مروہ کے چکر بھی سات ہیں۔

رمی جمرات بھی سات ہیں۔

قرآن مجید کی منزلیں بھی سات ہیں۔

ہفتہ کے دن بھی سات ہیں۔

دوسروں کی زمین پر قبضہ کرنے والے کو ساتوں زمین کا طوق

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

''جو شخص زمین سے کچھ حصہ کسی سے چھین لے وہ حصہ ساتوں زمینوں کا اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔''

اروی نامی ایک عورت نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر مروان بن الحکم الاموی کی عدالت میں جھوٹا دعویٰ کر دیا کہ انھوں نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ عدالت میں سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث سنا کر فرمایا:

''اے میرے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اسے اس کی زمین میں ہلاک کر۔''

راوئ حدیث (عروہ) کہتے ہیں کہ:

وہ عورت مرنے سے پہلے اندھی ہو گئی اور پھر وہ ایک دن اپنی زمین پر چل رہی تھی کہ ایک گڑھے (کنویں) میں گر کر مر گئی۔

سات مرتبہ موسیٰ علیہ السلام اس کو پڑھتے

حضرت حسن صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمھیں وہ حدیث نہ بتلاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی مرتبہ سنی،

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کئی مرتبہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے کئی مرتبہ سنی؟

ہم نے عرض کیا کیوں نہیں، انھوں نے بیان کیا جو شخص صبح و شام کے وقت کہے:

''اے اللہ! تو نے مجھے پیدا کیا، تو نے مجھے ہدا یت کی اور تو ہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور تو ہی موت دے گا اور تو نے مجھے زندگی کر رکھی ہے۔''

پھر وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگے گا وہ اس کو فرما دے گا۔ راوی حدیث کہتے ہیں میری ملاقات عبداللہ بن سلام سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا کیا میں آپ کو وہ حدیث نہ بتلاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی دفعہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کئی دفعہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے کئی دفعہ سنی۔ انھوں نے کہا کیوں نہیں تو میں نے ان کے سامنے مذکورہ حدیث بیان کی تو انھوں نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہی کلمات اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمائے تھے وہ انھیں سات دفعہ پڑھ کر دعا کرتے تو وہ جو چیز بھی مانگتے اللہ تعالیٰ اسے کر دیتے۔

دیہاتی نے ہاتھوں پہ سات باتیں شمار کر لیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے خیر کی کوئی بات سکھائیے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا کہو:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ دیہاتی نے اپنے ہاتھ پہ انھیں شمار کیا پھر کچھ غور کے بعد واپس آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے فرمانے لگے اس بیچارے نے کچھ سوچا ہے وہ حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول!

یہ . کلمات تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں میرے لیے کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اے . و!
۱۔ . تو کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو نے سچ کہا۔
۲۔ . تو کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو نے سچ کہا۔
۳۔اور . تو کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو نے سچ کہا۔
۴۔اور . تو کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو نے سچ کہا۔
۵۔اور . تو (اے اللہ! مجھے معاف فرما دیجیے! کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے کر دیا۔
۶۔اور . تو (اے اللہ! مجھ پر رحم فرما) تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے کر دیا۔
۷۔اور . تو (اے اللہ مجھے رزق فرما) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے کر دیا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دیہاتی نے اپنے ہاتھ پر ان سات . توں کو . اور ۔

بیمار کو یہ دم سات مرتبہ کرنے سے شفا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آیا ہوا ہو اور وہ اسے دم سات مرتبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے عافیت فرما دیتے ہیں۔ وہ دم یہ ہے:

''میں عظمت والے اللہ عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اسے شفا فرمائے۔''

سات ہلاک کرنے والی چیزیں ایسود ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو: لوگوں نے کہا حضرت وہ کیا چیزیں ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ① اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ② جادو کرنا، ③ کسی کو ناحق قتل کرنا، ④ سود کھانا، ⑤ یتیم کا مال کھانا، ⑥ لڑائی (یعنی میدانِ جنگ) سے بھاگ جانا، ⑦ پاکباز مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔''

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''سود کے تہتر درجے ہیں سب سے کمتر درجہ اس گناہ کی مثل ہے کہ کوئی آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے۔''

ا۔ دوسری روا۔ ۔ میں ہے کہ آپ نے فرما۔:

''سود کا ا۔ درہم جسے جا ہوئے آدمی کھالے چھتیس مرتبہ. کاری کرنے سے بھی . ا ہے۔''

سات عجوہ کھجوروں کی. ۔

عامر بن سعد اپنے والد سے روا۔ ۔ کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ کہ:

''جو آدمی ہر صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اس دن کوئی ز ہر اور جادو اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

بچے سات سال کے ہوجا تو زکا کہو

سید. عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''اپنے بچوں کو. . وہ سات سال کے ہوجا تو زکا حکم دو، اور. . دس سال کے ہوجا (اور نہ پڑھیں) تو انہیں اس پ ماروا ورا بستر. ا. ا کردو۔''

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

''اے میرے پیارے بیٹے! نماز کی پابندی کرو''

سات سال کی عمر شعور کی عمر شروع ہو جاتی ہے اس لیے اس عمر میں وقت کی قدر اور اپنے آپ کو اچھے کاموں کی عادات ڈال لینی چاہئے' جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور دس سال کی عمر میں مؤطا امام مالک مجھے زبانی یاد تھی۔

جناب سہل بن عبداللہ تستری حفظہ اللہ کا بیان کہ میں نے چھ یا سات سال کی عمر میں مکتب جا کر اساتذہ سے قرآن مجید پڑھا اور اسے حفظ بھی کر لیا تھا۔

سات سایہ عرش پانے والے خوش نصیب

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: سات آدمی جنہیں اللہ عرش کا سایہ عطاء فرمائے گا۔

عادل حکمران

''وہ نوجوان جس نے جوانی اللہ کی عبادت میں گزاردی''

''اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے''

''اور وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھی اسی : ید پ ملے اور اسی
پ . اہوئے''

''اور وہ آدمی جس کو . و والی اور خوبصورت عورت نے . ائی کی دعوت دی
لیکن اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں''

''اور وہ آدمی جو اس قدر پوشیدہ طور پ صدقہ کرتا ہے حتی کہ . ہاتھ کو پتہ بھی
نہیں چلتا کہ دا نے کیا ' چ کیا ہے۔''

''اور وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو ید کیا اور اس کی آنکھیں رو دیں''

ساتویں دن بچے کا عقیقہ کرو

عقیقہ ایسے جانور کو کہتے ہیں جو نومولود کی پیدائش کے ساتوں روز ذبح کیا جائے بچے کی طرف سے عقیقہ کر. والدین کے لیے ضروری ہے کیو اللہ کے نبی ﷺ نے عقیقہ کرنے کا حکم دیہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے گندگی دور کرو۔''

سید ' ابو . . ہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''جاہلیت کے دور میں ہمارے کسی کے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو وہ اس کے طرف سے ایک بکری ذبح کرتا اور اس کے سر پر اس بکری کا خون لگا دیتا، اللہ تعالی نے اسلام کی نعمت سے نوازا تو ہم ایک بکری ذبح کرتے اور اس کے سر کو موڑھتے اور اس کے سر پر زعفران لگاتے۔''

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بچہ اپنے عقیقہ کے لئے رہن ہوتا ہے اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے (یعنی بھیڑ یا بکری) اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر موڑھا جائے۔''

البتہ ایک روایت جیسے شیخ الالبانی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا:

''عقیقہ کا جانور ساتویں دن ذبح کیا جائے چودھویں یا اکیسویں دن ذبح کیا جائے۔''

اکثر علماء نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسکو صحیح جامع الصغیر (۴۱۳۳) میں صحیح قرار دیا ہے۔

ساتویں روز کے بعد عقیقہ یا صدقہ؟ بھی عقیقہ کیا جائے تو عقیقہ ہی ہوگا عام صدقہ نہیں ہوگا مذکورہ حدیث میں ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال کے بعد اپنا عقیقہ کیا اس کے وجود اس پر صدقہ کا لفظ استعمال نہیں ہوا بلکہ عقیقہ کا لفظ ہی استعمال ہوا ہے۔

سات چیزیں اپناؤ، سات چیزیں چھوڑ دو

حضرت ابوعمارہ. اء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کے کرنے کا حکم دیا اور سات چیزوں سے فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا:

مریض کی عیادت کرنے کا
زجنازہ پڑھنے کا
چھینک کا جواب دینے کا
قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے کا
مظلوم کی مدد کرنے کا
دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے کا
اور سلام کو پھیلانے کا

اور ہمیں سات چیزوں سے فرمایا

سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے
چاندی کے. تنوں میں (کھانے) پینے سے
سرخ ریشمی گدوں کے استعمال سے
اور قسی (علاقہ) کے کپڑے پہننے سے
حریر ریشم پہننے سے۔
استبرق ریشم پہننے سے۔
اور دیباج ریشم کے پہننے سے۔

ا ی کے . لے میں سات سو

ابو مسعودt بیان کرتے ہیں کہ:

''ا ی شخص رسول اللہ ﷺ کے پ س لگام لگی او ٹ لا ی اور کہا یہ جہاد کے لیے قبول کر لیجیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرما ی: اس او ٹ کے . لے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمھیں سات سو او نٹنیاں فرمائے گا جو . لگام والی ہوں گی۔''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو سات نصیحتیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے سات . توں کا حکم د ی ہے:

''مسکینوں سے محبت ر ' اور ان کے ساتھ ی ' اٹھنے کا اور د نیوی امور میں اپنے سے کم در جے کے لوگوں کو د یکھنے کا اور اپنے سے . ڑھے ہوؤں کو نہ د یکھنے کا اور صلہ رحمی کرتے رہنے کا گو دوسرے نہ کرتے ہوں' اور کسی سے کچھ بھی نہ مانگنے کا' اور حق . ت بیان کرنے کا گو وہ . کو ڑ وی لگے اور د ین کے معا ت میں کسی مت کرنے والے کی مت سے نہ ڈر نے کا اور بکثرت لاحول ولاقوۃ الا . للہ پ ھنے کا' کیو یہ کلمہ عرش کے نیچے کا ' انہ ہے۔''

;

سات قسم کے لوگ شہید ہیں

حضرت جا. بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔: راہ فی سبیل اللہ میں شہید ہونے والوں کے علاوہ بھی سات قسم کے لوگ شہید ہیں

طاعون میں ہلاک ہونے والا شہید ہے۔

ڈوب کر مرنے والا شہید ہے۔

پہلو کے درد سے مرنے والا شہید ہے۔

پیٹ کی بیماری میں ہلاک ہونے والا شہید ہے

جل کر مرنے والا شہید ہے۔

''دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے''

''دوران حمل فوت ہونے والی عورت شہید ہے''

کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

جناب ۔فع صلی اللہ علیہ وسلم روا۔ ۔ کرتے ہیں کہ سید۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت ۔ کھا۔ نہیں کھا۔ کرتے تھے۔ ۔ ۔ کوئی مسکین شخص ان کے ساتھ کھانے میں نہیں شر۔ ہوتا تھا۔ ا۔ روز میں ا۔ مسکین کو بلا کر لا۔۔ وہ ان کے ساتھ کھانے لگا اور اس نے بہت کھا۔۔ سید۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے خادم (۔فع) سے کہا اب اس کو میرے پ۔س نہ لا۔ کیوں کہ میں نے نبی رضی اللہ عنہم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا:

''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔'' (یعنی خوب پیٹ بھر کے کھانا کھاتا ہے۔)

آٹھ سے آٹھ

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''اورفرشتے اس کے کناروں پ (ا آ گے)اورتمہارے پ وردگار کے عرش کواس روز آٹھ فرشتے اپنے سروں پ اٹھائے ہوں گے۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ جمعہ میں ہم ۸ کے عدد پ ت کریں گے اور وہ مسائل وواقعات شریعت نے اس عدد کے ساتھ ہم ت پہنچائے ہیں ان کا ذکر کریں گے۔ان شاءاللہ تعالیٰ

اللہ کے عرش کواٹھانے والے آٹھ فرشتے

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''اورفرشتے اس کے کناروں پ (ا آ گے)اورتمہارے پ وردگار کے عرش کواس روز آٹھ فرشتے اپنے سروں پ اٹھائے ہوں گے۔''

سید جا بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما:

''مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں اللہ کے فرشتوں میں سے جو اللہ کا عرش اٹھانے والے ہیں ان میں سے ایک کا ذکر کروں' اس کے کان کی لو سے کندھے تک کا فاصلہ اتنا طویل ہے جتنی سات سو سال کی مسافت ہوتی ہے''

آٹھ جانور (حلال) اور قربانی والے

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

اورام (چوپایوں) میں سے بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین سے لگے ہوئے۔ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمھیں رزق دیا اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو، یقیناً وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔ آٹھ اقسام، بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو، کہہ دیجئے! کیا اس نے دونوں حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جس پر دونوں ماداؤں کے رحم لپٹے ہوئے ہیں؟ مجھے کسی علم کے ساتھ بتاؤ، اگر تم سچے ہو۔ اور اونٹ میں سے دو اور

گائیوں میں سے دو، کہہ دیجئے! کیا اس نے دونوں حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جس پر دونوں ماداؤں کے رحم پڑ ہوئے ہیں؟۔۔الخ (الانعام: ۱۴۴-۱۴۲))

اس آیت مبارکہ میں آٹھ قسم کے حلال جانوروں کا ذکر ہوا ہے نیز ان آٹھ جانوروں (بکری مادہ، بھیڑ مادہ، اونٹ مادہ، گائے مادہ) کے علاوہ دیگر حلال جانور (پالتو ہوں یا غیر پالتو) کی قربانی کتاب و سنت سے ثابت نہیں۔ لہٰذا قربانی ان جانوروں کی دی جائے جن کی قربانی رسول اللہ ﷺ کے قول و عمل و تقریر سے ثابت ہے۔

قوم عاد پر آٹھ دن مسلسل عذاب آیا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اللہ نے عاد کو سات رات اور آٹھ دن لگاتار ان پر (عذاب) لائے رکھا تو (اے مخاطب!) تو لوگوں کو اس میں (اس طرح) ڈھیر (اور مرے) پڑے دیکھے جیسے کھجوروں کے کھوکھلے تنے۔''

جنت کے آٹھ دروازے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنت میں آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام ریان ہے جس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔''

.ۃ کے دروازوں کی چوڑائی بیان کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے .ۃ کی چو ٹ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر (بحرین کے شہر کا م) کے درمیان ہے یا جتنا مکہ اور بصری (شام کا شہر) کے درمیان ہے۔''

نوٹ: مکہ اور ہجر کا درمیانی فاصلہ ۱۱۶۰ کلو اور مکہ اور بصری کا درمیانی فاصلہ ۱۲۵۰ کلو ٹ ہے۔یعنی .ۃ کے دروازوں کی چوڑائی ساڑھے بارہ سو کلو ٹ کے .ا. ہے۔

.ۃ کے آٹھوں دروازوں سے داخل ہونے کی اجازت کون.....؟

سید. ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے روا یت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے کسی چیز کا جوڑ اللہ کی راہ میں. چ کیا تو اسے .ۃ کے دروازوں سے بلا یا جائے گا ،اور .ۃ کے آٹھ دروازے ہیں ،جو شخص ز ہوگا اسے .ب الصلوۃ سے پکارا جائے گا ، جو مجاہد ہوگا اسے .ب الجہاد سے پکارا جائے گا ، جو اہل صدقہ میں

سے ہوگا اسے ۔ب الصدقہ سے پکارا جائے گا، جو روزے دار ہوگا اسے ۔ب الریان سے پکارا جائے گا۔''

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''ویسے ضروری تو نہیں کہ کسی کو ان دروازوں سے بلایا جائے، پھر بھی کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے دعوت دی جائے گی؟

آپ نے فرمایا: ''ہاں میں امید کرتا ہوں کہ آپ انہیں میں ہوں گے۔''

e e

اچھی طرح وضو کرنے والے آٹھوں دروازوں سے جانے کا حق رکھتا ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر کہے

(یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) اس کے لیے ۔ت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔''

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا پھر یہ کہا:

''تو اس کے لیے . ·· کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جا گے کہ وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔''

صفات حسنہ والی خاتون کو بھی اعزاز

حضرت ابو ہر یہ ضی اللہ عنہ سے روا ۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما : ان چار کاموں کی پ بندی کرنے والی عورت . ·· کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی۔

. . عورت پ نج زیں ادا کرے۔

اور ماہ رمضان کے روزے رکھے۔

اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔

اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے۔

اس حد ۔ ث میں چار اعمال کرنے والی خواتین کے لیے . ·· کے آٹھواں دروازوں سے داخلے کی اجازت کا بیان ہے۔ وہ اعمال یہ ہے:

ا..... زکی پ بندی

اور قرآن مجید میں خواتین کو خصوصی زکی تلقین کا حکم ہے ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اوراپنے گھر والوں (بیویوں) کو زکا حکم دو۔''

مومن خواتین کی صفت اللہ تعالیٰ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''اور زپڑھتی رہواور زکوٰۃ دیتی رہواور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔''

۲.....رمضان کے روزے

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! د کی خاتون افضل ۔۔۔ کی حور؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''د کی خاتون کو ۔۔۔ کی حور پر وہی فضیلت حاصل ہوگی جوا۔ ے (۔ ہر والے کپڑے) کو استر (ا۔ روالے کپڑے) پر حاصل ہوتی ہے۔'' میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ان کی زیں، روزے اور دوسری عبادتیں، جو انھوں نے اللہ عزوجل کے لیے کیں۔''

۳.....عزت وعفت کی حفاظت

مومنہ خاتون کی صفت اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی کہ وہ

''حفاظت کرتیں ہیں (اپنی عزت اور خاو۔ وں کے مال کی) اس کی غیر موجودگی

میں‘‘

۴.....شوہر کی تابعداری

مومنہ خاتون کی صفت اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی:

’’پس نیک اور شوہروں کی فرمانبردار‘‘

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا:

’’کون سی عورت سے بہتر ہے..؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’ایسی عورت کہ اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کردے وہ اسے کسی کام کا حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اس کی جان و مال کے حوالے سے اس کا شوہر جس چیز کو ناپسند کرتا ہو اس میں اس کی مخالفت نہ کرے۔‘‘

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جنتی عورتوں میں سے وہ عورت بھی ہے جو محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے

والی ، ہمدرد (جس پ ظلم کیا جائے (اس کے . وجود وہ اپنے شوہر کو) کہے میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے، میں اس وقت سوؤں گی نہیں یہاں ت کہ تو راضی نہ ہو جائے ۔''

تین . لغ بچوں کی وفات پ صبر کرنے والا شخص

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

''جس مسلمان کے تین . لغ بچے فوت ہو جا (اور وہ صبر کرے) تو وہ بچے اسے . ت کے آٹھوں دروازوں پ ملیں گے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا ۔''

یہ تو اس مرد کے لیے ہے جس کے تین بچے فوت ہو جا لیکن وہ عورت جس کے تین بچے فوت ہوئے عورت کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے . ت کا وعدہ کیا ہے
حضرت ابوسعید . ری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

''جس کی تین بیٹیاں ۔ تین بہنیں ہوں ۔ دو بیٹیاں ۔ دو بہنیں ہوں اور وہ ا ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے حقوق ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرت ہے تو اس کے لیے . ت ہے ۔''

ا ۔ دوسری روا ۔ ۔ میں ہے آپ رضی اللہ عنہم نے فرما ۔:

''جس نے تین بیٹیوں کی پ ورش کی انھیں ادب سکھا ۔ ان کی شاد ۔ یں کیں اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو اس کے لیے . ۔ ۔ ہے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما ۔:

''جس شخص کو بچیوں کی وجہ سے کسی آز مائش میں مبتلا کیا ۔ ۔ تو بچیاں اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کے لیے آڑ بن جا گی۔''

جوڑا ٰ چ کرنے والا

حضرت ابو ہر ۔ یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما ۔:

''جس شخص نے کسی چیز کا جوڑا (یعنی دو کپڑے، دو گھوڑے وغیرہ) اللہ کی راہ میں ٰ چ کیا تو اسے (. ۔ ۔ میں داخلے کے لیے) . ۔ ۔ کے تمام دروازوں سے بلا ۔ جائے گا۔ اور . ۔ ۔ کے آٹھ دروازے ہیں۔''

حد ۔ ث قدسی ہے:

''اے ابن آدم! (میری راہ میں) خرچ کر، میں بھی تجھ پر خرچ کروں گا۔''

اس کے برعکس جو شخص مال خرچ نہیں کرتا بلکہ گن گن کر جمع کرتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کو گن گن کر ہی دیتے ہیں۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''صدقہ و خیرات کو مت روکو، ورنہ (اللہ کی طرف سے) تمہارا رزق بھی روک دیا جائے گا۔''

یاد رکھو..! اللہ کی راہ میں دیا ہوا مال تو اللہ کو قرض دیا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ ضرور ضرور لوٹائیں گے۔

شکرانہ کی آٹھ رکعات

ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز ان کے گھر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں میں نے اس سے ہلکی نماز کبھی نہیں دیکھی البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع وسجود مکمل فرماتے تھے''

① یہ زرسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پ اللہ تعالیٰ کے سامنے شکرانے کے طور پ ادا کی تھی۔

② معلوم ہوا کہ فتح و ت کے بعد رب کے حضور سجدر ہو ی ہے۔

❸ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ یہ آٹھ رکعات زاشراق تھیں۔

نو سے نو

ارشاد ِ ری تعالیٰ ہے:

''اور اس شہر میں نو (جتھے دار آدمی یعنی) سرغنے تھے جو ملک میں تخر ِ یب کاریاں ہی کرتے تھے اصلاح کا کوئی کام نہ کرتے تھے۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں نو کے عدد کو موضوع بحث بنا گے' دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ' سنانے اور سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

قوم صالح کے نو سرغنے

قوم ثمود کے شہر کا معروف ' م حجر ہے۔ سورۂ حجر کا ' م اسی شہر کے ' م پ ہے۔ یہ مکہ سے شام جاتے ہوئے راستے پ پ ہے۔' قوم ثمود کے شہر حجر میں نو آدمی ایسے تھے جو پوری قوم کو ' اب کرتے تھے اور صالح علیہ السلام کی تکذ ِ یب پ لوگوں کو ابھارتے تھے۔ انھی کی سفارش کے نتیجہ میں قدار بن سالف نے، جو ان میں سے ا ِ تھا، صالح علیہ السلام کی او ٹ ' کو ہلاک کر ِ دیا اور خود انھیں بھی رات کے وقت قتل کر دینے کی سازش کی اور اللہ کے ' م کی قسم کھائی کہ ہم ِ مل کر صالح اور اس کے ماننے والوں کو قتل کر کے ان کے رشتہ داروں سے کہہ دیں گے کہ ان کے قتل کیے جانے کی ہمیں کوئی خبر نہیں ہے اور ہم اپنی ِ ت میں سچے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انھوں نے ہمارے نبی اور ان کے پیروکاروں کے قتل کی سازش کی اور ہم انھیں اس طرح کشاں کشاں ان کے مقتل کی طرف لے گئے۔ چنانچہ اے میرے نبی! ان کی سازش ان کے گلے کا پھندا بن گئی اور ہم نے ان تمام کو ان کے ظلم و کفر کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور اب ان کے مکانات خالی اور کھنڈر پڑے ہیں، کوئی نہیں جو انھیں آباد کرے۔ بیشک سمجھ دار لوگوں کے لیے ان کے اس واقعہ میں بڑی عبرتیں ہیں۔ اس کے مقابلے میں جو لوگ صالح علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے اور تقویٰ کی راہ اختیار کی تھی، ہم نے انھیں اس عذاب سے بچا لیا۔

اور فرمایا

''اس کی قوم میں سے ان سرداروں نے جو بڑے بنے ہوئے تھے، ان لوگوں سے کہا جو کمزور گنے جاتے تھے، ان میں سے انھیں کہا جو ایمان لے آئے تھے، کیا تم جانتے ہو کہ واقعی صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجا ہوا ہے؟ انھوں نے کہا بیشک ہم جو کچھ دے کر اسے بھیجا گیا ہے اس پر ایمان لانے والے ہیں۔ وہ لوگ جو بڑے بنے ہوئے تھے، انھوں نے کہا بیشک ہم جس پر تم ایمان لائے ہو، اس کے منکر ہیں''

سورہ شمس میں اللہ تعالیٰ نے اس بدبخت کا تذکرہ کیا ہے جس نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور جس نے اسے خاک میں وہ خسارے میں رہا' (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے .. (پیغمبر کو) جھٹلایا'. . ان میں سے ایک نہایت . بخت اٹھا' تو اللہ کے پیغمبر (صالح) نے ان سے کہا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری سے خبردار رہو' انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو اللہ نے ان کے گناہ کے .. ان پر عذاب نازل کیا اور . کو ہلاک کر کے . ایسا کر دیا' اور اس کو ان کے . لانے کا کچھ بھی ڈر نہیں''

بعض لوگ اس قصے کی وجہ سے نو (۹) کے عدد کو منحوس سمجھتے ہیں، حالانکہ ایسی بات شگونی سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''نہ (کوئی) چھوت (کی بیماری) ہے، نہ ہامہ ہے، نہ پروں (یا کسی بھی چیز) سے شگون لینا (کوئی حقیقت رکھتا) ہے، نہ صفر (کوئی بیماری یا نحوست والا مہینہ ہے اور نہ اِس کی کسی اور مہینہ کے ساتھ تبدیلی) ہے''

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''. شگونی کرنے والا یا جس کے لیے . شگونی کی گئی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''جس کو. شگونی نے اس کے کام سے روک دیا اس نے شرک کیا''

نو ذوالحجہ اور اس کے روزے کی فضلیت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کے سوا کوئی اور دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ اس کثرت سے بندوں کو (جہنم کی) آگ سے آزاد کرتا ہو۔ اس روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان (حاجیوں) کی وجہ سے فخر کرتا اور فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ (یعنی اپنی دنیوی ضروریت کے وجود مجھ سے صرف اپنی بخشش کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔''

یوم عرفہ قبولیت دعا کا دن ہے۔ اس کی بہترین دعا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی وہ یہ ہے، اسے کثرت سے پڑھیں۔

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود. حق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص نے ان سے کہا

''اے امیر المومنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اسکے یوم نزول کو عید بنا لیتے''

انہوں نے دریافت کیا:
کون سی آیت...؟اس نے کہا۔

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا''
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جس دن اور جس جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ (آیت) نازل ہوئی ہم اس سے آگاہ ہیں۔ جمعہ کا دن تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں کھڑے تھے''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کے نویں تاریخ، یوم عاشورا اور ہر مہینے تین دن اور ہر ماہ کے سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہ دور کر دیتا ہے''

رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت صحیح نو ربیع الاول ہے

نبی کریم ﷺ کی صحیح تاریخ ولادت ۹ سعادت ۱۲ ربیع الاول نہیں بلکہ صحیح روایت کی رو سے آپ کی پیدائش کا دن سوموار اور ۹ ربیع الاول ہے' ولادت کے بعد آپ ﷺ کی والدہ نے عبد المطلب کے پاس پوتے کی خوشی بھجوائی۔ وہ شاداں وفرحاں تشریف لائے اور آپ ﷺ کو خانہ کعبہ میں لے جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اسکا شکر ادا کیا اور آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ تجویز کیا۔ یہ نام عرب میں غیر معروف تھا۔

کیا تیرے لیے نو روزے ہر مہینے میں کافی نہیں۔؟

ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ رضی اللہ عنہم کے سامنے میرے (کثرت) روزوں کا ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہم میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے کھجور کے پتوں سے بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ آپ کے لیے رکھا۔

''آپ ﷺ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان ہو گیا۔''

آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''کیا تمھارے لیے ہر ماہ سے تین دن (کا روزہ رکھنا) کافی نہیں۔''

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (یہ از راہ ادب تھا یعنی مجھے کافی نہیں)

آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ''پانچ''

میں نے عرض کیا: یرسول اللہ!

آپ رضی اللہ عنہم نے پھر فرمایا: ''سات''

میں نے عرض کیا: یرسول اللہ!

آپ رضی اللہ عنہم نے پھر فرمایا: ''نو''

میں نے عرض کیا: یرسول اللہ!

آپ رضی اللہ عنہم نے پھر فرمایا: ''یرہ''

میں نے عرض کیا: یرسول اللہ!

تو نبی کریم رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''داود علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں، آدھے زمانے کے (روزے) ایک دن کا روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔''

یعنی داود علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی عموماً شکایتیں آتیں تھی کہ وہ روزے زیادہ رکھتے ہیں، تہجد زیادہ پڑھتے ہیں، قرآن بہت زیادہ پڑھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتدال اختیار کرنے کا حکم دیتا تھا۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں کتنے دنوں میں قرآن پڑھوں؟

آپ نے فرمایا: ''ایک مہینہ میں۔''

انہوں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔

ابوموسیٰ نے یہ جملہ ۔ ر ۔ رد ہرا یا، یعنی انہوں نے اس مدت میں کمی چاہی۔
۔ لآ ٓ آپ نے فرما یا: ''سات دنوں میں پڑھو۔''
انہوں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ طاقت ر ت ہوں۔
آپ نے فرما یا:
''جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے اسے سمجھا ہی نہیں۔''

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ:

:

''کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور پھر دن میں روزے ر ت ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں حضور میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا کہ لیکن اَ تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں (بیداری کی وجہ سے) بیٹھ جا گی اور تیری جان ۔ تواں ہو جائے گی۔ یہ جان لو کہ تم پ تمہارے کا بھی حق ہے اور بیوی بچوں کا بھی۔ اس لیے کبھی روزہ بھی رکھو اور کبھی بلا روزے کے بھی رہو، عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی''

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے نو کے نو بیٹے حافظ قرآن تھے

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بتلایا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بچہ بیمار ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اس کا انتقال بھی ہوا۔ اس وقت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر میں موجود نہ تھے۔ ان کی بیوی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) نے دیکھا کہ بچے کا انتقال ہوا تو انہوں نے کچھ کھانا تیار کیا اور بچے کو گھر کے ایک کونے میں لٹا دیا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے پوچھا کہ بچے کی طبیعت کیسی ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اسے آرام ملا ہے اور میرا خیال ہے کہ اب وہ آرام ہی کر رہا ہوگا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہیں۔ (اب بچہ اچھا ہے) پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری اور صبح ہوئی تو غسل کیا لیکن ہر جانے کا ارادہ کیا تو بیوی (ام سلیم) نے اطلاع دی کہ بچے کا انتقال ہو چکا ہے۔ پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ سے ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حال بیان کیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اس رات میں برکت فرمائے گا''۔ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ انصار کے ایک شخص نے بتایا کہ میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی انہیں بیوی سے نو بیٹے دیکھے جو سب کے سب قرآن کے عالم تھے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا، وہ باہر گئے ہوئے تھے کہ وہ لڑکا فوت ہوا۔ وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے پوچھا کہ میرا بچہ کیسا ہے؟ ان کی بیوی اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اب پہلے کی نسبت اس کو آرام ہے (یہ موت کی طرف اشارہ تھا)۔ پھر اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا شام کا کھانا ان کے پاس لائیں تو انہوں نے کھایا۔ اس کے بعد اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے صحبت کی۔ فارغ ہوئے تو اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جاؤ

بچہ کو دفن کر دو۔ پھر صبح کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ:

کیا تم نے رات کو اپنی بیوی سے صحبت کی تھی۔
ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ہاں''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی:

''اے اللہ! ان دونوں کو۔ ۔ ۔ دے''۔
اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر اس نے ایسے بچے کو جنم دیا تو ابوطلحہ نے مجھ سے کہا کہ اس بچہ کو اُٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا اور پھر خود بھی ساتھ تشریف لے آئے اور اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے بچے کے ساتھ چند کھجوریں بھی لے لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو اٹھا لیا اور دریافت کیا کہ اس کے ساتھ کچھ ہے؟ انہوں نے کہا کہ کھجوریں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو لے کر چبایا پھر اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں ڈال کر اسے گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

دس سے دس

ارشار. ری تعالیٰ ہے:

’’جو کوئی (اللہ کے حضور) نیکی لے کر آئے گا اُس کو ویسی دس نیکیاں ملیں گی اور جو بُرائی لائے گا اُسے سزا ویسی ہی ملے گی اور ان پ ظلم نہیں کیا جائے گا۔‘‘

تمہیدی کلمات

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو نیکی کرے گا اس دس ٠ ہ ز یدہ ا. ملے گا اور جو. ائی کرے گا اسے ویسا ہی ملے گا یا اسے معاف کردوں گا اور جو مجھ سے ا یہ . لشت قر یہ . ہوگا میں اس سے دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے . ا. قر یہ . ہوں گے اور جو میری طرف چل کر آئے گا میں اس کی طرف دو ڑ کر آؤں گا۔

آج کے خطبہ میں ہم دس کے عدد کے متعلق گفتگو کریں گے اللہ تعالیٰ ہمیں ٠ سنانے اوع سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے کا ا.

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم رضی اللہ عنہم نے فرما یہ:

''جس شخص نے (سورۃ اخلاص) دس مرتبہ پڑھی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے . ۔ ۔ میں ا ۔ گھر بنا دے گا۔''

ا ۔ دوسری روا ۔ ۔ کے یہ الفاظ ہیں:

''جس شخص نے سورۃ اخلاص دس مرتبہ پڑھی یہاں ۔ کہ اسے ختم کر د ۔ (یعنی مکمل پڑھی) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے . ۔ ۔ میں ا ۔ محل بنا دیں گے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔:

''کیا تم میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ قرآن کا ا ۔ تہائی حصہ ا ۔ رات میں پڑھا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ عمل . ٹ امشکل معلوم ہوا اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون اس کی طاقت ر ۔ ہے؟ اس پ آپ ﷺ نے فرما ۔: سورۃ اخلاص قرآن مجید کا ا ۔ تہائی حصہ ہے (یعنی جو تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے گا اسے پورا قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا)''

۱۰محرم کا روزہ ر ۔ کا ثواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روا ۔ ت میں ہے کہ: ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس محرم کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ ر ۔ کا حکم بھی د ۔ تو لوگوں نے کہا یقیناً یہود و ر ی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ (اس لیے روزہ ر ت ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''آئندہ سال ان شاء اللہ ہم نو محرم کا روزہ رکھیں گے''

لیکن آئندہ سال (اس دن) سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس د کو چھوڑ گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''اَ میں آئندہ سال ۔ ز ۔ ہ رہا تو ان شاء اللہ نو محرم کو روزہ رکھوں ا اس سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں مجھ سے یوم عاشوراء کی (فضیلت) فوت نہ ہو جائے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''اللہ تعالیٰ یوم عاشورا (دس محرم) کے روزے کے عوض گذشتہ سال کے ۔ ہ معاف فرما دیں گے''

۱۰ آیتوں کی تلاوت کرنے والا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے دس آیتوں کے ساتھ قیام کیا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا اور جس نے سو آیت کے ساتھ قیام کیا وہ قنوت (عبادت گزاروں) میں لکھا جاتا ہے اور جس نے ہزار آیتیں پڑھیں وہ (نیکیوں کے) ڈھانے جمع کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

ایک حرف قرآن کا پڑھنے پر دس نیکیاں

حضرت فضالہ بن عبید اور تمیم داری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے رات کو دس آیت پڑھیں اس کے لیے غافلہ نہ لکھا جاتا ہے اور وہ غافلہ نہ اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔''

روز قیامت ہوگا تو تمھارے رب عزوجل فرمائے گا پڑھ اور ہر آیت کے ساتھ ایک درجہ اوپر چڑھ جاؤ۔

یہاں کہ وہ اپنے پاس موجود آخری آیت پر پہنچے گا تو اللہ عزوجل اس بندے سے فرمائے گا: لے لو

وہ بندہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہے گا: اے رب! آپ زیادہ جانتے ہیں (میں کیا لوں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس دائیں کے ساتھ دائیں اور اس بائیں کے ساتھ اس کی نعمتیں لے لو۔

سورہ کہف کی دس آیت حفظ کرنے والا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس آدمی نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیت حفظ کیں وہ دجال سے بچالیا جائے گا۔''

دجال کا فتنہ بڑا ہی سخت فتنہ ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں اور نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگا کرتے تھے اور دوسروں کو اس سے پناہ طلب کرنے کا کہا کرتے تھے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے یوم کے روز سورۃ الکہف کی تلاوت کی اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور چمکتا رہتا ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے یوم کے روز سورۃ الکہف کی تلاوت کی تو اس کے اور ۔۔ اللہ کے درمیان نور روشن ہو جاتا ہے۔''

سابقہ روا۔۔ میں ذکر ہے کہ سورۃ کہف کی دس آیت حفظ کرنے والے کو دجال کے فتنہ سے بچایا جائے گا۔ ابوداود شریف کی روا۔۔ میں پڑھنے والے کو بھی یہی ۔ادی جائے گی کا ذکر ہے جبکہ وہ آ ٰ ی دس آیت ہیں۔

سید ٗ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''جس آدمی نے سورۃ الکہف کی آ ٰ ی دس آیت کی تلاوت کی وہ دجال سے بچا لیا جائے گا۔''

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ا۔ دن دجال کا ذکر فرما۔ تو اس ذکر میں ا۔ ۔ت آپ نے یہ فرمائی:

''تم میں سے جو بھی اسے پ لے تو وہ اس پ سورۃ الکہف کی ابتدائی (دس) آیت پڑھے۔''

حضرت ۔اء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''ا۔ شخص سورۃ کہف پڑھ رہا تھا۔''

اس کے پس اس کا گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا پس اس شخص کو ایک دل نے ڈھانپ لیا وہ دل اس کے قریب ہو رہا تھا اور اس کا گھوڑا دل کو دیکھ کر کہنے لگا۔ پس صبح ہوئی تو وہ نبی کریم ﷺ سے ذکر کرنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ اطمینان وسکون تھی جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے نازل ہو رہی تھی۔''

کلمہ توحید دس دفعہ پڑھنے کا ثواب

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جس شخص نے یہ دعا دس دفعہ پڑھی

گویا اس نے اولاد

اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کیے۔''

دس مرتبہ درود پڑھنے کا ثواب

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے صبح وشام مجھ پر دس دس دفعہ درود پڑھا تو اس کو روز قیامت میری شفاعت حاصل ہوگی۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

))

((

''جو شخص مجھ پ ا ر درود بھیجتا ہے تو اس پ اللہ اس کے ل ے میں دس رحمتیں کرتا ہے، اسکی دس غلطیاں معاف کر دی جاتیں ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں''

e]

موسیٰ علیہ السلام نے دس سال بکریاں پ ا

ارشاد ہوتا ہے:

''اور ل مدیَن کے پ انی (کے مقام) پ پہنچے تو دیکھا کہ وہاں لوگ جمع ہو رہے ہیں

(اور اپنے چوپیوں کو) پانی پلا رہے ہیں اور ان کے ایک طرف دو عورتیں (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں موسیٰ نے (ان سے) کہا تمہارا کیا کام ہے؟ وہ بولیں کہ ہم پانی نہیں پلاتیں جب تک یہ چرواہے (اپنے چوپیوں کو) لے نہ جائیں اور ہمارے والد بڑی عمر کے بوڑھے ہیں۔ تو موسیٰ نے ان کیلئے (بکریوں کو) پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف چلے گئے اور کہنے لگے کہ الٰہی! میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے (تھوڑی دیر کے بعد) ان میں سے ایک عورت جو شرماتی اور لجاتی چلی آتی تھی موسیٰ کے پاس آئی (اور) کہنے لگی کہ تم کو میرے والد بلاتے ہیں کہ تم نے جو ہمارے لئے پانی پلایا تھا اُس کی تمہیں اُجرت دیں۔ وہ اُن کے پاس گئے اور اُن سے (اپنا) ماجرا بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ کچھ خوف نہ کرو تم ظالم لوگوں سے بچ آئے ہو۔ ایک لڑکی بولی کہ ابا ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ بہتر نوکر جو آپ رکھیں وہ ہے (جو) توانا اور امانتدار (ہو) انہوں نے (موسیٰ سے) کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو تم سے بیاہ دوں اس (عہد) پر کہ تم آٹھ برس میری نوکری کرو اور اگر دس سال پورے کر دو تو وہ تمہاری طرف سے (احسان) ہے۔ اور میں تم پر تکلیف ڈالنی نہیں چاہتا تم مجھے ان شاء اللہ نیک لوگوں میں پاؤ گے، موسیٰ نے کہا کہ مجھ میں اور آپ میں یہ (عہد پختہ ہوا) میں جو مدت (چاہوں) پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو اور ہم جو معاہدہ کرتے ہیں اللہ اس پر گواہ ہے۔''

جو دس لوگوں پر امیر بنایا وہ.....!

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص دس یا دس سے زائد افراد کے معاملات کا ذمہ دار بنایا گیا قیامت کے روز وہ

اللہ تعالیٰ کے حضور اس حا ۔ میں حاضر ہوگا کہ اس کے ہاتھ َ دن کے ساتھ طوق کی ما بندھے ہوں گے ۔ تو اس کا نیک طرز عمل سا ے چھڑا لے گا ۔ اس کے َ ۔ ہ اسے ہلا ک کر ڈالیں گے ۔''

دس دن کے َ ۔ ہ معاف

حضرت ابو ہر ۔ ہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''جو جمعہ کے دن غسل کرے پھر جمعہ کے لیے آئے اور جتنی اس کے مقدر میں ہو ز پڑھے پھر خاموشی سے اس وقت ۔ بیٹھا رہے ۔ ۔ ۔ امام خطبے سے فارغ نہ ہو، پھر امام کے ساتھ فرض ز ادا کرے تو اس کے دونوں جمعوں کے درمیانی َ ۔ ہ معاف کر دیئے جا گے بلکہ مز ۔ تین دن کے اور بھی ۔''

دوسری روا ۔ ۔ کے الفاظ اس طرح ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''جو شخص جمعہ کو نہائے اور جس قدر ۔ کی حاصل ہو سکے کرے پھر تیل ۔ اپنے گھر سے خوشبو لگائے اور مسجد کو جائے دو آدمیوں کے درمیان راستہ نہ بنائے پھر جو

اس کے مقدر میں زہے پڑھے، پھر دوران خطبہ خاموش رہے تو اس کے گذشتہ جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

دس مرتبہ شہادت کی تمنا شہید کرے گا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنت میں پہنچ جانے والا کوئی ایسا شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو دوبارہ میں واپس آنا اور دنیا کی کسی چیز کو حاصل کرنا پسند کرے گا۔ سوائے شہید کے وہ تمنا کرے گا کہ دنیا میں لوٹ جائے اور دس بار (یعنی دسیوں بار) اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے کیونکہ وہ شہادت کی قدر و قیمت اور اس کی خوبیاں دیکھ چکا ہوگا۔''

عشرہ مبشرہ

دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے یعنی وہ دس صحابہ رضی اللہ عنہم جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جنت کی بشارت سنائی تھی جیسا کہ حدیث میں ہے جناب عبدالرحمٰن بن الاخنس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ فرماتے تھے:

''دس اشخاص جنتی ہیں، نبی ﷺ . ۔ میں ہیں، بوبکر . ۔ میں ہیں، عمر . ۔ میں ہیں
، عثمان . ۔ میں ہیں، علی . ۔ میں ہیں، طلحہ . ۔ میں ہیں، زبیر بن عوام . ۔ میں
ہیں، سعد بن مالک . ۔ میں ہیں رضی اللہ عنہم۔''

اَ میں چاہوں تو دسویں کا م بھی لے سکتا ہوں لوگوں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا وہ سعید بن زی رضی اللہ عنہ ہیں۔

دس لاکھ نیکیوں والا عمل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جو شخص . زار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے

''اللہ کے سوا کوئی معبود . حق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شری نہیں، . دشاہی بھی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی ہی کے لائق ہیں وہی زہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، وہ ہمیشہ زہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پ قدرت ر ۔ والا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس لاکھ . ائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے۔

آ ٔ ی جنتی کو اس د سے دس َ ٔ وسیع مملکت کی جائے گی

. سے آ ٔ میں . ٔ ۔ میں داخل ہونے والے جنتی کو اس د سے دس َ ٔ وسیع مملکت کی جائے گی۔ ذرا ا ٔ ازہ کریں کہ یہ د فانی کس قدر وسیع معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے دس َ ٔ . سے آ ٔ ی جنتی کو ملے گی۔

سید ٔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ٔ یا:

''جہنم سے . سے آ ٔ میں ٔ ٔ والے آدمی کو میں پہچا ہوں وہ شخص کولہوں کے بل گھسٹتا ہوا جائے گا تو دیکھے گا کہ . لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پ قبضہ جما رکھا ہے شا ٔ یا میرے لیے کوئی جگہ . ق نہیں رہی تو اس سے پوچھا جائے گا۔ تمھیں وہ وقت ٔ یاد ہے . . تم جہنم میں تھے؟ عرض کرے گا: ہاں ٔ یاد ہے۔ چنانچہ اسے کہا جائے گا۔ ''خواہش کرو تمھیں . ٔ ۔ میں کتنی جگہ چاہیے؟ چنانچہ وہ خواہش کرے گا پھر اسے کہا جائے گا تیرے لیے تیری خواہش کے مطابق . ٔ ۔ میں جگہ ہے اور دس د ؤں کے . ا. مز ٔ یا بھی تمھارے لیے جگہ ہے۔ وہ شخص

عرض کرے گا: اے اللہ! تو بادشاہ ہو کر میرے ساتھ مذاق کرتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ ارشاد فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں آنے لگیں۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے رب العالمین سے دریافت کیا'' ادنیٰ میں ادنیٰ سے کم مرتبے والے کو کیا ملے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: '' ادنیٰ سے ادنیٰ حقدار ادنیٰ میں داخل کر دیے جائیں گے تو جو آدمی سب سے آخر میں آئے گا اس سے کہا جائے گا: ادنیٰ میں داخل ہو جاؤ۔'' وہ عرض کرے گا: اے پروردگار میں کہاں جاؤں سارے لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پکڑ لیا ہے اور اپنا اپنا حق وصول کر چکے ہیں۔ اس سے پوچھا جائے گا۔

''جس قدر کسی بادشاہ کے پاس علاقہ ہوا اس قدر تجھے ادنیٰ میں جگہ مل جائے کیا تم اس پر راضی ہو۔ وہ کہے گا: پروردگار! میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس بادشاہ کی حکومت جتنا تیرا ادنیٰ میں حصہ ہے اور سن! اتنا ہی اور بھی..... اتنا ہی پھر اور..... اس کے بعد پھر اتنا..... اور مزید اتنا ہی، پانچویں مرتبہ وہ جنتی کہے گا: اے پروردگار میں ہر طرح سے راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی

رحمت جوش مارے گی تو رب العالمین فرما گے: یہ . تیرا اور اس کے علاوہ مز۔
دس َ ۔ تیرے لیے.....اور ہر وہ چیز تجھے ملے گی جو تیرا دل چاہے اور تیری آ کو پسند
آجائے وہ ادنی جنتی عرض کرے گا: اے پ وردگار! میں راضی ہی راضی ہوں۔''

دس اچھی خصلتوں والا عمل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا:

''اے عباس اے چچا جی، کیا میں آپ کو کچھ نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کچھ عنا۔ ۔ نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کوئی تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس اچھی خصلتوں والا نہ بنا دوں؟ . آپ یہ عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے، پچھلے، پ انے، نئے، غیر دانستہ اور دانستہ، چھوٹے ٹے، پوشیدہ اور اعلا سارے َ ۔ ہ معاف کر دے۔''

(وہ عمل یہ ہے کہ). آپ چار رکعات ادا کریں گے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھیں اور . آپ قرأت سے فارغ ہو جا تو قیام ہی کی حا ۔ میں یہ کلمات پندرہ (۱۵) ر پڑھیں

پھر آپ رکوع میں جا (اور رکوع کی تسبیحات سے فارغ ہو کر) رکوع ہی میں ان کلمات کو دس ر پڑھیں پھر آپ رکوع سے اٹھ کر (سمع اللہ لمن حمدہ وغیرہ سے فارغ ہو کر) ان

کلمات کو دس ۔ ردہرا ، پھر سجدہ میں جا (اور تسبیحات سے فارغ ہو کر) ان کلمات کو دس ۔ رپڑھیں پھر سجدہ سے سر اٹھا (اور جلسہ کی دعا پڑھ کر) دس ۔ را نہی کلمات کو پڑھیں اور پھر دوسرے سجدہ میں چلے جا پھر دس ۔ ریہ تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا (اور جلسہ استرا ۔ میں) دس ۔ ریہ تسبیح دہرا ، یہ ا۔ رکعت میں کل پچھتر (۷۵) تسبیحات ہو اسی طرح ان چاروں رکعات میں یہ دہرا ، اَ آپ طاقت ر ۔ ہوں تو یہ ز تسبیح روزانہ ا۔ رپڑھیں۔ اَ آپ ایسا نہ کر سکیں تو ہر جمعہ میں (یعنی ہر ہفتہ میں ا۔ رادا کر لیں، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ا۔ رپڑھیں یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ا۔ راَ سال میں بھی ا۔ رادا نہ کر ۔ ہوں تو ز ۔ گی میں ا۔ رضرور پڑھیں۔

یہ ز تسبیح ہے جسے پڑھنے سے اللہ تمام ۔ ہ معاف فرما دیتے ہیں اسے ا ادی طور پ پڑھنے کا حکم ہے اور ایسا ہی کر ۔ افضل ہے ۔ جما ۔ ۔ اسے پڑھنا ۔ ۔ سے ش ۔ ۔ نہیں ہے۔

دس ملعون:

سید ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ۔ پ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔:

''اللہ تعالیٰ نے شراب پ ، اس کے پ ۔ والے اور پلانے والے پ ، نچوڑنے والے اور تیار کروانے والے پ ، اس کے ۔ ۔ نے والے پ ، اس کے اٹھانے والے اور جس کی طرف اٹھا کرے جائی جائے اور اس کی قیمت کھانے والے پ لعنت کی ہے۔''

سید ۔ آدم علیہ السلام اور سید ۔ نوح علیہ السلام کے درمیان فاصلہ دس صدیوں کا ہے

اس د کے پہلے ا ن سید· آدم علیہ السلام سے اس د کا آغاز ہوا، سید· آدم علیہ السلام کے د سے چلے جانے کے دس قرن (صدیں) بعد سید· نوح علیہ السلام اس دھرتی پ تشریف لائے جیسا کہ سید· ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ا آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آدم علیہ السلام نبی تھے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما: ''ہاں'' آپ سے کلام کیا ؟ اس نے کہا۔ آپ اور نوح کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما: دس قرن (یعنی دس صدیں)

/

سید· ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روا ہے کہ آدم اور نوح علیہما السلام کے درمیان دس قرن تھے اور وہ اسلام پ تھے۔ /

۔ رہ سے ۔ رہ"

ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے:

''اللہ کے ۔۔د ۔ مہینے گنتی میں (۔ رہ ہیں یعنی)اس روز (سے) کہ اس نے آ مسانوں اور زمین کو پیدا کیا کتابِ الٰہی میں (۔ س کے) ۔ رہ مہینے (لکھے ہوئے) ہیں ان میں سے چار مہینے ادب کے ہیں یہی دین کا سیدھا رستہ ہے تو ان مہینوں میں (قتالِ ۔ حق سے)اپنے آپ پ ظلم نہ کر۔ اور تم ۔ کے ۔ مشرکوں سے لڑو جیسے وہ ۔ کے ۔ تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ پ ہیز گاروں کے ساتھ ہے۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں ۱۲ کے عدد پ ۔ ت ہوگی دعا ہے اللہ پ ک حق سچ بیان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور پھر اس پ عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد ۔ رہ ہے

۔ رہ مہینوں سے مراد اسلامی ۔ رہ مہینے ہیں کیو اللہ تعالیٰ کے ہاں اصل م اوقات قمری م ہے نہ کہ انگر ۔ ی، اسلامی ۔ رہ مہینے درج ذیل ہیں:

اسی اسلامی تقویم کو دیکھ کر شمسی تقویم کی تعین کرنے والوں نے انگریزی مہینے کی تعداد بھی بارہ رکھی ہے۔

اور ہندی بکرمی تقویم میں بھی مہینے بارہ ہیں۔

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زمانہ اپنی اصل حالت پر گھوم کر آیا ہے۔اس دن کی طرح۔ اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا۔ دیکھو! سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ چار ان میں سے حرمت

والے مہینے ہیں۔ تین لگاتار ہیں، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم (اور چوتھا) رجب مضر جو جمادی الاولیٰ اور شعبان کے بیچ میں پڑتا ہے۔''

(پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا) یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور ان کے رسول ﷺ کو بہتر علم ہے۔ اس پر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید آپ مشہور نام کے سوا اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم بولے کہ کیوں نہیں۔ پھر دریافت فرمایا اور یہ شہر کون سا ہے؟ ہم بولے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ بہتر علم ہے، پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید اس کا کوئی اور نام آپ ﷺ رکھیں گے، جو مشہور نام کے علاوہ ہوگا۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا، کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم بولے کیوں نہیں (یہ مکہ ہی ہے) پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اور یہ دن کون سا ہے؟ ہم بولے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ بہتر علم ہے، پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا شاید اس کا آپ ﷺ اس کے مشہور نام کے سوا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم بولے کہ کیوں نہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

''پس تمہارا خون اور تمہارا مال۔ محمد نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا، اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن کا تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں اور تم بہت جلد اپنے رب سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے

اعمال کے . رے میں سوال کرے گا۔ ہاں، پس میرے بعد تم گمراہ نہ ہو جا· کہ ا۔
دوسرے کی َ دن مارنے لگو۔''

ہاں اور جو یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں، ہوسکتا ہے کہ جسے وہ پہنچا ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو یہاں بعض ·· والوں سے زیادہ اس (حدیث) کو یاد رکھ سکتا ہو۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ . اس حدیث کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ محمد ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، تو کیا میں نے پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے دو مرتبہ یہ جملہ فرمایا۔

. رہ سنتیں اور . ·· میں محل

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روا·· ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''نہیں ہے کوئی مسلمان جو اللہ کے لیے ز پڑھتا ہے ہر دن اور رات میں . رہ رکعات فرض کے علاوہ اللہ اس کے لیے . ·· میں گھر بنا دیتے ہیں۔''

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:

''جوا· دن اور رات میں . رہ رکعتیں (چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد ،دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں ز فجر سے پہلے) ادا کرے اس

کے لیے . ۔ میں ا یک محل بنادیا جا تا ہے''

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

صلی اللہ علیہ وسلم

''. . سے میں نے یہ حدیث رسول اللہ سے سنی تھی . سے اب تک میں نے یہ سنتیں نہیں چھوڑیں''

. رہ سال اذان دینے پر ا .

سید نا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے . رہ سال (مسجد میں) اذان دی اس کے لیے . ۔ وا . ہوگئی۔''

''اور اس کے لیے اس کی ہر اذان کے . لے ہر روز ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔''

''اور ہر اقامت کے . لئے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔''

نیز حضرت ابوسعید نا ری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مؤذن کی آواز پہنچنے کی حد تک جو بھی جن، ا ن اور دوسری اشیاء (حجر وشجر

اور جمادات) اسے (یعنی اذان کو) نتے ہیں۔ وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گے (کہ یہ بندہ مومن ہے)۔''

موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے لیے ۱۲ چشمے پھوٹ پڑے

ارشاد ۱ری تعالیٰ ہے:

''اور ہم نے انھیں ۱۲ قبیلوں میں تقسیم کر دیا، جو کہ وہ تھے اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی، ۔ ۔ اس کی قوم نے اس سے پانی مانگا کہ اپنی لاٹھی اس پتھر پر مارتو اس میں سے ۱۲ چشمے پھوٹ نکلے، بلاشبہ ۔ لوگوں نے اپنی پانی پینے کی جگہ معلوم کر لی اور ہم نے ان پر ۱۔ دل کا سایہ کیا اور ان پر من اور سلویٰ اتارا، کھاؤ ان پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تمھیں کیں اور انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا اور لیکن وہ اپنے آپ ہی پر ظلم کرتے تھے۔''

ارشاد ۱ری تعالیٰ ہے:

''اور ۔ موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے (اللہ سے) پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی

پتھر پہ مارو (انہوں نے لاٹھی ماری) تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر (کے پانی پی) لیا (ہم نے حکم دیا کہ) اللہ کی (فرمائی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو زمین میں فساد نہ کرتے پھرنا۔''

بنی اسرائیل کے بارہ نقیب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اللہ نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا اور اُن میں ہم نے بارہ سردار مقرر کئے پھر اللہ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے پیغمبروں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرو گے اور اللہ کو قرضِ حسنہ دو گے تو میں تم سے تمہارے گناہ دُور کر دوں گا اور تمہیں باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔ پھر جس نے اس کے بعد تم میں سے کفر کیا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔''

ایسا کلمہ کہ بارہ فرشتے لکھنے کو دوڑیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور نزع کی صفت میں مبتلا تھا اور اس کا سانس پھولا ہوا تھا تو اس نے کہا:

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ تعریفیں جو پاک ہے اور ان میں . تی کی گئی ہے۔''

پھر . رسول اللہ رضی اللہ عنہم زپڑھ چکے تو آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''تم میں سے کون تھا جس نے یہ کلمات کہے؟

ساری قوم خاموش ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہم نے دو . رہ یہی سوال کیا کہ یہ کلمات کس نے کہے ہیں اس نے کوئی . ی . ت نہیں کہی تو اس شخص نے عرض کیا کہ میں آیا اور میرا سانس پھولا ہوا تھا تو میں نے یہ کلمات کہے ہیں آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''میں نے . رہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ایا دوسرے سے جلدی کر رہے تھے کہ ان میں سے کون ان کلمات کو اوپ (اللہ کے پس) لے جائے۔''

ایا دوسری روایت میں کچھ اس طرح روایت ہے' سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایا دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے زپڑھ رہے تھے تو . آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا تو فرمایا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایا شخص نے کہا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم . فارغ ہوئے تو فرمایا: بولنے والا کون تھا؟ اس شخص نے کہا میں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو آتے دیکھا کہ ان میں

سے ہرا۔ دوسرے سے پہل کر رہا تھا کہ ان مبارک کلمات کو دوسرے سے پہلے وہ لکھ لے۔''

فرشتوں کا ان کلمات کو لکھنے کی جلدی کی وجہ کہ یہ اللہ کی حمد کے کلمات ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی حمد سے زیدہ پسندیہ ہے۔

حضرت جا۔ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''حمد وثناء سے زیدہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔''

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''اللہ تعالیٰ نے۔ کسی بندے کو کوئی نعمت دی تو اس نے الحمد اللہ کہا تو اس نے اللہ کا شکر یہ ادا کیا''

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت مطرف سے کہا کہ آج میں تجھے ا۔ حدیث سناؤں گا تا کہ اللہ تجھے فائدہ دے تو جان لے:

''اللہ کی حمد بیان کرنے والے قیامت کے دن تمام بندوں سے بہتر ہوں گے''

جمعہ کے بارہ گھنٹوں میں قبولیت کی اک گھڑی

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جمعہ کا دن بارہ گھنٹہ کا ہے جو بندہ مومن اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے اللہ تعالیٰ اس کو عنایت فرمائے گا تم لوگ اس کو عصر کے بعد آخری وقت میں تلاش کرو۔''

سیدنا اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

''جو آدمی جمعہ کے روز نہایا اور غسل کروایا' اور بہت سویرے گھر سے نکلا' پیدل چل کر گیا اور سوار نہیں ہوا' امام کے قریب ہو کر بیٹھا' توجہ سے خطبہ سنا اور کوئی فضول حرکت نہیں کی۔ اس کے لیے ایک ایک قدم پر سال بھر کے روزے اور قیام کا ثواب ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل جنا. ۔ کی طرح اہتمام سے غسل کرے' پھر ز کے یے جائے تو ایسا ہے جیسا کہ او ٹ صدقہ کیا' جو دوسری گھڑی میں جائے تو اس نے گو۔ گائے کی قر۔ نی دی۔ جو تیسری گھڑی میں جائے تو گو۔ اس نے سینگ دار مینڈھا صدقہ کیا۔ جو چوتھی گھڑی میں جائے تو اس نے گو۔ ا۔ مرغی صدقہ دی اور جو پنچویں گھڑی میں جائے تو اس نے گو۔ ا۔ ا ٹ ہ اللہ کی راہ میں صدقہ کیا۔ پھر. . امام خطبہ پڑھنے کے لیے آ ۔ ہے تو فرشتے خطبہ ۔ کے لیے مسجد میں حاضر ہو جاتے ہیں''

بیس سے بیس۔

ارشاد ِ ری تعالیٰ ہے:

''اے نبی (ﷺ)! اللہ تمہیں اور مومنوں کو جو تمہارے پیروکار ہیں کافی ہے، اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ۔ غیب دوا َ تم میں بیس آدمی ش ۔ ۔ قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو کافروں پ غا ۔ رہیں گے اور ا َ سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پ غا ۔ رہیں گے اس لئے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں ر ۔ ۔ س، اب اللہ نے تم پ سے بوجھ ہلکا کر د ۔ اور معلوم کر لیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے پس ا َ تم میں ا ۔ سوش ۔ ۔ قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو پ غا ۔ رہیں گے اور ا َ ا ۔ ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پ غا ۔ رہیں گے اور اللہ ش ۔ ۔ قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں ہم بیس کے عدد کے متعلق قرآن و ۔ ۔ کے بیان کردہ احکام

ومسائل اور واقعات وقصص کا تذکرہ کریں گے۔

پہلے آیت مذکورہ کے متعلق

آیت مبارکہ میں بیس مسلمانوں کو کفار کے دوسو آدمیوں پر غالب آنے کا حکم دیا جارہا ہے۔ یہ حکم خبر کی صورت میں ہے، کیونکہ یہ بات معروف ہے کہ حکم بہت تاکید کے ساتھ دینا ہو تو وہ خبر کے الفاظ میں دیا جاتا ہے، مثلاً یہ کہنا ہو لوگوں کے لیے مسجد میں جانا تو کہا جاتا ہے لوگ مسجد میں جائیں گے۔ یہاں بیس مسلمانوں کو کفار کے دوسو آدمیوں پر غالب آنے کا حکم دیا جارہا ہے خبر کے الفاظ میں کہ اگر تم میں سے بیس صابر ہوں تو وہ دوسو پر غالب آئیں گے۔ مراد یہ ہے کہ غالب آنا۔ اس کی دلیل اگلی آیت ہے کہ اب اللہ نے تم سے تخفیف کر دی ہے، سو اگر تم میں سے ایک سو صابر ہوں تو وہ دوسو پر غالب آئیں گے۔ مراد یہ ہے کہ دوسو پر غالب آنا، ظاہر ہے کہ تخفیف امر (حکم) میں ہوتی ہے، خبر میں نہیں۔ ان آیت میں خوش خبری بھی ہے ایمان اور صبر کی شرط کے ساتھ۔

چنانچہ اس آیت کے مطابق نبی رضی اللہ عنہم نے قبل صحابہ کو کی رغبت دیتے اور اس کی فضیلت بیان کرتے۔ ابوبکر بن ابوموسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے پ سید ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، وہ اس وقت دشمن کا مقابلہ کرر ہے تھے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: بے شک تلواروں کے سایوں تلے ہے۔ یہ سن کرایک پراگندہ حال شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا، اے ابوموسیٰ! کیا یہ بات تم نے رسول اللہ رضی اللہ عنہم سے خود سنی ہے؟ انھوں نے جواب دیا، ہاں! اس پر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف پلٹا، اس نے انھیں الوداعی سلام کہا اور پھر اپنی تلوار کی میان توڑ کر دی، وہ ننگی تلوار لے کر دشمن کی طرف بڑھا اور لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے

والے کی مثال اور اللہ ہی خوب جا ہے کہ کون اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے، ایسی ہے جیسے ہمیشہ روزہ ر ° والا اور ہمیشہ رات کو قیام کرنے والا آدمی اور اللہ نے اپنے راستہ میں جہاد کرنے والے کو اس . ت کی ضما ·· دی ہے کہ اَ اس نے اسے میدان جہاد میں وفات دے دی تو وہ اس کو . ·· میں داخل کرے گا، ۔ اسے ا . ۔ غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس لوٹائے گا۔

سید· انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم اور آپ کے صحابہ (رض) میدان . ر کی طرف چلے، یہاں ·· کہ مشرکین سے پہلے ہی وہاں پہنچ گئے، پھر بعد ازاں مشرک بھی آ گئے۔ آپ نے فرما ۔: . ·· میں آگے نہ .ٹھوں تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کی طرف پیش قدمی نہ کرے۔ . مشرکین ·· د ۔ آ گئے تو رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما ۔: اس . ·· کی طرف لپکو جس کی پہنائیاں آسمانوں اور زمین کے . ا. ہیں۔ اس پ عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ نے کہا، بہت خوب ، بہت خوب ! رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما ۔: تم نے یہ کیوں کہا ہے کہ بہت خوب، بہت خوب؟ انھوں نے عرض کی، اس امید سے کہ اللہ مجھے بھی اہل . ·· میں سے کر دے۔ آپ نے فرما ۔: تم اہل . ·· میں سے ہو۔ عمیر رضی اللہ عنہ اپنے توشہ دان سے کچھ کھجوریں نکال کر کھانے لگے، پھر کہنے لگے، اَ میں اتنی د ۔ ز · ہ رہا کہ اپنی کھجوریں کھالوں تو یہ ز · گی تو لمبی ہو جائے گی، چنانچہ ان کے پ س جو کھجوریں تھیں انھوں نے وہ . دیں اور پھر مشرکین سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

بیس نیکیاں اور بیس َ · ہ معاف

حضرت ابوسعید · ری رضی اللہ عنہ اور ابو ہر ۔ ہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما ۔:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے چار کلمات کو چنا ہے:

پس جس شخص نے: کہا تو اللہ اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور بیس اس کے ۰ ہ معاف کر دیتا ہے۔''

اور پھر جو اللہ اکبر کہتا ہے اسے بھی بیس نیکیاں اور جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے اسے بھی بیس نیکیاں مل جاتی ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں یہ کلمات کہوں

تو یہ میرے ۰۰ د ان . اشیاء سے زیدہ محبوب ہیں جن پ سورج ع ہوتا ہے (مراد ہے ساری د سے زیدہ محبوب ہیں)۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

’’ا دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی ۰ مت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے خیر (کے کلمات) سیکھایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
کہا کر۔‘‘

۔ ۔ رسول اللہ ﷺ د سے گئے تو میں بیس سال کا تھا

سید۰ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”. . رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے تو ان کی عمر دس. س کی تھی۔ میری ماں اور بہنیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ۔ مت کے لئے مجھ کو۔ کید کرتی رہتی تھیں۔ چنانچہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس. س۔ ۔ مت کی اور. . آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس. س کا تھا۔ پ دہ کے متعلق میں . سے ز یدہ جاننے والوں میں سے ہوں کہ . ۔زل ہوا۔ . سے پہلے یہ حکم اس وقت ۔زل ہوا تھا. . آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے. . ۔۔ جحش رضی اللہ عنہما سے نکاح کے بعد انہیں اپنے گھر لائے تھے، آپ ان کے دولہا بنے تھے۔ پھر آپ نے لوگوں کو (دعوت ولیمہ پ) بلا ۔لوگوں نے کھا۔ کھا ۔ اور چلے گئے۔ لیکن کچھ لوگ ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں (کھانے کے بعد بھی) د ۔ ۔ وہیں بیٹھے (. تیں کرتے رہے) آ ۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور . ہر تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ . ہر ۔ ۔ کہ یہ لوگ بھی چلے جا ۔ آپ ﷺ چلتے رہے اور میں بھی آپ کے ساتھ رہا۔ . . آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پ س دروازے پ آئے تو آپ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ اس لئے آپ واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ساتھ آ ۔ . آپ نے. . رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے ہیں اور ابھی ۔ نہیں گئے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ وہاں سے پھر واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ

ے۔ ۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے دروازے پ پہنچے اور آپ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں تو آپ پھر واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ ۔ اب وہ لوگ واقعی جا چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد اپنے اور میرے ۃ میں پ دہ ڈال د ۔ اور پ دہ کی آ ۔ ۔ ۔ زل ہوئی۔''

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ۔ ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری امی جان سیدہ ام سلیم (رضی اللہ عنہا) کے پ س تشریف لائے، اس نے آپ کی ۔ مت میں کھجور اور گھی پیش کیا۔ آپ نے فرما ۔: کھجور اور گھی کو ۔ تن میں رکھ دو، میرا روزہ ہے۔ پھر آپ گھر کے ا ۔ کونے میں کھڑے ہوئے اور آپ نے ہمیں نفلی ز ۔ پڑھائی۔ آپ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور اس کے گھر والوں کیلئے دعا کی۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ا ۔ خاص چیز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''وہ کیا ہے؟''
اس نے کہا: آپ کا خادم میرا ۔ ٹ انس (رضی اللہ عنہ)! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے د وآ ۔ ت کی ہر بھلائی میرے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے مانگی، پھر آپ نے یہ دعا کی:

''الٰہی! اسے مال اور اولاد ۔ کر اور اس کیلئے مال و اولاد میں ۔ ۔ ۔ دے۔''
سید ۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ۔ ا ۔ ر سے ز ۔ دہ میرے پ س مال تھا۔ میری بیٹی امینہ نے بتا ۔ کہ حجاج کی آمد ۔ ۔ بصرہ میں میری ۔ میں سے ا ۔ سوانتیس افراد دفن کیے گئے۔

ا ۔ ر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن کا اعتکاف کیا

سید ۔ ابو ہر ۔ ہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''نبی کریم ﷺ ہر رمضان رمضان کے دس دن اعتکاف بیٹھا کرتے تھے بس وہ سال جس میں آپ ﷺ کی رحلت ہوئی تھی اس سال آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف کیا تھا''

ا۔ دوسری روا۔ ۔ میں ہے سید۔ ابو ہر۔ یہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''جبریل u نبی کریم کے ساتھ ہر سال (رمضان میں) قرآن کا ا۔ ۔ ردور کرتے تھے اور جس سال آپ نے یہ د چھوڑا اس سال دو۔ ر قرآن کا دور کیا اور اعتکاف بھی آپ دس دن کا کرتے تھے جس سال آپ نے رحلت فرمائی تو اس سال آپ نے اعتکاف بھی بیس دنوں کا کیا''

اعتکاف اصل میں تنہائی کی عبادت کا ۔م ہے رسول اللہ ﷺ رمضان کے آ ۔ ی ے میں مسجد میں بیٹھا کرتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ۔ ۔ رمضان کا آ ۔ ی دھا کہ شروع ہو جا۔ تو رسول اللہ ﷺ اپنی کمر کس ۔ ۔ ، رات بھر جاگتے رہتے اور اپنی بیویوں کو بھی جگاتے۔''

نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''نبی پ ک ﷺ رمضان کے آ ٰ ی ے کا اعتکاف کرتے حتی کہ آپ ﷺ وفات پ گئے پھر آپ ﷺ کی بیو یں اعتکاف کرتی تھیں''

ہم آپ کے پ س بیس راتیں ٹھہرے

مالک بن حو یث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پ س آ ی، ہم آپ کے پ س بیس راتیں ٹھہرے، آپ ﷺ بہت رحم کرنے والے، ٰ م دل تھے، . آپ نے ہمارا اپنے گھر والوں کے متعلق شوق محسوس کیا تو فرما ی: جاؤ اپنے اہل وعیال مین چلے جاؤ اور انہیں دین، ز سیکھاؤ، اور . ز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ا ی اذان کہے اور جو عمر رسیدہ ہو وہ امامت کرائے''

مالک بن الحو یث اللیثی رضی اللہ عنہ کا شمار نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہو ت ہے۔ آپ کی کنیت ابوسلیمان ہے۔ آپ اپنی قوم کے د افراد کے ساتھ نبی اقدس ﷺ کی ٰ مت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا، پھر بیس دن ۔ مدینہ منورہ میں رہ کر اسلام کی تعلیمات

کو اپنے دامن میں سمیٹا، اور آپ ﷺ کی اجازت سے واپس اپنے علاقے میں تشریف لے گئے۔ آپ سے پندرہ احادیث مروی ہیں، جن میں سے دو متفق علیہ ہیں۔ آخر عمر میں آپ بصرہ منتقل ہو گئے تھے اور وہیں ۹۴ھ میں وفات پائی۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں ابو قلابہ، ابو عطیہ اور آپ کے بیٹے عبداللہ بن مالک شامل ہیں۔

کہنے سے بیس نیکیاں

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

:

: :

:

: . :

:

''نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ
آپ نے اس کا جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے
فرمایا دس (نیکیاں مل گئیں) پھر دوسرا شخص آیا اس نے کہا
آپ نے اسے بھی جواب دیا تو وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کہ بیس
(نیکیاں مل گئیں) پھر تیسرا شخص آیا اس نے کہا کہا
آپ نے اس کو جواب دیا آپ نے فرمایا کہ تیس (نیکیاں مل گئیں)''

سلام ہر مسلمان کو کہنا ضروری ہے چاہے وہ جا ہو ۔ واقف ہو۔ آپ ﷺ نے فرما یا:

''ہر شخص کو سلام کہو چاہے تم اسے پہچانو یا نہ پہچانو''۔

حضرت ابو ہر یرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما یا:

''تم اسوقت تک میں داخل نہیں ہو گے جب تک ایمان دار نہ بن جاؤ اور اس وقت تک ایمان دار نہیں بن سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔'' میں ایسا کام نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کرو گے آپس میں بہت زیادہ سلام کیا کرو''

سید نا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما یا: کہ ایک رات اللہ تبارک وتعالیٰ اُحسن صورت میں میرے پاس آئے' (راوی کا خیال ہے کہ یہ خواب تھا) اور اللہ تعالیٰ نے فرما یا: اے محمد ﷺ! کیا تو جا نتا ہے کہ مقرب فرشتے کس چیز میں جھگڑا رہے ہیں۔؟ میں نے کہا نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں محسوس کی' پس مجھ پر ہر چیز واضح ہوگئی، پھر اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا': اے محمد ﷺ! کیا تو جا نتا ہے کہ مقرب فرشتے کس چیز میں جھگڑا رہے ہیں۔؟ میں نے کہا، ہاں، گناہوں کو مٹانے والے اعمال کے متعلق، اور وہ یہ ہیں کہ نماز کے بعد دوسری

ز کے لیے مسجد میں ٹھہر ، جما ت ز کے لیے چل کر مسجد جا ،اور خوشگوار موسم میں اچھا وضوء کر ،اور جس نے ایسا کیا وہ ز ہ بھی خیر پ رہے گا اور مرے گا بھی خیر پ ،اور اس کی غلطیاں اس طرح معاف ہوں گی جیسے پہلے دن ماں نے اسے جنا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرما : اے محمد ﷺ! تو زادا کرلے تو یہ دعا پ ھا کر: اے اللہ! میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے کا سوال کرت ہوں اور ے کاموں سے بچنے کا سوال کرت ہوں، اور مسا کین کی محبت تجھ سے مانگتا ہوں، اور تو کسی کو فتنے میں مبتلا کرنے کا ارادہ رکھے تو مجھے بغیر فتنے میں مبتلا کے فوت کر ، اور فرما :

(یہ فرشتے) ت میں درجات بلند کرنے والے اعمال کا ذکر کر رہے ہیں اور وہ یہ ہیں : سلام کو عام کر ، لوگوں کو کھا کھلا اور رات کو اس وقت ز پ ھنا لوگ سوئے ہوئے ہوں‘‘

انہوں نے ہمیں بیس سال زبانی احادیث لکھوائی

امام ابوحفص بن شاہین رحمہ اللہ نے فرما :

ابن ابی داؤد رحمہ اللہ نے ہمیں بیس سال کے قر حدیثیں لکھا ، میں نے آپ کے ہاتھ میں کتاب نہیں دیکھی، وہ تو صرف حافظے سے زبانی حدیثیں لکھاتے تھے۔

تیس سے تیس

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کی میعاد مقرر کی اور دس (راتیں) اور کر اُسے پورا کر دیا تو اس کے رب کی چالیس رات کی میعاد پوری ہوگئی اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میرے (کوہِ طور پر جانے کے) بعد تم میری قوم میں میرے جانشین ہو (ان کی) اصلاح کرتے رہنا اور شریروں کے رستے پر نہ چلنا، اور ۔ موسیٰ ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر (کوہِ طور پر) پہنچے اور اُن کے رب نے ان سے کلام کیا تو کہنے لگے کہ اے اللہ! مجھے (جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار (بھی) کروں۔ اللہ نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے، ہاں پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھے دیکھ سکو گے۔ ۔ اُن کا رب پہاڑ پر نمودار ہوا تو (تجلی انوار ربانی نے) اُس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ ۔ ہوش میں آئے تو کہنے لگے

کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اور جو ایمان لانے والے ہیں اُن میں سے اوّل ہوں۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں تیس کے عدد کو موضوع بحث بنائے گا دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سنانے اور سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

حمل اور دودھ پلانے کی مدت تیس مہینے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھڑانا ڈھائی برس میں ہوتا ہے یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں ان کا شکر ادا کروں اور یہ کہ نیک عمل کروں جن کو تو پسند کرے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح (وتقویٰ) دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں۔''

اس آ ۔ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دوسال دودھ پلانے کی مدت ہے اور وضع حمل کم ازکم چھ ماہ میں بھی ہوسکتا ہے یعنی چوبیس مہینے دودھ پلانے کی مدت اور . قی چھ مہینے وضع حمل کی مدت جیسا کہ قرآن مجید کے دوسرے مقام پ دودھ پلانے کی مدت زیدہ سے زیدہ دوسال بتائی گئی ہے۔

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اور ما اپنے بچوں کو پورے دوسال دودھ پلا یہ (حکم) اُس شخص کیلئے ہے جو پوری مدت دودھ پلوا· چاہئے اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھا· اور کپڑا دستور کے مطابق . پ کے ذمے ہوگا۔ کسی شخص کو اُس کی طاقت سے زیدہ تکلیف نہیں دی جاتی (تو یدرکھو کہ) نہ تو ماں کو اُس کے بچے کے . . نقصان پہنچایا جائے اور نہ . پ کو اُس کی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے۔ اور اسی طرح (· ن نفقہ) بچے کے وارث کے ذمے ہے اور اَ دونوں (یعنی ماں . پ) آپس کی رضا مندی اور صلاح سے بچے کا دودھ چھڑا· چاہیں تو اُن پ کچھ · ہ نہیں۔ اور اَ تم اپنی اولاد کو دودھ پلوا· چاہو تو تم پ کچھ · ہ نہیں بشرطیکہ تم دونوں پلانے والیوں کو دستور کے مطابق اُن کا حق

جوتم نے دینا کیا تھا دے واور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے''

قبروں سے اہل ایمان تیس سال کی عمر کے ساتھ اٹھیں گے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن مومن بے ریش، بے مونچھ اور سرگیں آنکھوں کے ساتھ تیس سال کی عمر کے ساتھ اٹھائے جا گے۔''

حدیث مبارکہ میں قبر سے اٹھنے کا منظر بیان ہوا ہے مختصر اور وضاحت نہیں کی کہ لوگ قبروں سے اٹھ کر میدان محشر میں جا گے تو ایسا منظر ہوگا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''جس دن بلانے والا ان کو ایک خوش چیز کی طرف بلائے گا۔ تو آنکھیں نیچی کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔''

''اس دن یہ قبر سے نکل کر (اس طرح) دوڑیں گے جیسے (شکاری) شکار کے جال کی طرف دوڑتے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی اور ذلت ان پر چھا رہی ہوگی یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔''

کچھ لوگ تو قبروں سے ا ٹھیں گے:

''اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی ز گی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اسے ا ٹھا کر کے اٹھا گے۔ وہ کہے گا کہ میرے پ وردگا! تو نے مجھے ا ٹھا کر کے کیوں اٹھا ؟ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ اللہ فرمائے گا کہ ایسا ہی تیرے پ س ہماری آیتیں آ تو تو نے ان کو بھلا دی اسی طرح آج ہم تجھے بھلا دیں گے۔''

کچھ لوگ ا ٹھے، بہرے اور منہ کے بل چل کر میدان محشر جا گے۔

''اور ہم ان کو قیامت کے دن او ٹھے منہ ا ٹھے گونگے اور بہرے (بنا کر) اٹھا گے اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ . (اس کی آ گ) بھجنے کو ہو گی تو ہم اُن کو (عذاب دینے) کیلئے اور بھڑکا دیں گے۔''

یہ کافر ہوں گے جو قبروں سے اٹھائے جا گے اور منہ کے بل (سر کے بل) چل کر قبروں سے میدان محشر میں آ گے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یہ کیسے ہو گا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرما :

''وہ ذات جو دو پ وں پ سکتی ہے کیا وہ اس . ت پ قادر نہیں کہ قیامت کے روز اسے منہ کے بل دے۔''

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدی ث بیان کی اور فرما : ہمارے رب کی عزت کی قسم وہ

ذات ضرور اس . ت پ قادر ہے۔

. ٠ ۔ میں داخلے کے وقت عمریں تیس سال

سید٠ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

''''اہل . ٠ ۔ . ٠ ۔ میں داخل ہوں گے تو ان کے جسم . لوں سے صاف ہوں گے، مسیں بھیگ رہی ہوں گی داڑھی نہ نکلی ہوگی، گورے چٹے (خوبصورت ودلکش حسین شکلوں والے) ہوں گے، ٠ ہوئے جسموں والے، آنکھیں سرگیں (اورنشیلی) ہوں گی . کی عمریں ۳۰۔۳۳ سال ہوگی۔''

اس روا ۔ ۔ میں جنتی لوگوں کی صفات کا ذکر کیا ۔ ہے:

۱.....داڑھی نہیں ہوگی

۲.....گورے چٹے

۳.....عمدہ جسم

۴.....سرگیں آنکھیں

۵..... پ ک صاف دل

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''جنتیوں کے دلوں میں ا ۔ دوسرے کے خلاف جو کدورت (رہی) ہوگی اسے ہم نکال دیں گے۔''

تیس نیکیاں اور تیس ۳۰ معاف

حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے چار کلمات کو چنا ہے:

پس جس شخص نے کہا تو اللہ اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور بیس اس کے ۲۰ معاف کر دیتا ہے۔'' اور پھر جو اللہ اکبر کہتا ہے اس کا معاملہ بھی اسی طرح ہے اور جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس کا معاملہ بھی اسی طرح ہے۔

اور جو شخص اپنے دل کی طرف سے کہتا ہے اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے تیس ۳۰ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو آتے دیکھا

سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا تو فرمایا:

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک شخص نے کہا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوئے تو فرمایا: بولنے والا کون تھا؟ اس شخص نے کہا میں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

''میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو آتے دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے پہل کر رہا تھا کہ ان مبارک کلمات کو دوسرے پہلے وہ لکھ لے۔''

میری امت میں تیس ت کا جھوٹ دعوی کریں گے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت سے پہلے میری امت کے کچھ لوگ مشرکوں سے مل جائیں گے حتی کہ وہ بتوں کی عبادت کرنے لگ جائیں گے اور یقیناً میری امت میں تیس اشخاص کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک کذاب کو گمان ہوگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو اکٹھا کر دیا'' فرمایا ''میرے پروردگار نے میرے لیے زمین کو اکٹھا کر دیا (سمیٹ دیا، جمع کر دیا) پس مجھے اس زمین کے مشرق و مغرب دکھائے گئے اور بے شک میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک وہ زمین میرے لئے سمیٹی گئی اور مجھے سرخ و سفید (سونا و چاندی) دو خزانے دیے گئے اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے دعا کی کہ وہ اسے عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان پر اپنوں کے سوا کسی دشمن کو مسلط نہ کرے جو ان کا نام و نشان مٹا دے'' اور میرے رب نے مجھے فرمایا: ''اے محمد! میں کوئی فیصلہ کرتا ہوں تو پھر وہ لوٹایا نہیں جاتا (بلکہ نافذ العمل ہو جاتا ہے) میں انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہیں

کروں گا اور ان پ ان کے اپنوں کے سوا کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کا م و
ن مٹا دے اَ چہ وہ (دشمن) زمین کے اکناف واطراف سے جمع ہو جا حتی کہ
وہ ا دوسرے کو قتل کریں گے اور ا دوسرے کو قیدی بنا گے اور مجھے اپنی امت
میں سے صرف گمراہ اماموں کا ا یشہ ہے اور . میری امت میں (ا . ر) تلوار
چلے گی تو پھر وہ قیامت ۔ اس (امت) سے نہیں رکے گی اور قیامت قائم نہیں ہوگی
حتی کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکین سے الحاق کر لیں گے اور حتی کہ میری امت
کے بعض قبائل بتوں کی پوجا کریں گے اور میری امت میں تیس کذاب ہوں گے اور
. کا دعوی ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ اور سن لو میں محمد ﷺ خاتم النبین ہوں، میرے بعد
کوئی نبی نہیں اور میری امت میں سے ا وہ ہمیشہ حق پ رہے گا'' ابن عیسی نے
''ظاہرین'' (وہ غا . رہیں گے) کا لفظ استعمال کیا، پھر دونوں (سلیمان بن حرب و
محمد بن عیسی) نے ان الفاظ پ اتفاق کیا ''جو شخص ان کی مخالفت کرے وہ انہیں کسی قسم کا
نقصان نہیں پہنچا سکتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔''

ہر اقامت کے . لے تیس نیکیاں

سید ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما :

''جس شخص نے . رہ سال (مسجد میں) اذان دی اس کے لیے . ۔ وا . ہوگئی۔''

''اور اس کے لیے اس کی ہر اذان کے . لے ہر روز ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔''

''اور ہر اقامت کے . لئے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔''

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید ؓ نے ان سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو (یعنی جنگل میں بکریاں پالنے کو پسند کرتے ہو۔)

''سو . اپنی بکریوں ۔ جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان کہو تو بلند آواز سے اذان کہا کرو، کیوں کہ مؤذن کی آواز جہاں تک بھی کوئی جن، انسان یا کوئی بھی چیز سنے گی وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دے گی۔ (پھر) حضرت ابوسعید ؓ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔''

نبی ﷺ کو تیس جوانوں کی طاقت

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تیس آدمیوں کی طاقت جتنی طاقت عطا کر رکھی تھی اس کی دلیل حضرت انس ؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات ۔ دن میں بیک وقت اپنی تمام ازواج کے قریب جاتے تھے وہ نوتھیں راوی حدیث قتادہ ؓ نے انس ؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ اتنی طاقت رکھتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا کہ ہم تیس کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو تیس مردوں کی قوت دی گئی ہے۔

قرآن کا ایک لفظ اور تیس نیکیاں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے گا تو اس کے لیے ہر حرف کے عوض ایک نیکی جو دس نیکیوں کے برابر ہے (یعنی قرآن کے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں) میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (یعنی الم کہنے میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں)۔''

سورت فاتحہ کا دم اور تیس بکریاں

سید نا ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کسی سفر میں گئے انہوں نے عرب کے کسی قبیلہ میں جا کر پڑاؤ کیا اور ان سے مہمان نوازی کرنے کو کہا لیکن انہوں نے ان کی مہمان نواز کرنے سے انکار کر دیا پھر اتفاق سے اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو لوگوں نے ہر قسم کی تدبیر کی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ پھر کسی نے کہا تم صحابہ کرام کے پاس جاؤ شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہو۔ چنانچہ وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہا کہ اے لوگو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے ہم نے ہر قسم کی تدبیر کی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہے؟ تو ابوسعید نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! جھاڑ پھونک تو کرتا ہوں اللہ کی قسم ہم نے تم سے مہمانی طلب کی لیکن تم نے ہماری مہمان نوازی نہ کی اس لیے میں دم نہیں کروں گا۔ ہاں اگر تم ہمارے لیے کچھ اجرت مقرر کرو (تو پھر دم کروں گا۔) ان لوگوں نے

کچھ بکریوں پ صحابہ کو رضا مند کر لیا تو میں ے اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو فوراً ہی وہ شخص تندر ت ہو ے۔ گو یا اس کے بندھن کھول دیئے گئے ہیں اور وہ اٹھ کر چلنے لگا ایسا معلوم ہوا کہ اسے کوئی بیماری ہی نہ تھی۔ (حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے ان کی وہ ا. ت جس پ ان کو راضی کیا تھا دے دی تو بعض لوگوں نے کہا (اس کو) تقسیم کر لو جنہوں نے دم کیا تھا انہوں نے کہا ایسا نہ کرو۔ حتی کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پ س جا کر اس واقعہ کا ذکر کریں۔ پھر دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ . . رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پ س آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعے کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرما یا تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جا ت ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: تم نے اچھا کیا اور جو کچھ ہے وہ تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔

جامع ت مذی میں ہے کہ ان کی تعداد تیس تھی:

''بس ہم تم کو تیس بکر یاں دیں گے' صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں ہم نے اس کو قبول کر لیا' ابو سعید ر ری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سورت فاتحہ کا سات مرتبہ دم کیا تو اللہ نے اسے شفا دے دی اور ہم نے ان سے بکر یاں وصول کر لیں''

تیس گائیوں جتنا دودھ دینے والی گائے

علامہ دمیری نے اپنی مشہور کتاب حیاۃ الحیوان میں ظالم . دشاہ کی نحو ت اور عادل . دشاہوں کی . ت کے سلسلے میں بہت سے دلچسپ واقعات لکھے ہیں جن میں یہ واقعہ عبرت

کے لیے ذیل میں لکھا جا رہا ہے۔

سید ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ واقعہ بیان کرتے ہیں: ا ۔ دشاہ پوشیدہ طور پ اپنے شہر سے دوسری جگہ ے اور ا ۔ آدمی کے ہاں ٹھہرا جس کی گائے اتنی پلی ہوئی تھی کہ ا ۔ گائے سے تیس گائیوں کے دودھ کی مقدار سے ز دہ دودھ تھا یہ دیکھ کر ۔ دشاہ نے تعجب کیا اور اس نے اپنے دل میں اس گائے کو لے کا خیال کیا۔ دوسرے روز وہ گائے پ اگاہ میں پ نے کے لیے گئی اور شام کو گھر واپس آئی تو اس روز دودھ کم نکلا۔ ۔ دشاہ نے پوچھا کہ کیا ت ہے آج اس کا دودھ کم کیوں نکلا۔ کیا اس پ اگاہ میں پ نے نہیں گئی تھی جہاں پہلے جا کرتی تھی گھر والوں نے کہا گائے وہی ہے اور وہ پ اگاہ ہے جہاں روزانہ پ نے کے لیے جا کرتی تھی۔

''لیکن ۔ دشاہ کی اب ہوگئی ہے اور اس نے اپنی بعض رعا پ ظلم کا ارادہ کیا ہے اور ہمارے یہاں کا دستور ہے کہ ۔ ۔ دشاہ رعا پ ظلم کرتا ہے تو ت جاتی رہتی ہے اور پیداوار میں کمی ہو جاتی ہے۔ ۔ دشاہ نے اپنے دل میں سوچا کہ آئندہ کسی پ ظلم نہیں کروں گا اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے اس کا معاہدہ کیا۔ ۔ دشاہ وہیں ٹھہرا رہا کہ تیسرے روز گائے پ کر شام کو واپس آئی تو پہلے دن کی طرح ز دہ دودھ نکلا۔ اب ۔ دشاہ کو یقین آ ے کہ ا ف کی میں ۔ ت ہے۔ پھر اس دودھ میں اضافہ ہو ے اور اس نے اس سے عبرت حاصل کی اور عدل وا ف کا پختہ ارادہ کیا اور کہا کہ سچ

ہے کہ۔ ۔ ۔دشاہ ظلم یِ ظلم کا ارادہ کرتا ہے تو۔ ۔ جاتی رہتی ہے آئندہ میں ا ف
ہی ا ف کرتا رہوں گا۔''

انہوں نے اپنے حافظے سے تیس ہزار حدیثیں سنا

ثقہ محدث احمد ا۔ اہیم بن شاذ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر بن ابی داؤد ﷺ عمرو بن اللیث کے دور بجستان (اصبہان) گئے تو اصحاب الحدیث ان کے پاس ا ٹ ہو گئے اور کہا کہ ہمیں حدیثیں بیان کریں، ابن ابی داؤد نے انکار کردیا اور کہا: میرے پاس کتاب نہیں ہے، ابن ابی داؤد ہوں اور کتاب؟

ابو بکر بن ابی داؤد ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے جوش دلا کر مجھے مجبور کردیا تو میں نے اپنے حافظے سے انہیں تیس ہزار حدیثیں سنا ۔ ۔ میں بغداد میں آیا تو بغدادیوں نے کہا: ابن ابی داؤد بجستان گئے اور لوگوں کے ساتھ تماشہ کردیا (یعنی بے وقوف بنا دیا) پھر چھ دینار کے ذریعے سے انہوں نے بجستان کی طرف ایک تیز قافلہ روانہ کیا تاکہ (ابن ابی داؤد ﷺ کی لکھائی ہوئی حدیثوں کا) نسخہ لکھ لا ۔پس وہ لکھا یا اور بغداد لایا اور حفاظ حدیث کے سامنے پیش کیا یا اور انہوں نے مجھ پہ چھ روایات میں غلطی کا الزام لگایا، ان میں سے تین روایات اسی طرح تھیں جس طرح میں نے اپنے استادوں سے سنی تھیں اور تین روایات میں مجھے غلطی لگی تھی۔

کھانا تیس ہزار کے لشکر کو کافی ہوا

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے دِن ۔ لوگوں کو بھوک نے پریشان کیا تو حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! جو تھوڑا بہت توشہ لوگوں کے پاس بچا ہوا ہے اس کو منگوا لیجیے اور پھر اس توشہ پہ ان کے لیے اللہ سے ۔ کی دعا فرمایئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہت اچھا''۔ اور پھر آپ ﷺ نے چمڑے کا دسترخوان منگوا کر بچھوایا اور لوگوں سے ان کا بچا ہوا توشہ لانے کے لیے کہا۔ چنانچہ لوگوں نے چیزیں لانی شروع کیں۔ کوئی مٹھی بھر چنے لایا، کوئی مٹھی بھر کھجور لے کر آیا، اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا۔ اس طرح دسترخوان پر تھوڑی تھوڑی چیزیں جمع کی گئیں:

''پھر رسول اللہ ﷺ نے دعائے برکت فرمائی''۔

اور پھر لوگوں سے فرمایا:

''جس کا جتنا جی چاہے اس میں سے اپنا تن بھر لے''۔

چنانچہ لوگوں نے اپنے اپنے تن میں شروع کیا۔ یہاں تک کہ لشکر میں کوئی ایسا تن نہیں بچا جس کو بھر نہ لیا ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر سارے لشکر نے خوب پیٹ بھر کر کھایا (اس کی تقریباً تعداد ابن سعد (۲/ ۱۲۵) نے تیس ہزار لکھی ہے)، اور پھر بھی بہت سارا کھانا بچ گیا۔ اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں (لہٰذا یاد رکھو) ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص ان دو گواہوں کے ساتھ کہ جن میں اس کو کوئی شک وشبہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ سے جا کر ملے اور پھر اس کو جنت میں جانے سے روکا جائے''

چالیس سے چالیس

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''اور ہم نے ا ن کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھڑانا ڈھائی س میں ہوتا ہے یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس س کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں پ پر کئے ہیں ان کا شکر ادا کروں اور یہ کہ نیک عمل کروں جن کو تو پسند کرے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح (وتقویٰ) دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں ہم چالیس کے عدد کے متعلق قرآن وحدیث کے حظات پر بات کریں گے اللہ ہمیں سمجھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

میت کو غسل دینے والے کو چالیس مرتبہ معافی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے کسی مسلمان میت کو غسل دیا اور اس کے عیبوں کو چھپایا اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرماتا ہے۔''

چالیس اچھی خصلتیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''چالیس خصلتیں جن میں سے اعلیٰ وارفع۔ دودھ دینے والی بکری کا ہدیہ کرنا ہے۔ ایسی ہیں کہ جو شخص ان میں سے ایک خصلت پر بھی عامل ہوگا ثواب کی اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔''

بکری کے تحفہ کو آپ نے اس لیے عمدہ تحفہ قرار دیا کیونکہ بکری شیطان سے ہے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا:

''بکریاں رکھو اس لیے کہ اس میں برکت ہوتی ہے۔''

امام بخاری اپنی کتاب الادب المفرد میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''مجھے کتوں اور بکریوں پر تعجب ہے کہ بکری کو سال میں کئی دفعہ ذبح کیا جاتا ہے اور ہدیہ دیا جاتا ہے جبکہ کتے کا معاملہ اس طرح نہیں ہے پھر بھی بکریوں کی تعداد کتوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔''

امام قرطبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

بکریوں میں . تی کی وجوہات لباس، کھا پی اور کثرت سے بچے .ہ ہے کیو یہ سال میں تین دفعہ بے جنم دیتی ہیں پھر .ڑے حوصلے . داشت اور صبر وتحمل سے ان کو پالا جاتا ہے۔''

حضرت عبدہ بن .ن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ او ں اور بکریوں والے لوگوں نے . ہمی فخر کیا تو نبی کریم رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا َ اس حال میں کہ وہ بکریں پ اتے تھے۔ا. اہیم کو مبعوث کیا َ اس حال میں کہ وہ بکریں پ اتے تھے۔اور مجھے مبعوث کیا َ اس حال میں کہ میں بھی اپنے گھر والوں کے لیے اجیاد .می جگہ میں بکریں پ اتا تھا۔''

روز قیامت صور پھونکنے کا وقفہ چالیس سال

ارشاد .ری تعالیٰ ہے:

''اور . صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں .

بیہوش ہوکر پڑیں گے جس کو اللہ چاہے پھر دوسری دفعہ صور پھونکا جائے گا تو فوراً کھڑے ہوکر دیکھنے لگیں گے۔''

صور دو بار پھونکا جائے گا پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے بعد زندہ لوگ اور جاندار مر جائیں گے اور دوسرے صور کے بعد دوبارہ زندہ ہوکر قیامت کی ہولناکیاں دیکھنے لگیں گے۔

جیسا ارشاد ہوتا ہے:

''اور (جس وقت) صُور پھونکا جائے گا یہ قبروں سے (نکل کر) اپنے پروردگار کی طرف دوڑ پڑیں گے۔ کہیں گے کہ اے ہے ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے (جگا) اٹھایا؟ یہ وہی تو ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا۔ صرف ایک زور کی آواز کا ہونا ہوگا کہ بس ہمارے روبرو آحاضر ہوں گے۔''

''جس دن صُور پھونکا جائے گا تو تم لوگ ٹولیوں کی ٹولیاں آموجود ہوگے۔''

دونوں صور پھونکنے جانے کے درمیان فاصلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''دونفخوں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا۔''

لوگوں نے عرض کیا: اے ابوہریرہ! چالیس دن؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں انکار

کرتا ہوں انھوں نے کہا کہ چالیس سال؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں انکار کرتا ہوں، انھوں نے کہا: چالیس مہینے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں انکار کرتا ہوں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور ریڑھ کی ہڈی (دمچی) کے سوا انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جاتی ہے اور اسی سے اسے دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔

مذکورہ حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کی تعین نہیں فرمائی تو پھر انھوں نے اپنا موقف بھی ظاہر کر دیا کہ مجھے جس کا علم نہیں میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔

دجال دنیا میں چالیس دن ٹھہرے گا

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا: اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا، ہم نے عرض کیا: دجال کتنی مدت زمین میں رہے گا؟ آپ نے فرمایا:

''چالیس دن جن میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا دن ایک مہینے کے برابر ہوگا اور تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی دن تمام تمھارے دنوں کی طرح ہوں گے۔''

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پہلا دن جو سال کے برابر ہوگا اس میں ایک دن کی نمازیں ہی کافی ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں اپنے ثابت ورود کا اندازہ کر کے (سال بھر) کی نمازیں پڑھنا۔

ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ یہ کیا بات ہے؟ جو مجھے پہنچی ہے کہ

آپ فرماتے ہیں قیامت یہاں یہاں۔ آ جائے گی۔ آپ نے سبحان اللہ۔ لا الہ الا اللہ کہہ کر فرمایا۔ میرا تو اب جی چاہتا ہے کہ تمہیں اب کوئی حدیث ہی نہ سناؤں۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ کچھ زمانے کے بعد تم بڑے بڑے امر دیکھو گے۔۔ اللہ جلادیا جائے گا' اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا وغیرہ۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''دجال نکلے گا اور میری امت میں چالیس۔ ٹھہرے گا مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن۔ چالیس مہینے۔ چالیس سال پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا آپ کی صورت مثل حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہے آپ دجال کو تلاش کر کے قتل کریں گے' پھر سات سال لوگ اس طرح رہیں گے کہ دو میں کچھ عداوت نہ ہوگی پھر ایک ٹھنڈی ہوا شام کی طرف سے چلے گی اور ایمان والوں کو فوت کر دے گی' جس کے دل میں ایک ذرہ ابھی بھلائی یا ایمان ہوگا اگرچہ وہ کسی پہاڑ کے غار میں ہو وہ بھی فوت ہو جائے گا پھر بہترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں جیسے ہلکے اور درندوں جیسے دماغوں والے ہوں گے اچھائی برائی کی کوئی تمیز ان میں نہ ہوگی' شیطان ان کے پاس انسانی صورت میں آ کر انہیں۔ پستی کی طرف مائل کر دے گا لیکن ان کی اس حالت میں بھی ان کی روزیوں کے دروازے ان پر کھلے ہوئے ہوں گے اور زندگی آرام سے گزر رہی ہوگی' پھر صور پھونکا جائے گا جس سے لوگ گرنے پڑنے لگیں گے' ایک شخص جو اپنے اونٹوں کو پانی پلانے کے لئے ان کا حوض ٹھیک کر رہا ہوگا۔ سے پہلے صور کی آواز اس کے کان میں پڑے گی جس سے یہ اور تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے غرض کہ سب کے فنا ہو چکنے کے بعد اللہ تعالیٰ مینہ برسائے گا جو مثل شبنم کے یا مثل سایے کے ہوگا۔ اس سے دوبارہ جسم پیدا ہوں گے پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا' سب کے سب جی اٹھیں گے۔ پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے رب کی طرف چلو' فرشتوں سے کہا جائے گا انہیں ٹھہراؤ' ان سے سوال کیا جائے گا پھر فرمایا جائے گا جہنم کا حصہ نکالو۔ پوچھا جائے گا کتنوں سے کتنے؟ جواب ملے گا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے' یہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا اور یہی دن ہے جس میں پنڈلی کھولی

جائے گی۔‘‘

عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال زندہ رہیں گے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی عرصہ میں کوئی دوسرا نبی نہیں اور عیسیٰ آسمان سے نزل ہوں گے لہٰذا۔ انھیں دیکھو تو (چند علامتوں سے) انھیں پہچاننا، ان کا قد متوسط ہوگا، ان کا رنگ سرخی اور سفیدی کے درمیان ہوگا وہ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے ان کے سر کے بال ایسے ہوں گے گویا ابھی ان سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ وہ تر نہ ہوں گے لوگوں سے جہاد کریں گے یہاں تک کہ لوگ اسلام قبول کر لیں۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے عہد میں اسلام کے علاوہ باقی تمام مذاہب مٹا دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کانے دجال کو بھی ہلاک کریں گے۔ آپ کی حکومت چالیس سال تک رہے گی پھر وہ فوت ہوں گے اور مسلمان ان کی جنازہ پڑھیں گے۔

عیسیٰ دوبارہ اس دنیا پر تشریف لائیں گے تو فرشتوں کی رفقت میں آسمان سے اتریں

گے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ·ول کس طرح ہوگا؟اسکی وضا ۔ درج ذیل حد۔ ث سے ہوتی ہے،حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرما۔:

علیہ السلام

''پھراللہ تعالیٰ حضرت (عیسیٰ علیہ السلام) مسیح ابن مریم کوبھیج دیں گے اوروہ دمشق (شام) کے مشرقی حصے میں،سفید مینارکے پ۔س،زردرَ کے دوکپڑوں میں ملبوس،دوفرشتوں کے .زوں (پ۔وں) پ۔اپنے ہاتھ رکھے ہوئے ا۔یں گے۔. . وہ سر جھکا گے توایسامحسوس ہوگا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور. . سراٹھا گے تو موتی کیطرح قطرے ڈھلکتے آ گے۔ا سانس کی ہوا جس کافر۔ پہنچے گی وہ ز· ہ نہ بچے گا. . کہ ان کی سانس حدنگاہ۔ پہنچے گی۔پھرابن مریم دجال کا پیچھا کریں گے اور''لدّ'' (ا۔ مقام ہے فلسطین میں) کے دروازے پ۔اسے جا پکڑیں گے اورقتل کرڈالیں گے۔''

مہا. مدینہ عام لوگوں سے چالیس سال پہلے. ·۔ میں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''کیا تم جا ہو میری امت میں سے کون سا وہ . سے پہلے . ۔ میں داخل ہوگا؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جا ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرما: مہا. لوگ (مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے) قیامت کے روز . ۔ کے دروازے پ آ گے تو دروازہ کھولا جائے گا . ۔ کا خازن ان سے پوچھے گا کیا تمھارا حساب ہو ہے؟ وہ جواب دیں گے حساب کس چیز کا ہماری تلواریں اللہ کی راہ میں ہمارے کندھوں پ تھیں، اور اسی حا ۔ میں ہمیں موت آ گئی چنانچہ . ۔ کا دروازہ ان کے لیے کھول دیا جائے گا۔ اور وہ دوسرے لوگوں کے . ۔ میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے . ۔ میں جا کر مزے کریں گے۔''

زکے آگے سے ر نے کی بجائے چالیس سال کھڑا رہنا بہتر ہے

حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما:

''ا زی کے سامنے سے ر نے والا یہ جان لے کہ اس پ کس قدر ر ہ ہے تو آ گے سے ر نے کی بجائے وہاں چالیس ۔ کھڑا رہنے کو پسند کرے۔''

راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ رضی اللہ عنہم نے چالیس دن یا چالیس سال یا چالیس مہینے کہے۔

مسجد حرام کے چالیس سال بعد مسجد اقصیٰ بنی

رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''زمین میں پہلی تعمیر کی جانے والی مسجد مسجد حرام ہے اس کے بعد مسجد اقصیٰ تعمیر کی گئی اور ان دونوں کے درمیان چالیس سال کا وقفہ ہے۔''

مسجد حرام میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے۔
مسجد نبوی میں ایک ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے۔
مسجد اقصیٰ میں اڑھائی سو نماز کا ثواب ملتا ہے۔

چالیس دن سے پہلے جسمانی صفائی کا حکم

بعض لوگ خصوصاً خواتین بڑے بڑے ناخن رکھنا خوبصورتی اور فیشن سمجھتی ہیں جبکہ یہ گناہ ہے اور اسلام نے اس کے لیے زیادہ سے زیادہ دیر کرنے کی تعیین بھی فرمائی ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

''ہمیں مونچھوں کے تراشنے، ناخنوں کے کاٹنے، بغلوں کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف بالوں کے مونڈنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس

راتوں سے زیادہ نہ رکھنے پائے۔‘‘

اسلام نے طہارت کے لیے زیر ناف بال صاف کرنے اور ناخن کاٹنے اور زیر بغل بال صاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ حکم مرد و زن کے لیے یکساں ہے، پیارے پیغمبر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

’’پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، مونچھیں کاٹنا اور بغلوں کے بال اکھیڑنا۔‘‘

تکبیر اولیٰ کے ساتھ مسلسل چالیس دن نماز

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جس نے ۴۰ دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی اس کے لیے دو چیزوں سے آزادی لکھی جاتی ہے آگ سے اور نفاق سے۔‘‘

جادوگروں کے پاس جانے والے کی چالیس دن کی نماز کا زرد

مصائب و آلام میں شعبدہ بازوں کا شکار ہو کر اپنا ایمان برباد نہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ کے فرامین حفظ فرمائیے۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو خبریں بتانے والے (کاہن، نجومی، جادوگر) کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص چوری کا پتہ بتانے والے کاہن کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو اس نے دین کا انکار جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا تھا۔''

چالیس جنازہ میں موحد شریک ہوں تو بخشش

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک فرزند فوت ہوا تو انہوں نے کریب سے کہا کہ دیکھو کتنے لوگ (نماز جنازہ کے لیئے) جمع ہوئے ہیں، کریب دیکھ کر بتایا کہ لوگ جمع ہیں تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا

تیرے اندازے کے مطابق وہ چالیس ہیں؟ تو کریب نے ہاں۔ تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جنازہ نکالو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا ہے

جس مسلمان کے جنازہ میں چالیس آدمی ایسے ہوں جنھوں نے اللہ کسی چیز شریک نہ کیا ہو

تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ا شفا ۔ قبول کرتا (یعنی اس میت کے ۔ ہ معاف کر دیئے جاتے ہیں)

مجاہد چالیس سال پہلے ۔ ۔ ۔ میں داخل

سید عبداللہ بن عمرو w بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ w نے فرمایا:

''کیا تو جا ہے کہ ۔ سے پہلا وہ میری امت کا کو ۔ ۔ ۔ میں داخل ہوگا؟ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول بہتر جا ہیں فرمایا اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والے قیامت کے دن ۔ ۔ ۔ کے دروازے پ آ گے اور اس کو کھٹکھٹا گے تو ۔ ۔ ۔ کا در ۔ ن ان سے پوچھے گا کیا تمھارا حساب و کتاب ہو چکا ہے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہمارا حساب کا ہے کا؟ ہمارا حال تو یہ تھا کہ تلواریں مسلسل ہمارے شانوں پ رہیں حتی کہ موت آ گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لیے ۔ ۔ ۔ کے دروازے کھول دیے جا گے اور وہ لوگوں کے ۔ ۔ ۔ میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے داخل ہو کر اس میں آرام کریں گے۔''

۔ ۔ کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے کسی معاہدے والے کو قتل کر دیا تو وہ ۔ ۔ کی خوشبو سے محروم ہو جائے گا جبکہ ۔ ۔ کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے''

فقراء چالیس سال پہلے ۔ ۔ میں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک روزِ قیامت فقیر، مہا۔ لوگ، مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے ۔ ۔ میں جا گے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( ))

''میں نے ۔ ۔ کا مشاہدہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں اکثر ۔ ۔ فقراء کی ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اسلام غر. ۔ میں شروع ہوااور عنقر ۔ . اپنی پہلی غر. ۔ والی حا ۔ میں جائے گا
پس غر. ء کے لیے خو ی ہے''

شرابی کی چالیس دن زقبول نہیں ہوتی

ا ۔ سلیم الفطرت اور صا . عقل وشعور کے لیے ا ۔ بہت .ڑی وعید ہے کہ اس کی
چالیس دن ۔ زقبول نہیں ہوتی ہے۔

''جو شخص شراب پیتا ہے اس کی چالیس دن ۔ زقبول نہیں ہوتی اَ وہ توبہ کرے تو
اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر ۔ تا ہے، اَ دو . رہ پی لے پھر اس کی چالیس دن ۔ ز
قبول نہیں ہوتی پھر اَ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرما ۔ تا ہے پھر اَ پی لے تو پھر
اس کی چالیس دن زقبول نہیں اَ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما ۔ تا ہے،
اَ چوتھی . رہی پی لے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن ۔ زقبول نہیں کر ۔ تا ہے:

''اَ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کر ۔ تا اور اس کو نہر خبال (ں کی پ ۔ پ اور
کچ لہو جس میں بہتا ہے) سے پلائے گا۔''

سید· عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سید· ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سید· عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے . سے . ے ·ہ کے . رہ میں . ت پ۔ شروع کی، انہیں اس . رہ میں زیدہ علم نہ تھا، انہوں نے مجھے سید· عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے پ س بھیجا کہ میں ان سے اس . رہ میں پوچھ کے آؤں، چنانچہ سید· عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مجھے بتا۔ کہ . سے .ڑا ·ہ شراب پ۔ ہے، میں نے آ کر صحابہ کو یہ . ت بتائی تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور . کے . جلدی سے سید· عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے طرف چلے گئے، چنانچہ سید· عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے انہیں بتا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ تھا کہ بنی اسرا کے ا۔ .دشاہ نے ا۔ آدمی کو پکڑا اور اسے اختیار د۔ کہ کوئی ا۔ کام کرلے، ۔ شراب پی لے ۔ بچے کو قتل کرے ۔ ز· کرے ۔ خنز۔ کا گوش ۔ کھائے ورنہ انکار کرنے پ وہ اسے قتل کردیں گے، اس نے شراب پ۔ کی حامی بھرلی، . اس نے شراب پی لی تو اس نے وہ سارے کام بلا جھجک کر ڈالے جو وہ اس سے کروا· چاہتے تھے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرما۔:

جو بھی شخص شراب پی لے گا، اللہ تعالیٰ چالیس دن اس کی ز قبول نہیں کرے گا اور جو بھی اس حا ۔ میں مرے گا کہ شراب اس کے مثانے میں ہوگی تو اس پ . ۔ حرام ہوجائے گی، ا کوئی شراب پ۔ کے بعد چالیس دنوں کے ا· رمر جائے گا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

امام حاکم نے

اس حدی۔ کو امام مسلم کی شرط پ ''صحیح'' کہا ہے اور حافظ منذری نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار د۔

ہے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''شراب سے بچو، کیو یہ ہر. ائی کی کنجی ہے۔''

نبی ﷺ پ چالیس سال کی عمر میں وحی· زل ہوئی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روای ت ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پ چالیس سال کی عمر میں وحی· زل ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں (بعد ت) تیرہ سال رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور وہاں دس سال رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی صلی اللہ علیہ وسلم۔''

ہزار مغل مسلمان ہوگئے

جمال الدین ا. اہیم بن محمد الطیبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مغل امیروں میں سے ای امیر انی ہوَی تو اس کے پ س رئی کے ٹ وں میں سے ای جما ت آئی وہاں بہت سے مغل بھی موجود تھے، پھر ای انی نے رسول اکرم ﷺ کی تنقیص (توہین) شروع کی، وہاں

ا ۔ شکاری کتا بندھا ہوا تھا۔ ۔ اس عیسائی نے بہت زیادہ توہین کی تو کتے نے)رسی تڑوا کر)اس پر چھلانگ لگائی اور کاٹ کاٹ کر زخمی کر دیا، حاضرین میں سے کسی نے کہا: کتے نے اس لیے حملہ کیا ہے کہ تو نے محمد ﷺ پر کلام کیا ہے، وہ بولا: ہرگز نہیں بلکہ یہ کتا اپنے آپ میں مست ہے، اس نے مجھے ۔ ۔ ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا تو یہ سمجھا کہ میں اسے مارنا چاہتا ہوں پھر اس انی نے دوبارہ لمبی بکواس شروع کر دی تو اس کتے نے دوبارہ اس پر حملہ کر دیا اور اس کے حلق کو دبوچ کھایا حتی کہ وہ شخص مر گیا، اس وجہ سے تقریبًا چالیس ہزار مغل مسلمان ہو گئے۔

پچاس سے پچاس

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں، ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں ۵۰ کے عدد پر بات ہوگی دعا ہے اللہ پاک حق سچ بیان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور پھر اس پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

آسمانوں پر چڑھنے کی مقدار پچاس ہزار سال

لفظ یوم کی مختلف مدتیں:۔ یوم یعنی دن۔ یعنی غروب آفتاب سے لے کر اگلے دن کے غروب آفتاب تک کا وقت۔ لیل اور نہار کے وقت کا مجموعہ یعنی ۲۴ گھنٹے کی مدت۔ اور یوم کی یہ مدت ہم اہل زمین کے لئے ہے۔ چاند پر یہ یوم ہمارے حساب سے تقریباً ایک ماہ کا ہے۔ مریخ پر یہ دن ہمارے ۸۸ دنوں کے برابر ہے۔ قطب شمالی اور جنوبی پر تقریباً ایک سال کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو چھ دنوں میں پیدا کیا تو یہاں دن سے مراد مدت کا ایک طویل دور ہے جو ہمارے حساب سے لاکھوں سال کا بھی ہوسکتا ہے۔ قرآن میں ایک مقام پر یوم کی مقدار ایک ہزار سال بتائی گئی ہے۔ (۲۲: ۴۷) اس مقام پر مجرم قوموں پر دنیا میں عذاب آنے کا ذکر

ہے۔اوراس مقام پ یوم کی مقدار پچاس ہزار سال بتائی گئی ہے۔رہی یہ .ت کہ جبریل امین ۔ دوسرے فرشتے ۔ نیک لوگوں کی ارواح اس بلندیوں کے مالک ت پچاس ہزار سال میں پ ھتے ہیں۔تو یہ .ت ہماری سمجھ سے .ہر ہے کیو یہ .ت خالصتاً صفات الٰہی سے تعلق ر ت ہے۔اللہ تعالیٰ کی کون سی اسکیم ۔ منصوبہ کی تکمیل کے بعد فرشتے اور جبریل امین اس کی طرف اتنی مدت میں پ ھتے ہیں؟ اس کی جو بھی صورت پیش کریں گے وہ .قص ہی ہوگی۔اس کا ٹھیک مطلب اللہ ہی جا ہے۔البتہ احادی ث سے یہ .ت معلوم ہوتی ہے کہ قیامت کے دن کی مدت پچاس ہزار سال ہوگی۔یہی وہ دن ہوگا جس میں کافروں کو یقیناً عذاب دی جائے گا۔ یہ عذاب بلندیوں کے مالک کی طرف سے ہوگا اور کوئی طاقت کافروں کو اس عذاب سے بچا نہ سکے گی۔

[تیسر القرآن از عبدالرحمٰن کیلانی a تحت الآیۃ]

آ ی ت مبارکہ کی دوسری تفسیر

آ ی ت کا ایک مفہوم یہ ہوا کہ فرشتے اور جبریل علیہ السلام اللہ عزوجل کی جا ب اوپ کو جاتے ہیں، ب یں طور کہ ایک دن میں ساتویں زمین کی آ خ ی تہ سے ساتویں آسمان کے اوپ ت ان کے پ ھنے کی رفتار اور دوسری مخلوقات کے پچاس ہزار سال کی رفتار کے .ا. ہوتی ہے۔

دوسری تفسیر یہ ہے کہ فرشتے اور جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی جا ب اس دن پ ھیں گے جس دن اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہ دن پچاس ہزار سال کے .ا. ہوگا، جیسا کہ سید ابو ہری ہ (رض) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمای : ا کوئی سونے اور چا ی کا مالک اس میں سے اس کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا، تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کے تختے بنائے جا گے، پھر دوزخ کی آگ سے انھیں خوب م کر کے اس کے پہلو، پیش انی اور پیٹھ پ داغ لگائے جا گے۔ . وہ ٹھنڈے ہو جا

گےتو دو. رہَ م کر لیے جا گے (اور پھر داغ د یجائے گا) اس روز جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے . ا. ہوگی، مسلسل یہ کام ہوتا رہے گا، .لآ ' . . بندوں کا فیصلہ ہو جائے گا تو اسے یتو. ' ۔ کا راستہ بتاد یجائے گا یدوزخ کا۔

قرب قیامت صا. کو پچاس آدمیوں کے . ا. ا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما یا:

''تمھارے بعد صبر کرنے کے دن آ گے ان میں صبر کر ' ایسے ہی مشکل ہوگا جیسا کہ آگ کا انگارہ مٹھی میں ی ' ۔اس وقت صبر کرنے والے کے لیے پچاس آدمیوں کے . ا. ا. ہوگا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا پچاس آدمی ان میں سے یہم میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: تم میں سے پچاس آدمی۔''

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا

''عنقریب فتنے رونما ہوں گے۔ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس میں ملوث ہونے والے سے۔جو بھی ان کی طرف متوجہ ہوگا فتنے اسے کھینچ لیں گے۔تو جو پناہ کی جگہ پائے اسے بچاؤ کا مقام مل جائے تو اسے چاہیے وہ اس میں پناہ لے۔مسلم کی روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:''ان میں سونے والا بیدار سے اور بیدار کھڑا ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔تو جو شخص پناہ کی جگہ پائے اسے بچاؤ کا مقام مل جائے تو اسے چاہیے وہ پناہ کی جگہ پناہ طلب کرے۔''

یہ دنیا ان کے لئے امتحان کی ایک جگہ ہے، یہاں ہر شخص کو آزمایا جارہا ہے۔حیاتِ انسانی کے سفر میں کچھ امتحان تو معمولی ہوتے ہیں اور انسان بخیر وعافیت ان سے گزر جاتے ہیں۔لیکن کچھ آزمائشیں بہت شدید ہوتی ہیں، جو انسانوں کو انفرادی اور اقوام کو اجتماعی طور پر ہلا کر رکھ دیتی ہیں۔خصوصاً اس دور میں کہ ہر طرف فتنے ہی فتنے ہیں۔انفرادی واجتماعی فتنے، مال واولاد کے فتنے، سیاسی ولسانی فتنے، اندرونی و بیرونی فتنے، ملکی وبین الاقوامی فتنے، مذہبی وفرقہ وارانہ فتنے، دہریت والحاد کے فتنے۔چونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور یہ انسانی زندگی کے ہر پہلو میں بہترین رہنمائی کرتا ہے۔جہاں ہمیں پرامن حالات میں زندگی گزارنے کے آداب وطریقے سکھائے گئے وہاں فتنہ فساد کے زمانے میں بحیثیت فرد اور قوم ہمارا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیئے، اس بارے میں بھی بہترین رہنمائی کی گئی ہے۔

لہذا ہمیں کتاب وسنت کی روشنی میں اپنی زندگی گزارنی چاہیئے اور فتنوں سے بچاؤ کے لیے احادیث میں وارد دعا پڑھنی چاہیئے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کی آزمائش اور فتنے

سے محفوظ رکھے۔

قرب قیامت ایک مرد کے پاس پچاس عورتیں:

علامات قیامت میں سے ہے کہ عورتوں کی کثرت ہوجائے گی کہ اس وقت زیادہ عورتیں ہوں گے کہ ایک ایک گھر میں ایک مرد کے زیر کفالت پچاس پچاس عورتیں ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرمارہے تھے:

قیامت کی نیوں میں سے یہ ہیں۔علم اٹھ جائے گا۔۲۔جہالت چھاجائے گی۔۳۔زنا عام ہوجائے گا۔۴شراب نوشی عام ہوگی۔۵۔مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت ہوگی حتی کہ پچاس پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد نگران ہوگا۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں چالیس کا بھی ذکر آیا ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی سونے کا صدقہ لے کر پھرے گا لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔اور ایک ایک مرد کے ساتھ چالیس چالیس عورتیں ہوں گی جو اس کی پناہ حاصل کریں گی یہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کا . .

ہوگا۔‘‘

پچاس ہزار سال کا دن

قیامت کا دن یعنی میدان محشر کا دن پچاس ہزار سال کا دن ہوگا مومن کے لیے یہ دن ا یہ دن کے ۔ ا۔ ہوگا جبکہ کافر کے لیے یہ دن بہت لمبا ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی آیہ ﴿ ﴾ ’’جس روز رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔‘‘ کی تشریح میں فرمایا: نصف یوم کی مقدار پچاس ہزار سال کے ۔ ا۔ ہے اور یہ مدت مومن کے لیے بڑی معمولی ہوگی، سورج ڈھلنے سے لے کر غروب ہونے تک۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیہ تلاوت فرمائی: ﴿

﴾ ’’جس روز رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔‘‘

آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمھارا کیا حال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمھیں پچاس ہزار سال کے لیے اس طرح کھڑا کرے گا جس طرح تیر کو کمان میں (شکار کے وقت) ڈالا جاتا ہے اور تمھاری طرف (اتنا عرصہ) بھی نہیں کر سکے گا۔

میدان محشر کا دن پچاس ہزار سال کا دن اس کی مختصر سی کیفیت حظہ فرما ہرا ن اپنے ۔ ہوں کے اعتبار سے میں ڈو ہوا ہوگا طبرانی میں روایہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''یقیناً لوگ حشر کے دن کی سختی سے دوچار ہونے والے ہیں جس سے کی لگائی آئی ہوگی (اس قدر بہہ رہا ہوگا کہ)اَ اس میں کشتیاں ئی جا تو وہ چلنے لگیں۔''

کافروں کے چہرے سیاہ اورَ دآلود ہوں گے:

''اور کتنے منہ ہوں گے جن پ َ د پڑ رہی ہوگی۔ (اور)سیاہی پ ڑھ رہی ہوگی۔ یہ کفار . کردار ہیں۔''

''اور بہت سے منہ اس دن اداس ہوں گے۔ خیال کریں گے کہ ان پ مصیبت واقع ہونے کو ہے۔'' (القیامۃ:۲۴۔۲۵)

''اور جنہوں نے بُرے کام کئے تو بُرائی کا . لہ ویسا ہی ہوگا اور اُن کے مونہوں پ ذ ۔ چھا جائے گی اور کوئی اُن کو اللہ سے بچانے والا نہ ہوگا اُن کے مونہوں (کی سیاہی کا یہ عالم ہوگا کہ اُن) پ گویا ا ھیری رات کے ٹکڑے اڑھا دیئے گئے ہیں، یہی دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے۔''

پچاس زوں کا ثواب

سید· مالک بن صعصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ:

اس کے بعد مجھ پ پچاس وقت کی زیں فرض کی گئیں۔ میں . واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام سے تو انہوں نے پوچھا کہ کیا کر کے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ پچاس زیں مجھ پ فرض کی گئی ہیں۔ انہوں نے فرمای کہ ا نوں کو میں تم سے زیدہ جا ہوں، بنی اسرا کا مجھے. اتجربہ ہو چکا ہے۔ تمہاری امت بھی اتنی زوں کی طاقت نہیں ر ت ، اس لیے اپنے رب کی . رگاہ میں دو. رہ حاضری دو، اور کچھ تخفیف کی درخوا ت کرو، میں واپس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے زیں چالیس وقت کی کر دیں۔ پھر بھی موسیٰ علیہ السلام اپنی . ت (یعنی تخفیف کرانے) پ مصر رہے۔ اس مرتبہ تیں وقت کی رہ

گئیں۔ پھر انہوں نے وہی فرمایا اور اس مرتبہ بارگاہ رب العزت میں میری درخواست کی پیشی پر اللہ تعالیٰ نے انہیں دس کر دیے۔ میں جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اب بھی انہوں نے کم کرانے کے لیے اپنا اصرار جاری رکھا۔ اور اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی کر دیں۔ اب موسیٰ علیہ السلام سے ،تو انہوں نے پھر دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ کر دی ہیں۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے کم کرانے کا اصرار کیا۔ میں نے کہا کہ اب تو میں اللہ کے سپرد کر چکا۔ پھر آواز آئی۔ میں نے اپنا فریضہ (پانچ وقتوں کا) جاری کر دیا۔ اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا اور میں ایک نیکی کا دس گنا دیتا ہوں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''شب معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس وقتیں فرض کی گئیں پھر پانچ وقتیں کمی کر دی گئی اس کے بعد اعلان کر دیا گیا کہ

''اے محمد! بلاشبہ میرے حکم کی قول کو تبدیل نہیں کیا جاتا اور تمہارے لیے ان پانچ وقتوں کے لیے پچاس وقتوں کا ثواب ہوگا۔''

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شب و روز رہو تم فلاح پر جاؤ گے اور تمہارے بہترین اعمال میں سے نماز ہے''

پچاس ہزار سال قبل تمام مخلوقات کی تقدیر لکھی گئی

سید. ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما.:

''اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل تمام مخلوقات کی تقد. لکھ دی تھی۔''

اللہ تعالیٰ نے . سے پہلے قلم کو پیدا فرما. پھر اس سے تمام مخلوقات کی تقد. کو لکھوا.۔[

تقد. کیا ہے؟ تقد. اللہ تعالیٰ کے علم کا م ہے یعنی ہر ہونے والی چیز جس کا علم اللہ تعالیٰ کو پہلے سے تھا اس نے اسے قلم بند کروا. ہے اسے تقد. کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد. ری تعالیٰ ہے:

''اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ا. ا. ازہ ٹھہرا.۔''

تقد. پ. ایمان لا. تکمیل ایمان کے لیے ضروری ہے سید. جا. رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما.:

''کوئی بھی آدمی اس وقت ت. مومن نہیں ہوسکتا. . ت. وہ اچھی اور. ی تقد. کے اللہ کی طرف سے ہونے پ. ایمان نہ لے آئے اور. . ت. اسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ جو کچھ اسے پہنچنے والا ہے وہ اس سے خطا نہیں ہوسکتا اور جو کچھ اس سے خطا ہونے والا ہے وہ اسے پہنچ نہیں سکتا۔''

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اَ . کو پہلے سے لکھا ہوا ہے اور ہم نے وہ ضرور ہی کر· ہے تو ہمارا کیا کردار، اَ ہم سے ·ہ ہوتہ ہے تو وہ ہماری تقد ہی پہلے سے ہے ہم اس کے قصوار نہیں، لیکن یہ ·ت در ہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تقد کر سمجھا ہی نہیں تقد ہ یہ نہیں کہ اللہ نے پہلے لکھا ہے اور پھر ہمیں چھوڑ د اور ہم اسی کے مطابق چل رہے ہیں اصل میں تقد ہ یہ ہے کہ جو ہم کر رہے ہیں وہ اپنی مرضی سے کر رہے ہیں پس اللہ تعالیٰ کا علم اس قدر وسیع تھا کہ جو ہم نے اپنی مرضی سے کر· تھا اللہ تعالیٰ نے اسے پہلے سے لکھ د ہے ارشاد ·ری تعالیٰ ہے:

''(اور) اسے رستہ بھی دکھاد ہ (اب) خواہ شکر· ار ہو خواہ· شکرا۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی روا ہ· میں ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما ·:

''تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ دوزخ ہ· ·· میں لکھا جا چکا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کہا ہم اپنی تقد ہ پہ بھروسہ کرتے ہوئے عمل کر· چھوڑ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ·: عمل کرتے رہو ہر شخص اللہ کے علم میں، سعادت مندوں سے ہے اس کو سعادت کے عمل کی توفیق حاصل ہوگی اور جو شخص اللہ کے علم میں ·ت لوگوں سے ہے اس کو ·ت ·· کی توفیق ملے گی۔ اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی یہ آ ہ· تلاوت فرمائی: جس شخص نے عطیہ د اور تقوی اختیار کیا اور نیک ·ت کی تصدیق کی۔''

·· کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پ ئی جاتی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ·:

''جس نے اپنے . پ کے علاوہ کسی دوسرے کو . پ بنا۔ (جو اسکا . پ نہیں) تو وہ . ۔ کی خوشبو بھی نہیں پ سکے گا جبکہ . ۔ کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پ ئی جاتی ہے''

اور سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کی حد۔ ث میں ہے کہ انھوں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''جو شخص جا بوجھتے اپنے . پ کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا . پ بنائے اس پ . ۔ حرام ہے''

حضرت ابو ہر۔ رہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''کوئی اپنے . پ کا انکار نہ کرے کیو جو اپنے سے منہ موڑ۔ ہے تو یہ کفر ہے''

حد۔ ث مبارکہ میں نبی کریم رضی اللہ عنہم نے ماں کے قدموں تلے . ۔ کا ۔ کرہ کیا تو ساتھ یہ بتا۔ کہ اللہ نے . پ کو . ۔ کا دروازہ بنا۔ ہے۔ ۔ ۔ . پ کی ' مت، اطا ۔ ۔ ، بعداری نہیں کرو گے . ۔ میں داخلہ کیسے لے سکو گے۔

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے کہ

ا پس ا آدمی آ اوران سے عرض کیا کہ میری بیوی ہے میری ماں اسے طلاق دینے کا حکم دیتی ہے (میں کیا کروں؟) آپ نے فرما میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

''والد . ۔ کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے پس تو اَ چاہے تو اس دروازے کو ضائع کر دے یا اس کی حفاظت کر۔''

ا مرتبہ ر المنافقین عبداللہ بن ابی ا دیوار کے سائے میں اپنے حواریوں کے ساتھ بیٹھا گپیں ہا · رہا تھا۔ اللہ کے رسول رضی اللہ عنہم اپنے ا صحابی کے ہمراہ سواری پ ر ے۔ عبداللہ بن ابی نے دیکھا تو حسد کے مارے رہ نہ سکا۔ پکار کر کہنے لگا:

یعنی اللہ کے رسول رضی اللہ عنہم کے ا . ادمیں سے ا کا · م لے کر کہنے لگا کہ ابن ابی کبشہ ہمیں غبار آلود کر دیا۔ دراصل غبار اڑانے والی کوئی . ت نہ تھی یہ اس کا تکبر تھا۔ اللہ کے رسول رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسد تھا۔ اللہ کے رسول رضی اللہ عنہم کو اس کے ان الفاظ پ غصہ آ۔

ادھر عبداللہ بن ابی کے سچے مسلمان ٹ عبداللہ کو اس واقعہ کا علم ہوا کہ میرا . پ آپ رضی اللہ عنہم کے ساتھ گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔ وہ آپ رضی اللہ عنہم کی · مت میں حاضر ہوا۔ ایمان اس کو کہتے ہیں کہ ادھر . پ ہے اور ادھر کائنات کے امام ہیں یہ امام کائنات رضی اللہ عنہم کے آگے اپنے منافق . پ کو ہیچ اور · قابل توجہ سمجھتے ہیں۔ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول رضی اللہ عنہم! مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے . پ نے آپ کی شان میں ہرزہ سرائی کی ہے۔

''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت و توقیر سے نوازا اور آپ پر اپنی کتاب نازل فرمائی۔ اگر آپ چاہیں تو میں اپنے باپ کا سر کاٹ کر آپ کے قدموں میں رکھ دوں۔''

ارشاد ہوا:

''نہیں اپنے باپ کی عزت کرو اور اس کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آؤ۔''

ساٹھ سے ساٹھ

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں تو (ان کو) ہمبستر ہونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا (ضرور) ہے (مومنو!) اس (حکم) سے تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔ جس کو غلام نہ ملے وہ مجامعت سے پہلے متواتر دو مہینے کے روزے رکھے جس کو اسکا بھی مقدور نہ ہو (اسے) ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (چاہئے) یہ (حکم) اس لئے (ہے) کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار ہو جاؤ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور نہ ماننے والوں کے لئے دردد ینے والا عذاب ہے۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں ساٹھ کے عدد کو موضوع بحث بنا گے، دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سنانے اور سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

ظہار کا کفارہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا

شرعی اصطلاح میں بیوی کو یہ کہنا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے یعنی بیوی کو ماں کہہ دینا ظہار ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

''جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں (ہو جاتیں) ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے بیشک وہ ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور اللہ درگزر فرمانے والا (اور) بخشنے والا ہے۔''

حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے ظہار کر لیا تھا۔ دور جاہلیت میں ظہار کو طلاق ہی تصور کیا جاتا تھا۔ اس لیے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سخت پریشان ہوئیں اس وقت یہ آیات مبارکہ نازل ہوئی اور ساتھ ہی اس کا کفارہ بھی نازل ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں تو (ان کو) ہمبستر ہونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا (ضرور) ہے (مومنو!) اس (حکم) سے

تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے جس کو غلام نہ ملے وہ مجامعت سے پہلے متواتر دو مہینے کے روزے رکھے جس کو اسکا بھی مقدور نہ ہو (اسے) ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (چاہئیے) یہ (حکم) اس لئے (ہے) کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار ہو جاؤ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور نہ ماننے والوں کے لئے درد دینے والا عذاب ہے۔''

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سلمان بن صخر رضی اللہ عنہ (جسے سلمان صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے) نے بیوی کو خود پر حرام قرار دیتے ہوئے یعنی اس سے ظہار کرتے ہوئے اس کی پیٹھ کر رمضان المبارک کے ختم ہونے تک اپنی والدہ کی مانند قرار دیا۔ نصف رمضان کے قریب تو رات کے وقت بیوی سے ہم بستری کر لی، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے اس نے کہا مجھ میں غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ لو۔ اس نے کہا مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے پھر آپ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ اس نے عرض کیا: مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروہ بن عمرو سے کہا: اسے وہ ٹوکرا دے دو جس میں پندرہ سولہ صاع کھجور ہوتی ہے کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے۔

امت محمدیہ کی عمریں ساٹھ سے ستر سال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کی عمر ساٹھ سے ستر سال تک ہیں اور ان میں بہت کم ایسے ہوں گے جو

اس حد سے تجاوز کریں گے۔''

جسے ساٹھ سال عمر مل گی اس کے لے کوئی عذر ِ قی نہیں رہے گا یعنی وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے پ س وقت نہیں تھا۔ کوئی اور بہانہ جیسا کہ حدی ث مبارکہ میں ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جسے اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال عمر دی اس کی طرف عمر میں عذر نہیں چھوڑا۔''

روز قیامت لوگ خواہش کریں گے کہ ہمیں اور عمر ملے تا کہ ہم نیکیاں کر کے رب کو راضی کر لیں جس نے نیکی نہیں کرنی اسے ہزار سال کی عمر بھی مل جائے تو وہ نہیں کرے گا ساٹھ سال کیا کم ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وہ اس میں گے کہ اے ہمارے پ وردگار! ہم کو نکال لے (اب) ہم نیک عمل کیا کریں گے نہ وہ جو (پہلے) کرتے تھے کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ تا اور تمہارے پ س ڈرانے والا بھی آ تو اب مزے چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

''بلکہ اُن کو تم اور لوگوں سے کہیں زیادہ زندگی کے حریص دیکھو گے یہاں تک کہ مشرکوں سے بھی۔ ان میں سے ہر ایک یہی خواہش کرتا ہے کہ کاش وہ ہزار برس جیتا رہے اتنی لمبی عمر اُس کو مل بھی جائے تو اُسے عذاب سے تو نہیں چھڑا سکتی اور جو کام یہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔''

محمد بن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر کوئی شخص پیدا ہونے سے لے کر بوڑھا ہو کر مرنے تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سربسجود رہے تو وہ بھی اس (قیامت کے) دن اپنی اس عبادت کو حقیر جانے گا اور خواہش کرے گا کہ اسے دنیا میں ایک بار پھر لوٹا دیا جائے تاکہ وہ اور زیادہ ثواب حاصل کر سکے۔

مولانا محمد اقبال کیلانی نے اپنی کتاب ''عمدہ تربیت'' کا بیان کے مقدمہ میں ایک عمدہ بات لکھی ہے جو قارئین کی خدمت کرتے ہیں موصوف لکھتے ہیں:

''ارشاد نبوی کے مطابق امت محمدیہ کی اوسط عمر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہوگی ان ارشاد کے مطابق دنیا میں ان کی زیادہ سے زیادہ زندگی ستر سال تصور کر لیجیے اور دنیا کے اعداد و شمار میں سے آخری مرد ''دہ سنکھ'' کو آخرت کی طویل زندگی تصور کر لیجیے دونوں کا تقابل کیا جائے تو دنیا میں ستر سال زندگی بسر کرنے والا شخص دنیا کے ہر سیکنڈ کے بدلے آخرت میں ایک کروڑ ۳ لاکھ ۳۴ ہزار ۹ سو سال زندگی بسر کرے گا خواہ وہ جنت کی نعمتوں میں خواہ جہنم کی آگ میں (یہ درجہ دنیا اور آخرت کی زندگی کا یہ تناسب بھی محض فرضی ہے حقیقی نہیں) غور فرمایئے کہ ہمیں اپنی صلاحیتیں اپنا سرمایہ اور اپنا وقت ایک سیکنڈ کی زندگی کو بہتر بنانے اور سنوارنے میں صرف کرنا چاہیے یا ایک کروڑ ۱۳ لاکھ ۳۴ ہزار ۹ سو سال کی طویل زندگی کو بہتر بنانے اور سنوارنے میں صرف کرنا چاہیے لیکن ابلیس نے صرف ایک سیکنڈ کی زندگی کو ہمارے لیے اس قدر دلفریب اور

خو بنادیہے کہ ہم کروڑ سالہ طویل زندگی کی ابدی نعمتوں سے غافل اور سیکنڈ کی مختصر زندگی کی عارضی رنگینیوں میں مدہوش کی طرح منہمک اور مست ہیں اور یون شیطان کے دھوکے اور فریب میں آکر جنت سے محرومی کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔''

سیدنا آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ تھا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا۔ پھر فرمایا: جا کر ان فرشتوں کی جماعت کو سلام کہیے اور سنیے کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام (کا طریقہ) ہوگا۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے کہا: .....فرشتوں نے کہا:

یعنی جواب میں کا اضافہ ہوگیا۔ جو بھی جنت میں داخل ہوگا' وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر (ساٹھ ہاتھ قد کا) ہوگا اس کے بعد اب تک مخلوق (کے قد کاٹھ) میں کمی ہوتی آئی ہے۔''

جنت میں قد ساٹھ ہاتھ ہوگا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص بھی جنت میں جائے گا وہ سیدنا آدم کی صورت پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا۔ (شروع میں لوگوں کے قد ساٹھ ہاتھ تھے) جو بعد میں گھٹتے گئے حتی کہ موجودہ قد پر آ گئے۔''

ہر اذان پر ساٹھ نیکیاں

سید· ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما·:

''جس شخص نے ·رہ سال (مسجد میں) اذان دی اس کے لیے ·ت· وا· · ہوگئی۔''

''اور اس کے لیے اس کی ہر اذان کے · لے ہر روز ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔''

''اور ہر اقامت کے · لے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔''

حضرت ابوسعید· ری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما·:

''مؤذن کی آواز پہنچنے کی حد· جو بھی جن، ا ن اور دوسری اشیاء (حجر و شجر اور جمادات) اسے (یعنی اذان کو) ·ت· ہیں۔ وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گے (کہ یہ بندہ مومن ہے)۔''

سید· ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سید· بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اذان دی· · سید· بلال رضی اللہ عنہ خاموش ہوئے تو آپ نے فرما·:

''جس نے مؤذن جیسے کلمات یقین کے ساتھ دہرائے وہ ·ت· میں داخل ہو

گا۔‘‘

۔۔۔ میں مومن کے خیمہ کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی

اہل ۔۔۔ کے لیے محلات کے علاوہ خیمے بھی ہوں گے جن میں اہل ۔۔۔ کی حوریں قیام پذ ۔ ہوں گی اوران خیموں کے مختلف زاویوں میں اہل ۔۔۔ کی بیو یں اورحوریں ہوں گی وہ خیمہ اتنا وسیع وعریض ہوگا کہ وہ ا ۔ دوسرے کو دیکھ نہیں پ گے۔

’’جنتیوں کے لیے خیموں میں حوریں ٹھہرائی گئی ہوں گی۔پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے۔‘‘

سید ۔ ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

’’بے شک مومن کے لیے ۔۔۔ میں موتی کا ا ۔ خولدار خیمہ ہوگا اس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی ،اس خیمہ کے ہر کونے میں مومن کی بیو یں ہوں گی ،مومن ان بیویوں کے پ س چکر لگا ۔ رہے گا، لیکن محل کی وسعت اور لمبائی کی وجہ سے وہ آپس میں ا ۔ دوسرے کو دیکھ نہیں سکیں گے۔‘‘

روزہ توڑنے کا کفارہ ساٹھ مساکین کو کھا ۔

سید ۔ ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ روا ۔ ہے کہ:

''ایک شخص نبی (ﷺ) کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رمضان کے روزے کے دوران اپنی بیوی سے صحبت کر لی آپ ﷺ نے فرمایا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو اس نے عرض کیا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو اس نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو اس نے عرض کیا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا پھر آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اسے صدقہ کر دو اس شخص نے کہا مدینہ کے لوگوں میں مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں ہو گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اب (سامنے کے دانتوں کے ساتھ دا . دو دانت) آنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اسے اپنے گھر والوں کو کھلا دو''

اللہ میں نے اپنی عمر سے اسے ساٹھ سال دیئے

حضرت ابو ہریہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

:

:

:

: :

: :

:

:

-

: : -

: . : . : .

: .

: . : .

:

: . :

: .

”. اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور ان میں روح پھو تو انہیں چھینک آئی۔ انہوں
نے کہا ۔ چنانچہ انہوں نے اللہ کے حکم سے کہا۔ جس کے
جواب میں ان کے رب نے فرما۔ ُ (اللہ تم پر رحم کرے) اے آدم
ان فرشتوں کے پ س جاؤ جو بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں سلام کرو۔ انہوں نے جواب د۔
کہ ۔ وہ پھر اپنے رب کی طرف لوٹے تو اللہ
تعالیٰ نے فرما یہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی آپس میں دعا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی
دونوں مٹھّیاں بند کر کے فرما ان میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔ انہوں نے عرض کیا
میں نے اپنے رب کا دا ں ہاتھ اختیار کیا اور میرے رب کے دونوں ہاتھ ہی دا ہنے
اور . - والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہاتھ کھولا تو اس میں آدم اور ان کی ذر۔ -
(اولاد) تھی۔ پوچھنے لگے کہ ۔ رب یہ کون ہیں؟ فرما یہ تمہاری اولاد ہے اور ان .
کی پ ٹ نیوں پ ان کی عمریں لکھی ہوئی تھیں۔ ان میں ا شخص . سے ز دہ روشن
چہرے والا تھا۔ پوچھا یہ کون ہے؟ فرما یہ آپ کے بیٹے داؤد ہیں۔ میں نے ان کی عمر
چالیس سال لکھی ہے۔ عرض کیا اے رب ان کی عمر ز دہ کر دیجئے۔ فرما اتنی ہی ہے
جتنی لکھی جا چکی ہے۔ عرض کیا اللہ میں نے اپنی عمر سے اسے ساٹھ سال د یئے۔
اللہ تعالیٰ نے فرما تم اور ایسی سخاوت۔ پھر وہ اللہ کی مشیت کے مطابق .۔ - میں
رہے۔ پھر وہاں سے ا- رے گئے اور پھر اپنی عمر گننے لگے۔ نبی اکرم e فرماتے ہیں
پھر ان کے (آدم u کے) پ س موت کا فرشتہ آ ۔ تو آدم علیہ السلام ان سے کہنے
لگے کہ تم جلدی آ گئے میری عمر ہزار سال ہے۔ فرشتے نے عرض کیا کیوں نہیں۔ لیکن
آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے ٹ داؤد u کو دے دیئے تھے۔ اس پ
آدم u نے انکار کر د۔ چنانچہ ان کی اولاد بھی ٠ ہوگئی اور آدم سے بھول ہوئی چنانچہ

ان کی اولاد بھی بھولنے لگی۔ نبی اکرم نے فرمایا کہ اس دن سے لکھنے اور گواہ مقرر کرنے کا حکم ہوا۔''

اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

:

: "

''اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں تو انہوں نے کہا کہ آج رات میں تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی حاملہ ہوگی اور پھر ایسا بچہ جنے گی جو شہسوار ہوگا اور اللہ کے راستے میں لڑے گا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔ لیکن صرف ایک بیوی کے یہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ بھی ادھورا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سلیمان علیہ السلام نے انشاءاللہ کہہ دیا ہوتا تو پھر ہر بیوی حاملہ ہوتی اور شہسوار جنتی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتے۔''

:

ساٹھ سال کی عبادت سے افضل عمل

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’ آدمی کا اللہ کے راستے میں، صف کھڑا ہو جا۔ ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔‘‘

جناب محمد ﷺ نے تین سو ساٹھ۔ ۔ توڑ دیئے

سید۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے اردَ دتین سو ساٹھ بتوں کو پ ش پ ش کر دی۔ آپ ﷺ اپنی لاٹھی کے ساتھ بتوں کو َ اتے جاتے اور ساتھ کہتے جاتے تھے۔

’’حق آ َ ی۔ ۔ طل مٹ َ ی اور ۔ طل ہے ہی مٹنے والا ہے‘‘

ستر سے ستر

ارشاد ِ ری تعالیٰ ہے:

'' (حکم ہوگا کہ) اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو۔ پھر دوزخ کی آگ میں جھو ۔ پھر زنجیر سے جس کی ۔ پ ستر َ ۔ ہے جکڑ دو۔''

تمہیدی کلمات

قرآن مجید اور احادی ۔ ث مبارکہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جہاں پ اللہ تعالیٰ نے ستر کے عدد کے ساتھ احکام و مسائل، قصص و عبرت کے مناظر اور کہیں پ آئندہ رو پ ی ہونے والے واقعات کی طرف ۔ ہی کی ہے، آج ہم اپنے خطبہ میں ستر کے عدد کا ذکر کریں گے۔

۔ فرمانوں کو جہنم میں ستر َ ۔ زنجیروں میں جکڑا جائے گا

ارشاد ِ ری تعالیٰ ہے:

'' (حکم ہوگا کہ) اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو۔ پھر دوزخ کی آگ میں جھو ۔ پھر زنجیر سے جس کی ۔ پ ستر َ ۔ ہے جکڑ دو۔''

''اور ہم کافروں کی َ دنوں میں طوق ڈال دیں گے بس جو عمل وہ کرتے تھے ان ہی کا ان کو. لہ ملے گا۔''

''ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنے سر کی کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا:

''اَ اس طرح کا ا۔ پتھر آسمان سے زمین پ پھینکا جائے اور یہ پنچ سو سال کی مسافت ہے تو وہ پتھر رات سے پہلے پہلے زمین پ پہنچ جائے گا لیکن اسی پتھر کو اَ اس زنجیر (جس کے ساتھ جہنمی کو جکڑا جائے گا) کے ا۔ سرے سے پھینکا جائے تو اسے دوسرے سرے۔ پہنچنے میں چالیس سال لگ جا گے۔''

ستر ہزار فرشتوں کا طواف

عین .۔ اللہ کے او پ .۔ معمور ہے جہاں فرشتے طواف کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے معراج کے موقع پ اس کی کیفیت بیان فرمائی کہ:

میرے سامنے ۔ یہ معمور لا ۔ ے تو میں نے جبرا علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انھوں نے بتا ۔ یہ ۔ یہ معمور ہے اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں ۔ ۔ وہ اس سے نکل جاتے ہیں تو پھر دو ۔ رہ اس میں کبھی نہیں لوٹتے۔

موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ستر لوگ کوہ طور پ

حضرت موسیٰ علیہ السلام تورات ۔ ٔ کے لیے کوہ طور پ گئے تو اپنے ساتھ قوم کے ستر افراد بھی لے گئے ۔ ۔ ۔ موسیٰ علیہ السلام واپس آنے لگے تو انھوں نے کہا کہ ہم تجھ پ اس وقت ۔ ایمان نہیں لا گے ۔ ۔ ۔ اللہ تعالیٰ کو خود نہ دیکھ لیں اس گستاخی کے ۔ ش اللہ کی طرف سے ان پ ا ۔ بجلی ٔ ی اور وہ ۔ ہلاک ہو گئے پھر موسیٰ علیہ السلام نے ان کے لیے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر ۔ ا اور دو ۔ رہ زن ٔ ہ کر ۔ ی۔

جیسا کہ ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے:

''اور ۔ ۔ تم نے (موسیٰ سے) کہا کہ اے موسیٰ! ۔ ۔ ۔ ہم اللہ تعالیٰ کو سامنے نہ دیکھ لیں گے تم پ ایمان نہ لا گے تو تم کو بجلی نے آ گھیرا اور تم دیکھ رہے تھے۔ پھر موت آ جانے کے بعد ہم نے تمھیں از سرِ نو زن ٔ ہ کر ۔ ۔ ۔ کہ احسان مانو۔''

جہنم کی ستر ہزار لگامیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''روز قیامت جہنم لائی جائے گی تو اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گے اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے۔''

یعنی جہنم کو کھینچنے والے فرشتوں کی تعداد چار ارب نوے کروڑ ہوگی۔

جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت سے زیادہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک دھماکے کی آواز آئی رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا کہ کیا تمھیں معلوم ہے یہ کیسی آواز ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ ایک پتھر تھا جو آج سے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور آگ میں جاتا رہا تھا اور اب وہ جہنم کی تہہ تک پہنچا ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

''اگر کوئی کنکر جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو اس میں ستر سال تک چلے جائے گا تب بھی اس کی گہرائی تک نہ پہنچے۔''

جہنم کی آگ ستر ۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تمھاری آگ جہنم کی آگ کے ستر ا۔ اء میں سے ایک ۔ ء ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دنیا کی آگ جلانے کے لیے کافی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اس آگ کو دنیا کی آگ سے انہتر ۰ زیادہ فضیلت دی گئی ہے۔

جہنم کی تپش کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ موسم گرما کی گرمی جہنم کا محض ایک سانس ہے۔

میدان محشر میں گناہگاروں کا ستر ع ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے روز لوگوں کا زمین میں ستر ع (تقریباً ۱۴۰ ۔ ٹ) ۔ جائے گا بعض لوگوں کے منہ اور بعض لوگوں کے کانوں ۔ ہوگا۔''

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے روز سورج مخلوق سے ایک میل کے فاصلے پہ آ جائے گا''

اور لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق میں ڈوبے ہوئے ہوں گے کوئی ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک ڈوبا ہوگا کسی کو کی لگائی آئی ہوگی یہ فرماتے آپ ﷺ نے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

''میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بلا حساب اور عذاب جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور تین لپ بھرے ہوئے رب کے اور بھی جنت میں داخل ہوں گے۔''

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، رسول اللہ نے فرمایا:

”. . . میں میری امت کے ستر ہزار ۔ سات لاکھ (راوی کو ان میں سے کسی ا۔
تعداد میں شک تھا) آدمی اس طرح داخل ہوں گے کہ بعض بعض کو پکڑے ہوئے ہوں
گے اور اس طرح ان میں کے اگلے پچھلے . . . میں داخل ہو جا گے اور ان
کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔“

مومن کی قبر ستر ہاتھ فراخ ہو جاتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلاشبہ مومن اپنے قبر میں سرسبز . غ میں ہوتا ہے جو اس کے لیے ستر ہاتھ فراخ کر دیا جاتا ہے اور اس میں چودھویں رات کے چاند جیسی روشنی کر دی جاتی ہے۔“

مسجد خیف میں ستر انبیاء نے زادا کی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مسجد خیف میں ستر انبیاء نے زادا کی ان میں موسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔“

جمری صغری کے پاس یہ مسجد موجود ہے جس میں ۳۵ ہزار لوگوں کے لیے نماز پڑھنے کی جگہ موجود ہے۔

شہید ستر رشتہ داروں کو . ۔ ۔ میں لے کر جائے گا

حضرت مقدام بن معد ب رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔ : اللہ کے ہاں شہید کے چھ اعزاز ہیں (اور وہ یہ ہیں)

'' پہلے ہی لمحہ اسکی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کو . ۔ ۔ میں اس کا ٹھکانہ دکھا د ۔ جا ۔ ہے ۔''

عذاب قبر سے محفوظ کر د ۔ جا ۔ ہے

قیامت کی . ڑی مصیبت سے محفوظ ر ہتا ہے

''اس کے سر پ عزت اور وقار کا ۔ ج رکھا جا ۔ ہے جس کا صرف ا ۔ ہی ۔ قوت د اور اس میں جو کچھ ہے . سے قیمتی ہے ۔''

''خوبصورت ، . ڑی . ڑی آنکھوں والی بہتر ۷۲ حوروں سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے ۔''

''اس کے ستر ۷۰ رشتہ داروں کے . رے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے ۔''

جنتی حور ستر جوڑے پہنے گی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہر آدمی کے لیے دو دو بیویں ہوں گی ہر عورت ستر ستر جوڑے پہنے ہوگی جن میں سے اس کی پنڈلی کا گودا آر ہا ہوگا۔''

اس روا۔ ۔ میں جنتی خواتین کی صفات بیان ہو ہیں چندا۔ مز۔ پڑھیں:
ا۔جنتی خواتین حسن و جمال اور کردار میں بے مثال ہوں گی

''۔ ۔ ۔ میں (اہل۔ ۔ ۔ کے لیے) خوب سیرت اور خوبصورت بیویں ہوں گی پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔''
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اَ ۔ ۔ ۔ کی عورتوں میں سے ا۔ عورت د میں (لمحہ بھر کے لیے) جھا ۔ لے تو مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے اور فضا کو خوشبو سے معطر کر دے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جنتی عورت کے سر کا دوپٹہ اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے''

جنتی خواتین تمام ظاہری آلائشوں مثلاً حیض، نفاس، استحاضہ وغیرہ پیچیدہ امراض اور باطنی آلائشوں مثلاً غصہ، حسد، کینہ، سوکن پن، کذاب وافتراء، الزام تراشی، بہتان بازی وغیرہ سے پاک صاف ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اور ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔''

غلام اور نوکروں کو معاف کرو اگر چہ ستر مرتبہ کرنا پڑے

انسان ہونے کے ناطے زندگی میں غلطیاں ہو جاتی ہیں اس سے انسان کو آگ بگولہ نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ اپنے اندر برداشت پیدا کرنی چاہیے اور صبر کا دامن تھامنا چاہیے جس قدر ممکن ہو ان سے درگزر ہی کی جائے یہی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

:

''ہم خادم کا کس حد تک معاف کریں؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش رہے اس نے پھر وہی بات کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ اس نے یہ بات کہی تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ۔ ہر روز ستر مرتبہ اپنے غلام کو معاف کرو''

میں دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرتا ہوں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( ))

''اللہ کی قسم! میں دن میں ستر (۷۰) سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں''

بخاری،الدعوات،باب استغفار النبی فی الیوم واللیلة(٦٣٠٧)ترمذی،تفسیر القرآن،باب ومن سورة محمد(٣٢٥٩)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( ))

''میں دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں''

حضرت اغر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

صلی اللہ علیہ وسلم

'میں بڑی کوشش کرتا ہوں کہ گھر میں سخت رویہ اختیار نہ کروں خود پر قابو نہیں رہتا پھر اللہ سے ڈر بھی آتا ہے کہ قیامت کے دن کہیں اللہ تعالیٰ یہ نہ پوچھ لیں کہ تو نے اسے میرے غم پر حاصل کیا تھا تو اسے میرے لیے معاف کیوں نہ کیا،اللہ کے نبی نہ چاہتے ہوئے بھی میری زبان پر سختی آجاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اغر بتلا استغفار کیوں نہیں کرتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دن میں ستر مرتبہ استغفار کیا کر''

امت محمدیہ ستر ویں امت ہے

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے . پ اور اپنے داد سے روا. ت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما.:

''تم روز قیامت ستر ویں امت ہو گے، ہم . سے آ. میں آنے والے اور . سے بہتر ہیں''

عیادت کرنے والے کے لیے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما.:

''. . کوئی مسلمان عیادت کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کے پ.س بیٹھتا ہے اَ وہ صبح کو عیادت کرے تو شام ت. ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اَ شام کو عیادت کرے تو صبح ت. ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے . ت. میں ا. . غ لگ جا. ہے۔''

سید. ثو. ن رضی اللہ عنہ سے روا. ت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما.:

''مریض کی عیادت کرنے والا . ت. کے . غ میں ہوتا ہے یہاں ت. کہ واپس پلٹ آئے۔''

شہید ستر سال کی مسافت کے ۱. جہنم کی آگ سے دور رہے گا

سید· ابوسعید· ریt کہتے ہیں کہ رسول اللہe نے فرما یا:

''جو شخص اللہ کے راستے میں ا یک دن روزہ ر کھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر سال کی مسافت کے ۱. جہنم کی آگ سے دور کر دیتا ہے۔''

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتوں کا نزول

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دفنانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: (اے صحابہ کرام کیا تمہیں معلوم ہے؟)

''اس سعد کی محبت (کی محبت میں یا موت کے غم میں) عرش لرز اٹھا ہے۔''

''اور اس سعد کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔''

''اور سعد کے جنازے میں ستر (۷۰) ہزار فرشتوں نے شرکت کی ہے۔''

حضرت جا. رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اس دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے ہاں گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اسے قبر میں رکھ

کرمٹی . ا. کردی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے دی تسبیحات پڑھیں پھر اللہ اکبر کیا ہم نے آپ کے ساتھ مل کر اللہ اکبر کہا۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ آپ نے پہلے تسبیحات پڑھیں اور پھر اللہ اکبر کہا۔ آپ نے ایسے کیوں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''قبر قدرے تنگ ہونے لگی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے کشادہ کر دیا۔''

. ۔ کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے

سنن ئی اور ابن ماجہ وغیرہ کی روایت میں ذمی کے لفظ ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی ذمی کو قتل کر دیا تو وہ . ۔ کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا حالا . ۔ کی خوشبو تو ستر سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے''

ذمی اسے کہا جاتا ہے جو دار اسلام میں غیر مسلم کسی معاہدے کے ساتھ رہ رہا ہوں وہ مسلمانوں کو ٹیکس وغیرہ دیتا ہو اور اسکی جان و مال کا ذمہ مسلمانوں نے لے رکھا ہو۔

آپ ستر . ربھی منافق کا جنازہ پڑھیں رب معاف نہ کرے گا

سید . عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن اابی (منافق) . مرگیا تو اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس نے کہا کہ آپ مجھے اپنا کرتہ دیجیے (میں اس میں اسے کفن دوں گا) اور آپ ﷺ اس کا جنازہ بھی پڑھا . اور اس کے لیے استغفار بھی کر . آپ ﷺ نے اپنا کرتہ اس کو دے دیا اور فرمایا (. جنازہ تیار ہو جائے) مجھے اطلاع دے دینا، میں اس کی زجنازہ پڑھا دوں گا۔'' اس نے آپ ﷺ کو اطلاع دی . آپ ﷺ نے اس کی زجنازہ پڑھا .

چاہی تو سید· عمر نے آپ ﷺ کو پیچھے سے پکڑ لیا اور عرض کی کہ کیا منافقوں پ ز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نہیں فرما؟ آپ ﷺ نے فرما ''مجھے دونوں پ توں کا اختیار د ے ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرما:

''آپ ﷺ ان (منافقوں کے لیے) دعائے مغفرت کریں نہ کریں (یہ ان کے حق میں ا. ہے) اَ آپ ان پ ستر (۷۰) مرتبہ بھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہر· ہر· معاف نہیں کرے گا۔''

اس کی توبہ ستر کو کافی ہو جائے

حضرت ابو نجید عمران بن حصین· ا·ی رضی اللہ عنہ سے روا ت ہے کہ جہینہ قبیلے کی ا عورت رسول اللہ ﷺ کی· مت میں حاضر ہوئی اور وہ ارتکاب ز· سے حاملہ تھی۔ اس نے آ کر کہا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے حد والے ے· ہ کا ارتکاب ہو ہے، آپ ﷺ مجھ پ حد قائم فرما دیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے ولی (وارث، قر رشتے دار) کو بلا اور فرما:

اس کو اچھے طر سے اپنے پ س رکھو اور. . یہ بچہ جن لے تو اس کے بعد اس کو لے آ·۔''

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اللہ کے پیغمبر نے اس کی. . حکم د تو اس کے کپڑے اس پ مضبوطی سے· ھ دیئے گئے، پھر آپ ﷺ کے حکم پ اسے رجم کر د ے، پھر آپ ﷺ نے اس کی ز جنازہ پ ھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''رسول اللہ ﷺ! اس. کاری کرنے والی عورت پ آپ ز جنازہ پ ھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرما:

''(اے عمر تمہیں نہیں معلوم) اس عورت نے ایسی (خالص) توبہ کی ہے کہ اَ اسے

اہل مدینہ کے ستر آدمیوں پ تقسیم کرد یجائے توان کو کافی ہوجائے۔کیااس سے بھی افضل کوئی ت ہے کہ اللہ عزوجل کی رضا کے لیے اس نے اپنی جان قر ن کردی ؟‘‘

اسی سے اسی۔

ارشدا۔ری تعالیٰ ہے:

''اہل۔۔۔کی۔مت کے لیے ایسے لڑکے دوڑے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انھیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں وہاں۔ ھر بھی تم نگاہ ڈالو گے ا۔ ۔ڑی سلطنت کا سروسامان تمھیں آئے گا ان کے او۔پ۔ر۔ ریشم کے سبز لباس اور اطلس ودیبا کے کپڑے ہوں گے اور انھیں چا۔ی کے کنگن پہنائے جا گے اور ان کا رب انھیں نہا۔۔پ کیزہ شراب پلائے گا۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں ۸۰ کے عدد پ۔ت ہوگی دعا ہے اللہ پ ک حق سچ بیان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور پھر اس پ عمل کی توفیق بخشے۔آمین۔

۔ سے کم درجے والے جنتی کے اسی ہزار خادم ہوں گے

رسول اللہ ﷺ نے فرما۔:

” . سے کم درجے والے جنتی کے اسی ہزار خادم ہوں گے۔“

اہل . ۔ کے لیے . ۔ میں ایسے کم سن ۔ ام وغلمان ہوں گے جو ہر وقت ان کی ۔ مت میں مصروف ومشغول ہوں گے، وہ انتہائی خوبصورت ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی ہوتے ہیں۔

سید۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے . رے میں سوال کیا کہ ان کے تو کوئی ۔ ہ نہیں ہوں گے جن کی انھیں سزا دی جائے تو کیا وہ جہنم میں داخل کیے جا گے نہ ہی ان کی نیکیاں ہوں گی کہ جن کے . لہ میں وہ . ۔ کے . دشاہ بن جا (پھر وہ کہاں جا گے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”وہ اہل . ۔ کے خادم ہوں گے۔“

اسی ممالک کے عیسائی مسلمانوں کے خلاف ہوجا گے

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

”اہل روم اور تمھارے درمیان صلح ہوگی پھر اہل روم تمھارے ساتھ غداری کریں گے اور تمھارے مقابلے میں اسی (۸۰) جھنڈوں (یعنی ممالک) کے ساتھ فوج لے کر آ گے ہر جھنڈے کے نیچے . رہ ہزار فوج ہوگی“

حضرت ذی مخبر صحابی رسول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے:

''تم اہل روم (کے عیسائیوں) سے صلح کرو گے اور دونوں مل کر ا۔ اور دشمن سے لڑو گے جو تمھارے پیچھے ہوگا تم لوگ فتح حاصل کرو گے غنیمت حاصل کرو گے اور سلامتی کے ساتھ واپس آؤ گے اور ا۔ ٹیلوں والے میدان میں پڑاؤ ڈالو گے وہاں ا۔ عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب کو فتح ہوئی مسلمانوں میں سے ا۔ آدمی اس .ت پ غضبناک ہو کر عیسائی کو مارے گا اور صلیب توڑ دے گا جس پ اہل روم عہد شکنی کریں گے اور دوسرے عیسائیوں کو .ٔ کے لیے اکٹھا کریں گے (دوسری طرف مسلمان تنہا رہ جا گے اور شہید ہوں گے)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما:

’’قیامت سے پہلے یہ ہوگا کہ رومی لشکر (شام کے شہر) اعماق یا مابق میں پڑاؤ کرے گا پھر مدینہ سے ایک لشکر (رومیوں یعنی عیسائیوں کے مقابلے کے لیے) نکلے گا وہ لشکر زمین والوں میں سے بہترین لشکر ہوگا۔ دونوں لشکر (مسلمان اور عیسائی) صفیں باندھ لیں گے تو عیسائی (مدنی مسلمانوں سے) کہیں گے کہ تم (شامی) مسلمانوں سے الگ ہو جاؤ انھوں نے ہمارے مردوں، عورتوں کو غلام بنایا ہے ہم صرف انہی سے جنگ کریں گے (مدنی) مسلمان کہیں گے واللہ ہم اپنے بھائیوں کو تمھارے مقابلے کے لیے کبھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے پھر دونوں لشکروں کے درمیان لڑائی ہو گی مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ جائے گا، اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا۔ ایک تہائی لشکر مارا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین شہداء کا درجہ پائیں گے۔ ایک تہائی فتح پائے گا یہ ایک تہائی مجاہد کبھی فتنہ میں نہیں پڑیں گے۔ اس فتح کے بعد مسلمانوں کا لشکر استنبول (قسطنطنیہ کی کا شہر) کو فتح کرے گا یہ لوگ (فتح کے بعد) اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں سے باندھ کر مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ شیطان پکارے گا تمھارے پیچھے اہل وعیال میں دجال آیا ہے چنانچہ مسلمان (استنبول سے) نکل کر بھاگیں گے (راستے میں معلوم ہوگا) کہ یہ خبر تو جھوٹی ہے لیکن جب شام پہنچیں گے تو دجال ظاہر ہو جائے گا۔‘‘

.۔۔ میں اسی صفیں امت محمدیہ کی

.۔۔ میں دو تہائی تعداد امت محمدیہ کی ہوگی .قی ا۔ تہائی تعداد تمام ا۔یء کی امتوں کی ہوگی حضرت .۔ یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما۔:

''جنتیوں کی ا۔ سو بیس قطاریں ہوں گے جن میں سے اسی قطاریں اس امت محمدیہ کی ہوں گی اور چالیس قطاریں .قی امتوں کی ہوں گی۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما۔:

''میرے سامنے مختلف امتوں کے لوگ لائے گئے بعض نبی ایسے تھے جن کے ساتھ دس افراد سے بھی کم لوگ تھے بعض نبیوں کے ساتھ ا۔ دو آدمی تھے اور کوئی نبی ایسا تھا جس کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ اتنے میں میرے سامنے ا۔ .ڑی امت آئی میں

یہ سمجھا کہ یہ میری امت ہے مجھے بتایا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں میں نے دیکھا تو وہاں بھی ایک بڑی جماعت تھی پھر مجھے کہا گیا اب آسمان کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھیں۔ میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت پائی مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے جس میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔''

اور وہ حدیث جو سابقہ مضمون میں بیان ہو چکی ہے کہ امت محمدیہ کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے۔

تھوڑے سے پانی سے اسی آدمیوں نے وضوء کر لیا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: عصر کا وقت ہو چکا تھا، مسجد کے قریب تھے انہوں نے تو وضو کر لیا لیکن بہت سے لوگ باقی رہ گئے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کی بنی ہوئی ایک لگن لائی گئی۔ اس میں پانی تھا۔

: :

''آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا لیکن اس کا منہ اتنا تنگ تھا کہ آپ اس کے اندر اپنا ہاتھ پھیلا کر نہیں رکھ سکتے تھے، چنانچہ آپ نے انگلیاں لیں اور لگن کے اندر ہاتھ کو ڈال دیا پھر (اسی پانی سے) جتنے لوگ باقی رہ گئے تھے سب نے وضو کیا۔ میں نے پوچھا کہ آپ حضرات کی تعداد کیا تھی؟ انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اسّی آدمی تھے۔''

یہ رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں سے کہ آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی جاری ہوا۔ اس طرح کے کئی اور واقعات رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں پیش آئے جیسا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا:

''ان شاء اللہ کل تم لوگ تبوک کے چشمے پر پہنچ جاؤ گے۔ تم دِن نہ چڑھ جائے تم وہاں نہیں پہنچو گے۔ آگاہ رہو! جو شخص بھی اس چشمے پر پہنچے، میں نہ پہنچ جاؤں وہ چشمے کے پانی کو ہاتھ بھی نہ لگائے''۔

پھر اگلے روز (دِن چڑھے) ہم اس چشمے کے پاس پہنچے تو ہم سے پہلے دو آدمی اس چشمے کے پاس پہنچ چکے تھے، چشمے کے پانی کا حال یہ تھا کہ جوتے کے تسمے کی طرح پانی کی دھار ٹپک رہی تھی۔ آپ ﷺ نے ان دو آدمیوں سے پوچھا:

''تم نے اس پانی کو ہاتھ تو نہیں لگایا؟''

انہوں نے کہا: ''جی ہاں! لگایا ہے''۔

اس پر آپ ﷺ نے جو اللہ کو منظور تھا ان دونوں کو بھلا کہا (انہوں نے حکم کی خلاف ورزی کی ہے)۔

اس کے بعد آپ ﷺ کے حکم پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ اس پانی میں دھوئے۔ پھر وہی پانی اس چشمہ میں ڈال دیا۔ اب تو وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا۔ پھر لوگوں نے پانی پینا اور پلانا شروع کر دیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

''اے معاذ رضی اللہ عنہ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا کہ اس پانی کی وجہ سے یہاں باغات ہی باغات ہو جائیں گے''۔

(یہ چشمہ آج بھی موجود ہے۔ البتہ سعودی حکومت نے یہاں ٹیوب ویل لگا دیئے ہیں۔ اس پانی کا اس دِن سے سلسلہ جاری وساری ہے جس کی . و - تبوک میں ہر جا . . غات ہی . غات ہیں۔

تبوک مدینہ منورہ سے ۷۸ کلو۔ ٹ کے فاصلہ پ ہے اور اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً تیس ہزار کے قر۔ تھی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس میں فتح نصیب فرمائی۔

اسی لوگوں نے کھا· کھالیا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (میری والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی تو آپ کی آواز میں بہت ضعف معلوم ہوا۔ میرا خیال ہے کہ آپ بہت بھوکے ہیں کیا تمہارے پ س کچھ کھا· ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور اس میں روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ میں چھپا دی اور اس اوڑھنی کا دوسرا حصہ میرے . ن پ . ھ دی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی · مت میں مجھے بھیجا۔ میں جو گی تو آپ مسجد میں تشریف ر - تھے۔ آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپ کے پ س کھڑا ہو گی تو آپ نے فرما۔ کیا ابوطلحہ نے تمہیں بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے دری فت فرما۔، کچھ کھا· دے کر؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، جو صحابہ آپ کے ساتھ اس وقت موجود تھے، ان . سے آپ نے فرما۔ کہ چلو اٹھو، آنحضرت تشریف لانے لگے اور میں آپ کے آگے آگے لپک رہا تھا اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ کر میں نے انہیں خبر دی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بولے، ام سلیمr حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو بہت سے لوگوں کو ساتھ لائے

ہیں ہمارے پس اتنا کھانا کہاں ہے کہ کو کھلایا جا سکے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں (ہم فکر کیوں کریں؟) خیر ابوطلحہ آگے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ بھی چل رہے تھے۔ ام سلیم نے وہی روٹی لا کر آپ کے سامنے رکھ دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے روٹیوں کا چورا کر دیا گیا، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کپی نچوڑ کر اس پر کچھ گھی ڈال دیا، اور اس طرح سالن ہو گیا، آپ نے اس کے بعد اس پر دعا کی جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلا لو، انہوں نے ایسا ہی کیا، ان نے روٹی پیٹ بھر کر کھائی اور یہ لوگ ہر گئے تو آپ نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو بلا لو۔ چنانچہ دس آدمیوں کو بلایا گیا، انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا، یہ لوگ ہر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر دس ہی آدمیوں کو بلا لو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا۔ وہ ہر گئے تو آپ نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو دعوت دے دو۔

اس طرح لوگوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ ان لوگوں کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے جسم پر میدان ہر میں اسی زخم لگے

حضرت انس (رض) نے کہا میرے اس چچا نے کہا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا اور وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے جس کا انہیں بہت افسوس تھا کہ یہ وہ معرکہ تھا جس میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو شریک تھے لیکن میں غیر حاضر تھا ہاں اگر اللہ نے مجھے اس کے بعد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہمراہی میں کوئی معرکہ دکھایا تو اللہ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں تو وہ اس کے علاوہ کوئی کلمات کہنے سے ڈرے پس وہ

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے تو حضرت انس (رض) نے حضرت سعد بن معاذ (رض) سے کہا اے ابوعمرو کہاں جا رہے ہو مجھے تو احد کی طرف سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے پھر وہ کفار سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے:

''اور ان کے جسم میں نیزوں اور تیروں کے اسی سے زیادہ زخم پائے گئے''

اور ان کی بہن میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا کہ میں اپنے بھائی کو صرف ان کے پوروں سے ہی پہچان سکی اس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی مسلمانوں میں سے بعض وہ آدمی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کیا اور بعض وہ ہیں جو انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنے وعدہ میں کوئی ردوبدل نہ کیا صحابہ کرام گمان کرتے تھے کہ یہ آیت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

شراب پینے والے کی حد اسی کوڑے ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب (کی حد) میں درختوں کی ٹہنی اور جوتوں سے مارا

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔ . حضرت عمر رضی اللہ عنہ (خلیفہ) ہوئے اور لوگ سبزہ زاروں اور دیہاتوں کے قر۔ رہنے لگے تو آپ نے کہا تم شراب کی سزا میں کیا خیال کرتے ہو؟ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ اس کی کم از کم حد مقرر فرما دیں۔ راوی کہتے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی ۸۰ کوڑے لگائے۔''

ا. اہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں ختنہ کیا

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔

''ا. اہیم علیہ السلام . سے پہلے مہمان نوازی کی ر۔ ۔ کو جاری کیا نیز ا. اہیم علیہ السلام نے ہی . سے پہلے اپنا ختنہ کیا جبکہ آپ کی عمر اس وقت تقر یبا اسی سال تھی''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما:

''ا. اہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ بسولے کے ساتھ کیا. ان کی عمر اسی سال تھی''

محترم قار !ا. اہیم علیہ السلام اللہ کے وہ جلیل القدر پیغمبر تھے کہ ہر معاملہ میں اطا ۔ وفر مانبر داری کی مثال قائم کر دی ان کی عمر اسی سال کے قر۔ تھی کہ حکم ۰ او ی کہ اے میرے دو ۔

!میں تیرے بہت سارے اعمال کو آنے والوں کے لیے ۔ ۔ بنان چاہتا ہوں اور ان میں سے
ا۔ یہ ہے کہ تو اپنا ختنہ کرڈال آج کے بعد اس فعل کو فطری اعمال میں شامل کر دیا جائے''
آپ علیہ السلام نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جلدی سے کوئی آلہ تلاش کرنے لگے اور تو کچھ ہاتھ نہ آیا۔ بسولہ
کسی کونے کھدرے میں پڑا ہوا ۔ ۔ وہی اٹھایا اور جلدی سے اپنا ختنہ کرڈالا۔ ۔ تو اوزار کند
تھا دوسرا تجربہ نہ تھا۔ ۔ خون کافی بہہ گیا اور تکلیف ہوئی تو ۔ ۔ سی سی ۔ ۔ کرنے لگے، اللہ نے
جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور کہا کہ ہمارے دوسرے حکم کا انتظار تو کرتے تمہیں آلہ بھی بتا دیتے خلیل
اللہ کہنے لگے:

''میرے مالک! مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں تیرے حکم کو لیٹ کروں''
اور پھر اس عمل کو اسلام میں ہمیشہ کے لیے شامل کر دیا گیا۔
پھر ہمیشہ کے لیے یہ قانون بنا دیا گیا کہ ''پیدائش کے ساتویں دن بچے کا ختنہ کیا جائے اور نام
رکھا جائے اور عقیقہ کیا جائے۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا عقیقہ کیا اور ساتویں روز ان کے ختنے
کروائے۔''

ا۔ ابراہیم علیہ السلام کے لیے ۸۰ ہاتھ لمبی خندق کھودی گئی

ا۔ ابراہیم، علیہ السلام نے ۔ ۔ خانے کو مسمار کر دیا تو نمرود کی کو نے فیصلہ سنا دیا کہ اسے جلا دو
اور اپنے ۔ اؤں کی مدد کرو۔

''کہنے لگے اس کے لیے ایک عمارت تعمیر کرو، پھر اس کو آگ میں دو۔ تو انہوں نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کے ساتھ چال چلی، تو ہم نے انہی کو نیچا کر دکھایا۔''

نیز دوسرے مقام پر کچھ یوں ارشاد فرمایا:

''کہنے لگے اس کو جلا ڈالو اور اپنے الٰہوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنا ہی چاہتے ہو تو''

چنانچہ اور جیل میں ڈال دیا اور آپ علیہ السلام کو جلانے کے لیے آگ کے آلاؤ کا انتظام کرنے لگے۔ ایک بڑی جگہ میں ۸۰ ہاتھ لمبی اور ۴۰ ہاتھ چوڑی کھائی کھودی گی ۴۰ دن مسلسل اس کے لیے لکڑیاں جمع کی گئیں حتی کہ لوگ اپنی بیماریاں کہ اگر انہیں یہ فائدہ ہوا تو وہ اتنی لکڑیاں لا کر اس ڈھیر میں رکھیں گے جس کو ابراھیم علیہ السلام کے لیے جمع کیا جا رہا تھا۔ اور دوسری طرف آپ کو دور سے آگ میں پھینکنے کے لیے منجنیق تیار کر لی گئی۔ یہ منجنیق ''ہیزن'' می ایک شخص نے تیار کی تھی۔

نوے ے نوے ۃ

ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے:

''نیز کسی چیز کے متعلق یہ کبھی نہ کہئے کہ میں کل یہ ضرور کردوں گا' اِلا یہ کہ اللہ چاہے اور اَ آپ بھول کر ایسی ۔ ت کہہ دیں تو فوراً اپنے پ وردگار کو ۔ دیجئے اور کہئے کہ امید ہے کہ میرا پ وردگار اس معاملہ میں صحیح طرز عمل کی طرف میری رہنمائی فرمادے گا۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں ہم نوے کے عدد کے متعلق قرآن وحدی ۔ ث کے حظات پ ۔ ت کریں گے اللہ ہمیں سمجھ کر عمل کی توفیق فرمائے۔

اس آ ۔ ۃ کا پس منظر یہ ہے کہ مشرکین نے اہل کتاب کے مشورے سے تین سوالات بطور امتحان نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دری ۔ فت کئے۔ پہلا سوال اصحاب کہف کے ۔ رے میں تھا، دوسرا سوال قصہ خضر سے متعلق تھا اور تیسرا ذوالقر کے ۔ رے میں کیا ۔ تھا۔ آپ نے وحی الٰہی کے بھروسے پ وعدہ کرلیا کہ کل جواب دوں گا۔ اتفاق سے پندرہ دن ۔ وحی نہ آئی آپ کو قدرتاً غم وصدمہ رہا، پندرہ دن کے بعد وحی سے سوالات کے جوا ۔ ت بھی ملے اور یہ حکم بھی۔ ہوا یہ تھا کہ ۔ کفار مکہ نے آپ سے اصحاب کہف وغیرہ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے انھیں جواب دی ۔ کہ میں کل ان کا جواب دوں گا۔ آپ کا خیال یہ تھا کہ دری اثناء شای ۔ جبر آئے تو

ان سے پوچھ کر بتادوں گا۔ اللہ تعالیٰ از خود کل۔ ۔ ریعہ وحی مطلع کردے کل۔ ان دونوں میں کوئی ۔ ت بھی نہ ہوئی پھر چند دن بعد جبر وحی لے کر اس سورہ کی آ یت لے کر آئے اور ساتھ ہی آپ کے لیے یہ ہدا۔ ۔ بھی ۔ زل ہوئی کہ کسی سے ایسا حتمی وعدہ نہ کیا کریں کہ میں کل ۔ یہ کام کردوں گا اور اَ وعدہ کر۔ ہی ہو تو ساتھ الا ماشاء اللہ ضرور کہا کریں (یعنی اَ اللہ کو منظور ہوا تو فلاں وقت۔ فلاں کام کروں گا)اور اَ کبھی آپ یہ ۔ ت کہنا بھول جا تو جس وقت ۔ د آئے اسی وقت کہہ لیا کریں۔ مطلب یہ ہے کہ ہر کام اللہ کی مشیت کے تحت ہی ہو۔ ہے لہذا اس ۔ ت کو ہر وقت ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ یہ ہدا۔ ۔ اس لیے دی گئی تھی کہ کسی کو یہ معلوم نہیں ہوسکتا کہ وہ کل۔ ۔ فلاں وقت۔ فلاں کام کر سکے گا۔ نہیں ۔ کسی کو غیب کا علم حاصل ہے اور نہ کوئی اپنے افعال میں خود مختار ہے کہ جو چاہے کر سکے لہذا کوئی شخص خواہ پورے صدق دل اور سچی سے بھی کوئی وعدہ ۔ مستقبل کے متعلق ۔ ت کرے تو اسے ان شاء اللہ ضرور کہہ۔ ۔ چاہیے۔

آج میں رات میں اپنی نوے بیویوں کے پ س جاؤں گا

ابو ہر ۔ ہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ سلیمان علیہ السلام نے ا۔ دن کہا کہ:

’’آج میں رات میں اپنی نوے بیویوں کے پ س جاؤں گا اور ہر ا۔ کے یہاں ا۔

گھوڑ سوار بچہ پیدا ہوگا جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ اس پ ان کے ساتھ نے کہا کہ ا ءاللہ۔ لیکن سلیمان علیہ السلام نے ا ءاللہ نہیں کہا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پ س گئے لیکن ا عورت کے سوا کسی کو حمل نہیں ہوا اور اس سے بھی .قص بچہ پیدا ہوا اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اَ انہوں نے ا ءاللہ کہہ د ہوتا تو (تمام بیویوں کے یہاں بچے پیدا ہوتے)اور . گھوڑوں پ سوار ہو کر اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہوتے ۔''

۔جوج ماجوج کی دیوار کا کھلنا

ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

''۔جوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ ہوَ ۔ یعنی ۔جوج و ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے۔ و ؒ نے انگلیوں کے ساتھ نوے کا اشارہ کر کے بتلا ''

سیدہ زن . . ۔ ۔ جحش رضی اللہ عنہا سے ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ فرما

رہے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔عربوں کی تباہی اس بلا سے ہوگی جو قریب ہی آ لگی ہے۔آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سے اتنا سوراخ ہوا اور سفیان نے نوے سو کے عدد کے لئے انگلی جھکی پوچھا کیا ہم اسکے باوجود ہلاک ہوجائیں گے کہ ہم میں صالحین بھی ہوں گے؟ فرمایا ہاں جب خبائث بڑھ جائے گی (تو ایسا ہی ہوگا)۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

اچانک اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم علیہ السلام کو نازل فرمائے گا جو دمشق کے شرقی جانب کے سفید منارہ پر سے اتریں گے،اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوں گے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے آسمان سے نازل ہونگے وہ جس وقت اپنا سر جھکائیں گے تو ٹپکے گا اور جب سر اٹھائیں گے تو ان کے سر سے چاندی کے دانوں کی مانند قطرے گریں گے جو موتیوں کی طرح ہوں گے، یہ ممکن ہوگا کہ کسی کافر تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی ہوا پہنچے اور وہ مرنہ جائے (یعنی جو بھی کافر ان کے سانس کی ہوا پائے گا مرجائے گا) اور ان کے سانس کی ہوا ان کی حد نگاہ تک جائے گی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ وہ اس کو باب لد پر پائیں گے اور قتل کر ڈالیں گے،اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے وفور اور فتنہ سے محفوظ رکھا ہوگا،حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے چہروں سے دوغبار صاف کریں گے اور ان کو ان درجات ومراتب کی بشارت دیں گے جو وہ جنت میں پائیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس یہ وحی آئے گی کہ میں نے اپنے بہت سے ایسے بندے پیدا کیے ہیں جن سے لڑنے کی قدرت وطاقت کوئی نہیں رکھتا۔لہٰذا تم میرے بندوں کو جمع کر کے کوہ طور کی طرف لے جاؤ اور ان کی حفاظت کرو، پھر اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو ظاہر

کے گا جو ہر بلند زمین کو پھلانگتے ہوئی آئیں گے اور دوڑیں گے، (ان کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ. ان . سے پہلی جما - بحیرہ طبریہ کو خالی دیکھ کر) کہے گی کہ اس میں کبھی پانی تھا اس کے بعد یجوج ماجوج آگے بڑھیں گے یہاں- کہ جبل خمر- پہنچ جا گے اور پھر کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو ختم کر دیا ہے، چلو آسمان والوں کا خاتمہ کر دیں، چنانچہ وہ آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے لوٹ دے گا (- کہ وہ اس بھرم میں رہیں کہ ہمارے تیر واقعۃ آسمان والوں کا کام تمام کر کے واپس آئے ہیں، گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ڈھیل دے دی جائے گی، اور یہ احتمال بھی ہے کہ وہ تیر فضا میں پ وں کو لگیں گے اور ان کے خون سے آلودہ ہو کر واپس آ ، گے، پس اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ دجال کا فتنہ زمین ہی- محدود نہیں رہیں گا بلکہ زمین کے اوپ بھی پھیل جائے گا) اس عرصہ میں ا کے نبی اور ان کے رفقاء یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اس وقت کے مؤمن کو وہ طور پ رو کے رکھے جا گے، اور (ان پ اسباب معیشت کی تنگی وقلت اس درجہ کو پہنچ جائے گی کہ) اس کے لئے بیل کا سر تمہارے آج کے سو دیناروں سے بہتر ہوگا (. یہ حا - ہو جائے گی تو) اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی یجوج ماجوج کی ہلا - کے لئے دعا وزاری کریں گے، پس اللہ تعالیٰ ان کی دنوں میں نغف یعنی کیڑے پڑ جانے کی بیماری بھیجے گا جس کی صورت میں ان پ ا کا قہر اس طرح ز ل ہوگا کہ . کے . ا ہی وقت موت کے گھاٹ ا جا گے) اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (اس . ت سے اگاہ ہو کر) پہاڑ سے زمین پ آ گے اور انہیں زمین پ ا . لشت کا ٹکڑا بھی ایسا نہیں ملے گا جو یجوج ماجوج کی پ بی اور . بو سے خالی ہو (اس مصیبت کے دفعیہ کے لئے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے- . اللہ تعالیٰ بختی اونٹ کی دن جیسی لمبی لمبی دنوں والے پ وں کو بھیجے گا جو یجوج ماجوج کا لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ کی مرضی ہوگی

وہاں دیں گے، اور مسلمان یاجوج ماجوج کی کمانوں، تیروں اور ترکشوں کو سات سات تے رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک زوردار بارش بھیجے گا جس سے کوئی بھی مکان خواہ وہ مٹی کا ہو یا پتھر کا اور خواہ صوف کا ہو، نہیں بچے گا وہ بارش زمین کو دھو کر آئینہ کی مانند صاف کر دے گی پھر زمین کو حکم دیا جائے گا کہ اپنے پھلوں یعنی اپنی پیداوار کو نکال اور اپنی برکت کو واپس لا۔'' چنانچہ (زمین کی پیداوار اس قدر اور افراط ہوگی کہ) دس سے لے کر چالیس آدمیوں کی پوری جماعت ایک انار کے پھل سے سیر ہو جائے گی اور اس انار کے چھلکے سے لوگ سایہ حاصل کریں گے، نیز دودھ میں برکت دی جائے گی، (یعنی اونٹ اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ بہت ہوگا) یہاں تک کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے لئے کافی ہوگی، دودھ دینے والی ایک گائے لوگوں کے ایک قبیلہ کے لئے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی ایک بکری آدمیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کے لئے کافی ہوگی۔ بہرحال لوگ اسی طرح کی خوش حال اور امن وچین کی زندگی گزار رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جو ان کی بغل کے نیچے کے حصہ کو پکڑے گی (یعنی اس ہوا کی وجہ سے ان کی بغلوں میں ایک درد پیدا ہوگا) اور پھر وہ ہوا ہر مؤمن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور صرف کار شریر لوگ دنیا میں باقی رہ جائیں گے جو آپس میں گدھوں کی طرح مختلط ہو جائیں گے اور ان ہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

ہر ہزار سے نو سو ننانوے جہنم میں

حضرت عبداللہ بن عمرو سے سنا اور ان کے پاس ایک آدمی نے آ کر عرض کیا یہ حدیث کیسے ہے جسے آپ روایت کرتے ہیں کہ:

’’قیامت اس اس طرح قائم ہوگی انہوں نے کہا
۔اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا کہ میں نے پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ میں کسی سے بھی کبھی کوئی
حدیث روایت نہ کروں گا میں نے تو یہ کہا تھا: عنقریب تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک
بہت بڑا حادثہ دیکھو گے جو گھر کو جلا دے گا اور جو ہونا ہے وہ ضرور ہوگا پھر کہا کہ رسول
اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا دجال میری امت میں خروج کرے گا اور ان میں
چالیس دن ٹھہرے گا اور میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال
پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گویا کہ وہ عروہ بن مسعود (رض) ہیں (یعنی
اُن کے مشابہ ہوں گے) تو وہ تلاش کر کے دجال کو قتل کر دیں گے پھر لوگ سات سال
اسی طرح گزاریں گے کہ کسی بھی دو اشخاص کے درمیان کوئی عداوت نہ ہوگی پھر اللہ
تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس سے زمین پر کوئی بھی ایسا آدمی
باقی نہیں رہے گا کہ اس کی روح قبض کر لی جائے گی جس کے دل میں ایک ذرہ کے
برابر بھی بھلائی یا ایمان ہوگا یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی پہاڑ کے اندر داخل ہوگا
تو وہ اس میں اس تک پہنچ کر اسے قبض کر کے ہی چھوڑے گی اسے میں نے رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا پھر باقی لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جو چڑیوں کی طرح
جلد باز اور بے عقل درندہ صفت ہوں گے وہ کسی نیکی کو نہ پہچانیں گے اور نہ برائی کو
برائی تصور کریں گے ان کے پاس شیطان کسی بھیس میں آئے گا تو وہ کہے گا کیا تم میری
بات نہیں مانو گے تو وہ کہیں گے کہ تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے تو شیطان انہیں بتوں کی پوجا
کرنے کا حکم دے گا اور وہ اسی میں پستی میں ڈوبے ہوئے ہوں گے ان کا رزق اچھا

ہوگا اوران کی زن گی عیش و ت کی ہوگی پھر صور پھونکا جائے گا جو بھی اس کی آواز سنے گا وہ اپنی دن کوا مرتبہ ا طرف جھکائے گا اور دوسری طرف سے اٹھا لے گا اور جو شخص . سے پہلے صور کی آواز سنے گا وہ اپنے او ں کا حوض در ت کر رہا ہوگا وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جا گے پھر اللہ بھیجے گا ا اللہ شبنم کی طرح . رش · زل کرے گا جس سے لوگوں کے جسم اگ پڑیں گے پھر صور میں دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو لوگ کھڑے ہو جا گے اور دیکھتے ہوں گے پھر کہا جائے گا اے لوگو اپنے رب کی طرف آ ؤ اور ان کو کھڑا کرو ان سے سوال کیا جائے گا پھر کہا جائے گا دوزخ کے لئے ا جما ت نکالو تو کہا جائے گا کتنے لوگوں کی جما ت کہا جائے گا ہر ہزار سے نو سو ننانوے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرما یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور اس دن پنڈلی کھول دی جائے گی ۔''

حضرت ابو سعید · ری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما : کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا، اے آدم علیہ السلام آدم علیہ السلام عرض کریں گے میں اطا ت کے لیے حاضر ہوں، مستعد ہوں، ساری بھلائیاں صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جہنم میں جانے والوں کو (لوگوں میں سے الگ) نکال لو۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے۔ اے اللہ! ں کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہرا ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ اس وقت (کی ہولنا کی اور و ش ت سے) بچے بوڑھے ہو جا گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل ا دے گی۔ اس وقت تم (خوف و دہشت سے) لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالا وہ بیہوش نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کا عذاب . ڑا ہی سخت ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ ا شخص ہم میں سے کون ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما کہ تمہیں . ث رت

ہو، وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار دوزخی یاجوج ماجوج کی قوم سے ہوں گے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم (امت مسلمہ) تمام جنت والوں کے ایک تہائی ہوگے۔ پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم تمام جنت والوں کے آدھے ہوگے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے فرمایا کہ (محشر میں) تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہوگے جتنے کسی سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال، یا جتنے کسی سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال ہوتا ہے۔

نوے سال کی مسافت کے برابر جہنم کی آگ سے دور

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نوے ستر سال کی مسافت کے برابر اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے دور کر دیتا ہے۔''

نوے سال عبادت سے!

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کچھ عمل کرنے والے نوے سال اہل ۔ روالے عمل کرتے ہیں پھر خاتمہ کے وقت
اہل ۔ ۔ کے عمل کی توفیق مل جاتی ہے اور کچھ عمل کرنے والے نوے سال اہل ۔ ۔
والے عمل کرتے ہیں پھر خاتمہ کے وقت اہل ۔ روالے عمل کرر ہے ہوتے ہیں ہے''

انہوں ۔ موتہ میں نوے زخم لگے تھے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ۔ موتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر اسلام کا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا:

''اگر زید کو شہید کردیا تو اس کی جگہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کا امیر ہوگا، اور اگر جعفر کو شہید کردیا تو عبداللہ بن رواحہ لشکر اسلام کا امیر ہوگا۔''

سید ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''میں بھی اس ۔ میں موجود تھا۔ ہم نے تلاش کیا تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہداء میں پڑے تھے، ہم نے اس کے جسم میں نیزوں اور تیروں کے نوے (۹۰) زخم دیکھے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وفات پا جانے کی خبر ملی تو آپ نے اللہ کی راہ میں ان کے شہید ہونے کی خوشی دی۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زید نے جھنڈا پکڑا وہ شہید ہوا، تو پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا تو وہ شہید ہوا، پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا تو وہ بھی شہید ہوا۔ یہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، پھر لشکر اسلام کا امیر نہ ہوتے ہوئے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا اور اس نے فتح حاصل کی۔''

سید۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں گزشتہ رات ۔۔۔ میں داخل ہوا، میں نے اس میں دیکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ محو پرواز ہیں اور حمزہ اپنی چارپائی پر ٹیک لگائے ہوئے ہے۔''

گناہوں کے ننانوے رجسٹر پھر بھی جنتی

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے میری امت میں سے ایک شخص کا انتخاب فرمائے گے۔ اس کے سامنے اس کے اعمال کے ننانوے رجسٹر کھولے جائے گے، ہر رجسٹر کا طول وعرض اس کی حد نظر کے برابر ہوگا۔ پھر اللہ

تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے ان (رجسٹروں میں لکھی ہوئی .توں میں سے) کسی ا۔ .ت پ بھی اعتراض ہے؟ کیا میرے کراماً کا فرشتوں نے تجھ پ ظلم تو نہیں کیا؟ وہ جواب دے گا نہیں اے پ وردگار! اللہ تعالیٰ در یفت کرے گا، تجھے کوئی عذر تھا؟ وہ جواب دے گا نہیں اے پ وردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں ہمارے پ س تیری ا۔ نیکی ہے اور آج کے دن تجھ پ ظلم نہ ہوگا۔ چنانچہ ا۔ چھوٹ سا کاغذ پ زہ نکالا جائے گا۔ اس میں لکھا ہوگا کہ

۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو (اعمال کے)وزن کے وقت موجود رہنا۔ وہ کہے گا، اے میرے پ وردگار! ان بہت سے رجسٹروں کے مقابلے میں اس ا۔ پ زے کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بلاشبہ تجھ پ ظلم نہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرما۔: تمام رجسٹروں کو ا۔ پلڑے میں اور کاغذ کے پ زے کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو رجسٹروں کا وزن کم ہوگا اور کاغذ کا پ زہ ان پ بھاری پ جائے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے .م سے کوئی شے وزن والی نہیں ہوگی۔''

اللہ کے پ س اس کی رحمت کے ننانوے حصے

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرما۔:

''کہ اللہ پ ک نے اپنی رحمت کے سو حصے بنائے ننانوے حصے اپنے پ س رکھ لیے اور ا۔ حصہ د میں ا۔ ر د۔ اسی ا۔ حصہ رحمت کے . ش مخلوق ا۔ دوسرے پ رحم کرتی ہے حتیٰ کہ ا۔ جانور اپنے بچے کو تکلیف سے بچانے کے لیے اپنا پ ؤں بچے کے

او پ سے ہٹاتا ہے (یہ بھی رحمت کے ا حصے کی . سے ہے۔''

عون بن عبداللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ:

:

''اے میرے بیٹے..!اللہ سے امید رکھ اس طرح کہ تو اس پ مکمل مطمئن ہو اور اللہ سے اس طرح ڈر کہ تو اس کی رحمت سے ناامید بھی نہ ہو، تو اس کے بیٹے نے کہا اے ابا جان یہ کیسے ممکن ہے جبکہ میرا ایک ہی دل ہے..؟ تو حکیم لقمان نے کہا: مؤمن کے دو دل ہوتے ہیں ایک دل سے وہ امید رکھتا ہے اور دوسرے سے خوف رکھتا ہے''

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں تو ان ناموں کے ساتھ اللہ ہی کو پکارا کرو''

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان ناموں کو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا وہ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اسم ذات اللہ کے علاوہ ننانوے نام یہ ہیں۔

اس روایت کو ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں کیا۔

نیز ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

سو سے سو تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یا اسی طرح اُس شخص کو (نہیں دیکھا) جسے ایک گاؤں میں جو اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا اتفاقاً گزر ہوا تو اُس نے کہا کہ اللہ اس (کے باشندوں) کو مرنے کے بعد کیسے زندہ کرے گا، تو اللہ نے اُس کی روح قبض کر لی (اور) سو برس تک (اُس کو مردہ رکھا) پھر اُس کو زندہ کیا اور پوچھا کہ تم کتنا عرصہ (مرے) رہے ہو..؟ اُس نے جواب دیا کہ ایک دن یا اُس سے بھی کم۔ اللہ نے فرمایا کہ (نہیں) بلکہ سو برس (مرے) رہے ہو۔ اور اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ (اتنی مدت میں مطلق) گلی سڑی نہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو (جو مرا پڑا ہے) غرض (ان باتوں سے) یہ ہے کہ ہم تم کو لوگوں کیلئے (اپنی قدرت کی) نشانی بنا اور (ہاں گدھے کی) ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم اُن کو کیسے جوڑتے اور اُن پر (کس طرح) گوشت پوست چڑھا دیتے ہیں۔ ۔ ۔ یہ

واقعات اُس کے مشاہدے میں آئے تو وہ بول اٹھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پہ قادر ہے۔''

تمہیدی کلمات

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر عزیر علیہ السلام کو یہ دیکھنے کے لیے کہ اللہ مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے سو سال موت دے کر دوبارہ زندہ کر دیا اسی واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے میں سنایا ہے۔ آج کے خطبہ میں ہم سو کے عدد پہ بات کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ

بعض نیکیوں کا بارہ سو گنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن (کے مال) کی مثال اُس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

ایک شخص ایک اونٹ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس اور فرمایا: اسے میں اللہ کی راہ میں دے رہا ہوں تو آپ نے فرمایا:

''اس کے بدلے تمھیں قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سات سو اونٹنیاں دے گا۔''

قرآن کی ۱۰۰ آیت تلاوت کرنے والا شخص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے رات کو سو آیتوں کی تلاوت کی وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا۔ (یعنی آپ ﷺ نے فرمایا) کہ وہ عبادت گزاروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

سو بکریاں اور اونٹ میں مل گئیں

حضرت خارجہ بن صلت تمیمی سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا نے مجھے بیان کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ ﷺ سے واپسی پر ان کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا جن کا ایک دیوانہ شخص بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا اس کے گھر والوں نے ان سے کہا ہمیں بتلایا گیا ہے کہ آپ کے صاحب (یعنی محمد ﷺ) خیر کے ساتھ آئے ہیں تو کیا آپ لوگوں کے پاس اس کے علاج کے لیے کوئی چیز ہے؟

میں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس کو دم کیا (تین دن تک صبح و شام) تو وہ صحت یاب ہو گیا اور انھوں نے مجھے سو بکریاں انعام میں دیں۔

پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں ساری

صورت حال ذکر کی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا صرف یہی؟ (سورت فاتحہ ہی پڑھی) مسدد کا ایک دوسری جگہ بیان ہے کہ آپ نے دریافت کیا: کیا تو نے اس کے علاوہ کچھ اور پڑھا؟

میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس (سو بکریوں) کو لے لو، میری زندگی کی قسم! اکثر لوگ باطل دم سے کھاتے ہیں تو تم تو سچے دم کے ذریعہ سے کھا رہے ہو۔

سو مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ کہنے پر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے ایک دن میں سو بار

کہا تو اس کو دس

غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں ثبت ہو جائیں گی اور اس کے نامہ اعمال سے سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور وہ دن بھر شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور کوئی شخص اس کے عمل سے بہتر عمل نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔''

سومرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہنے پ ا.

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

''جس شخص نے دن میں سومرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا، اس کے ٠ ہ مٹا دیئے جا گے
اَ چہ سمندر کی جھاگ کے . ا. ہی کیوں نہ ہوں۔''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما :
کسی شخص کا سومرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہنا سواو ٔ کی ما ہے اور سومرتبہ الحمدللہ کہنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوزین پوش لگام پ ٹھائے گھوڑے دینے کی طرح ہے اور سومرتبہ اللہ اکبر کہنا مکہ میں اللہ کی راہ میں ذبح کیے ہوئے سواو ں کے . ا. ہے۔

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما :

''جس شخص نے دن میں سو (۱۰۰) ر کہا، اس کے ٠ ہ مٹا
دیے جا گے اَ چہ سمندر کی جھاگ کے . ا. ہی کیوں نہ ہوں۔''

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما :

''جو شخص صبح و شام سو (۱۰۰) ر کہتا ہے تو قیامت کے دن
کوئی شخص اس سے افضل کلمات نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس طرح کلمات
کہے۔ اس سے زائد کلمات کہے۔''

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم اس سے
عاجز ہو کہ روزانہ ایک ہزار (۱۰۰۰) نیکی کرو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھنے
والوں میں سے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم ایک ہزار نیکیاں کیسے
کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سو (۱۰۰) مرتبہ کہنے
سے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔''

تسبیح، تحمد و تہلیل سو مرتبہ کہنے والے لوگ

سیدہ ام مانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً میں بوڑھی

اور کمزور ہو چکی ہوں۔ جیسے انھوں نے عرض کیا: مجھے کسی ایسے عمل کا فرما دیں جو میں بیٹھے بیٹھے کر لوں۔

آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: سو مرتبہ سبحان اللہ کہو یقیناً یہ اس طرح ہے کہ آپ نے اولاد اسماعیل سے سو دنوں کو آزاد کر دیا۔

سو مرتبہ الحمد للہ کہو یقیناً یہ ایسے ہے کہ آپ نے سو زرہ پوش گھوڑوں پر لوگوں کو سوار کروا دیا (یعنی مجاہدین کو سو گھوڑے دیے)

سو مرتبہ اللہ اکبر کہو یقیناً یہ آپ کے لیے پٹے پہنے ہوئے سو قبول شدہ اونٹوں کے برابر ہے۔

اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہو ابن خلف راوی حدیث کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا کہ یہ کہنا زمین و آسمان کے خلا کو پر کر دیتا ہے اور اس روز کسی کا عمل آپ کے عمل کے برابر اوپر نہ لے جایا جائے گا۔ سوائے اس شخص کے جس نے آپ کی طرح کا عمل کیا ہوگا۔

جنازہ میں شریک ۱۰۰ موحد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جس پر سو مسلمان (یعنی جنازہ) پڑھیں اسکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں

گناہ میں سو درجے ہیں

سید ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فرق ہے۔''

سید عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان اور زمین جتنا فاصلہ ہے اور فردوس ان درجات سے اعلیٰ درجہ ہے وہاں سے جنت کی چاروں نہریں پھوٹتی ہیں اور اس کے اوپر رب رحمان کا عرش ہے پس جب تم اللہ سے جنت کا سوال کرو تو فردوس کا کرو۔''

اور بعض لوگ تو ایسے ہوں گے جنہیں اللہ سو کے سو درجوں کا مالک بنا دے گا جیسا کہ مجاہد کے متعلق آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

''جنت کے سو درجے ہیں جنہیں اللہ نے مجاہدین کے لیے تیار کر رکھا ہے۔''

ہر شخص کو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کے مطابق میں درجات فرماتے ہیں یعنی دنیوی عزت و تقویٰ، بلندی اور رفعت اخروی اعمال بنیادی حیثیت رکھتے ہیں ایسے ہی آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ

ا ن کو . ۔ میں درجات اور رفعت اور بلند مقام اس کے اعمال کے اختیار سے اسے فرما گے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اور ہر ا۔ کو درجات ملیں گے ان کے اعمال کے مطابق۔''

. ۔ کے درختوں کا سایہ سو سال کی مسافت..!

سید. انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''. ۔ میں ا۔ در. ۔ ہے کہ ا اس کے سائے تلے گھوڑ سوار اور تضمیر شدہ تیز ۔ین گھوڑے پ سو سال ۔ بھی چلتا رہے تو ۔ بھی وہ اس در. ۔ کو عبور نہیں کر سکتا۔''

حضرت ابو سعید. ری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ا۔ شخص نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس شخص کیلئے طوبیٰ (خو ی) ہو جس نے آپ کو دیکھا اور آپ پ ایمان لا۔۔ آپ نے فرما۔: اس کیلئے طوبیٰ ہو جس نے مجھ کو دیکھا اور مجھ پ ایمان لا۔، پھر طوبیٰ ہو، پھر طوبیٰ ہو، پھر طوبیٰ ہو اس کیلئے جو مجھ پ ایمان لا۔ حالا اس نے مجھ کو نہیں دیکھا۔ ا۔ شخص نے پوچھا طوبیٰ کیا ہے؟ آپ نے فرما۔: وہ . ۔ میں ا۔ در. ۔ ہے، اس کی سو سال کی مسافت ہے اور اہل . ۔ کا لباس اس کے شگوفوں سے . ۔ ہے۔

مسند احمد (۱۷/۳) مسند ابو یعلیٰ (۱۳۷٤) صحیح ابن حبان (۷۱۸٦)

سید. ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''طوبی . ۔ کا در ۔ ۔ ہے جس کا سایہ سو سال کی مسافت کے . ا. ہے، اہل . ۔ ۔
کے کپڑے اسی کے خوشے سے نکلیں گے۔''

سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی (١٩٥٨/٤)

سید· ابورافع رضی اللہ عنہ نے حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر سو درہم قر. ن کر دیے

ا۔ مرتبہ سید· ابورافع رضی اللہ عنہ نے اپنا ا۔ مکان فرو· ۔ کر· چاہا، ا۔ آدمی نے اسکی قیمت پ نچ سو درہم لگائی، لیکن ان کے پ وسی سید· سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے، ان کو پتہ کہ ابورافع رضی اللہ عنہ اپنا مکان فرو· ۔ کر· چاہتے ہیں، انہوں نے کہا: مکان کی مجھے بھی ضرورت ہے ،لہذا مجھے فرو· ۔ کر دیں، سید· ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: کتنی قیمت دو گے؟ سید· سعد رضی اللہ عنہ نے کہا میں چار سو درہم سے ز۔ دہ نہیں دے سکتا، وہ بی متفرق اوقات میں، سید· ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے پ نچ سو درہم مل رہے ہیں لیکن میں نے اسے نہیں بیچا اور آپ مجھے چار سو درہم دے رہے ہیں اور وہ بھی قسطوں پ یہ . ت کہہ کر سید· ابورافع رضی اللہ عنہ نے اپنا مکان سید· سعد رضی اللہ عنہ کو چار سو درہم میں ۔ ۔ د۔ اور پھر فرما۔:

''اگ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو۔ کہ پ وسی اپنے قر۔ . کی چیز کا ز۔ دہ حقدار ہے تو میں کبھی آپ کو اپنا مکان چار سو درہم میں نہ دیتا۔'' (یعنی حد۔ ۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنا سو درہم قر. ن کر د۔)

میں نے سو کافر مارے ہیں

سید· انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روا۔ ت ہے کہ میں ۔ اء بن مالک رضی اللہ عنہ کے پ س گیا، وہ اپنے بستر پ پ ت ے ۔ ڑے ت نم سے اشعار پ ڑھ رہے تھے، میں نے کہا: اللہ آپ پ رحم فرمائے ،اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان اشعار سے بہتر چیز فرمائی ہے اور وہ قرآن ہے تو انہوں نے فرما۔:

''کیا تو ڈر ت ہے کہ میں اپنے بستر پ فوت ہو جاؤں گا، اللہ کی قسم ایسے نہیں ہوگا۔ اللہ کبھی بھی مجھے شہادت سے محروم نہیں کرے گا، بلا شبہ جو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں شر۔ ہوا ہوں اس کے علاوہ میں نے سو کافروں کو واصل جہنم کیا ہے۔

سو کے قاتل کو معافی مل گئی

حضرت ابو سعید· ری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔

''بنی اسرا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں ا۔ شخص تھا جس نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا پھر لوگوں سے یہ پ وچھنے نکلا کہ اَ میں توبہ کرلوں تو وہ توبہ قبول ہوگی ۔ نہیں؟ چنانچہ اسی سلسلہ میں وہ ا۔ عا۔ وزاہد کے پ س آ۔ اور اس سے پ وچھا کہ کیا اس اتنے ۔ڑے َ ۔ ہ سے ۔ اس اتنے ۔ڑے َ ۔ ہ کرنے والے ہی کے لئے توبہ ہے؟ یعنی کیا اس کی توبہ قبول ہوگی ۔ نہیں؟ چنانچہ اس سلسلہ میں وہ ا۔ عا۔ وزاہد کے پ س آ۔ اور اس سے پ وچھا کہ کیا اس اتنے ۔ڑے َ ۔ ہ سے ۔ اس اتنے ۔ڑے َ ۔ ہ کرنے والے ہی کے لئے توبہ ہے؟ یعنی کیا اس کی توبہ قبول ہوگی ۔ نہیں؟ اس عا۔ وزاہد نے کہا کہ نہیں اس شخص نے یہ ت ہی اس عا۔ وزاہد کو بھی قتل کرد۔ اور پھر دوسرے لوگوں سے پ وچھتا

پھرنے لگا۔ ایک شخص نے اس سے کہا کہ تم فلاں بستی جاؤ وہ ایسی اور ایسی ہے (یعنی اس نے اس بستی کا نام لیا اور اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ بہت اچھی بستی ہے وہاں ایک عالم رہتا ہے جو تمہیں تمہاری توبہ کے قبول ہونے کا فتویٰ دے گا چنانچہ وہ شخص اس بستی کی طرف چل کھڑا ہوا ابھی آدھے ہی راستے پہنچ پایا تھا کہ اچانک اسے موت نے آدبوچا (چنانچہ اسے موت کی علامت محسوس ہوئی) تو اس نے اپنا سینہ اس اس بستی کی طرف جھکا دیا اور پھر اس کی روح قبض کرنے کے وقت رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے (ملک الموت سے جھگڑنے لگے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو جس کی طرف وہ توبہ کرنے جا رہا تھا حکم دیا کہ وہ میت کے قریب آ جائے اور اس بستی کو جہاں سے وہ قتل کر کے آ رہا تھا حکم دیا کہ وہ میت سے دور ہو جائے پھر اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں سے فرمایا تم دونوں بستیوں کے درمیان پیمائش کرو اور میت اس بستی کے قریب ہوگی جہاں وہ توبہ کے لئے جا رہا تھا تو اسے رحمت کے فرشتوں کے حوالہ کیا جائے گا اور اگر اس بستی کے قریب ہو جہاں سے وہ قتل کر کے آ رہا تھا تو عذاب کے فرشتوں کے حوالہ کیا جائے گا۔ چنانچہ فرشتوں نے پیمائش کی تو وہ توبہ کے لئے جس بستی کی طرف جا رہا تھا اس سے ایک بالشت قریب پایا پس حق تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔''

سواونٹ کے انعام کے لالچ میں وہ چل نکلا

ابن شہاب نے بیان کیا اور مجھے عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی نے خبر دی، وہ سراقہ بن مالک بن جعشم کے بھتیجے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں خبر دی اور انہوں نے سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور یہ پیش کش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو

اَ کوئی شخص قتل کر دے۔ قید کر لائے تو اسے ہرا۔ کے۔ لے میں ا۔ سواو ٹ دیئے جا گے۔
میں اپنی قوم بنی مدلج کی ا۔ مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کا ا۔ آدمی سامنے آ۔ اور ہمارے قر۔ کھڑا
ہوَ ۔ ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا سراقہ رضی اللہ عنہ ساحل پ میں ابھی چند سائے دیکھ کر آ رہا ہوں
میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہی ہیں سراقہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں سمجھ َ۔ اس کا خیال صحیح ہے لیکن
میں نے اس سے کہا کہ وہ لوگ نہیں ہیں میں نے فلاں فلاں آدمی کو دیکھا ہے ہمارے سامنے سے اسی
طرف گئے ہیں۔ اس کے بعد میں مجلس میں تھوڑی د۔ اور بیٹھا رہا اور پھر اٹھتے ہی گھر َ۔ اور لوٹ ڈی سے
کہا کہ میرے گھوڑے کو لے کر ٹیلے کے پیچھے چلی جائے اور وہیں میرا انتظار کرے، اس کے بعد میں
نے اپنا نیزہ اٹھا۔ اور گھر کی پشت کی طرف سے ہ۔ نکل آ۔ میں نیزے کی نوک سے زمین پ لکیر کھینچتا ہوا
َ۔ اور او پ کے حصے کو چھپائے ہوئے تھا۔ (سراقہ یہ ۔ کچھ اس لئے کر رہا تھا کہ کسی کو خبر نہ ہو ورنہ
وہ بھی میرے ا م میں شر۔ ہو جائے گا) میں گھوڑے کے پ س آ کر اس پ سوار ہوا اور صبار فتاری
کے ساتھ اسے لے ، جتنی جلدی کے ساتھ بھی میرے لئے ممکن تھا، آ ٓ میں نے ان کو پ ہی لیا۔ اسی
وقت گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور مجھے زمین پ َ اد۔ لیکن میں کھڑا ہوَ ۔ اور اپنا ہاتھ ترکش کی طرف
ٹ ھا۔ اس میں سے تیر نکال کر میں نے فال نکالی کہ آ۔ میں انہیں نقصان پہنچا سکتا ہوں۔ نہیں۔ فال
(اب بھی) وہ نکلی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ لیکن میں دو۔ رہ اپنے گھوڑے پ سوار ہوَ ۔ اور تیروں کے
فال کی پ واہ نہیں کی۔ پھر میرا گھوڑا مجھے تیزی کے ساتھ دوڑائے لئے جا رہا تھا۔ آ ٓ ۔ ۔ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرا، ت سنی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف کوئی توجہ نہیں کر رہے تھے لیکن
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ۔ ر۔ مڑ کر دیکھتے تھے، تو میرے گھوڑے کے آگے کے دونوں پ وں زمین میں
دھنس گئے۔ ۔ وہ ٹخنوں ت دھنس َ۔ تو میں اس کے اوپ َ پ ڑا اور اسے اٹھنے کے لئے ڈا میں نے
اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے پ وں زمین سے نہیں نکال سکا۔ ب ڑی مشکل سے۔ ۔ اس نے
پوری طرح کھڑے ہونے کی کوشش کی تو اس کے آگے کے پ وں سے منتشر سا غبار اٹھ کر دھو کی
طرح آسمان کی طرف پ ڑھنے لگا۔ میں نے تیروں سے فال نکالی لیکن اس مرتبہ بھی وہی فال آئی جسے

میں پسند نہیں کرتا تھا۔ اس وقت میں نے آنحضرت ﷺ کو امان کے لئے پکارا۔ میری آواز پر وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا۔ ان کا ارادے کے ساتھ پہنچنے سے جس طرح مجھے روک دیا گیا تھا، اسی سے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت غالب آ کر رہے گی۔ اس لئے میں نے حضور ﷺ سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کے مارنے کے لئے سوا ل کے ا م کا اعلان کیا ہے۔ پھر میں نے آپ کو قریش کے ارادوں کی اطلاع دی۔ میں نے ان حضرات کی خ مت میں کچھ توشہ اور سامان پیش کیا لیکن حضور ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا مجھ سے کسی اور چیز کا بھی مطالبہ نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ہمارے متعلق راز داری سے کام لیں۔ لیکن میں نے عرض کیا کہ آپ میرے لئے ا امن کی تحریر لکھ دیجئے۔ حضور ﷺ نے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے چمڑے کے ا رقعہ پر تحریر امن لکھ دی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے۔

د میں جنتی اشیاء

ارشاد .ری تعالیٰ ہے:

''انجیر کی قسم اور زیتون کی۔ اور طُورِ سنین کی۔ اور اس امن والے شہر کی۔ کہ ہم نے ا
ن کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔ پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حا ت) کو
(. ل کر) پست سے پست کر دیـ۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان
کے لئے بے انتہا ا. ہے۔ تو (اے آدم زاد!) پھر تو .ا کے دن کو کیوں جھٹلا ہے؟ کیا
اللہ . سے .ڑا حاکم نہیں ہے۔''

تمہیدی کلمات:

مذکورہ .لا سورۃ التین میں اللہ تعالیٰ نے کئی چیزوں کی قسم کھائی ہے جن میں دو چیزیں انجیر اور زیتون ہے۔ یہاں پ انجیر اور زیتون کی قسم کھا کر مراد اس پیداوار والے علاقے شام وفلسطین مراد لیے گئے ہیں فرامین محمدیہ میں ان دونوں چیزوں کی بکثرت فضیلت موجود ہے جن میں ا۔ اہم فضیلت یہ ہے کہ یہ دونوں جنتی پھل ہیں۔ آج کے ہمارے خطبہ کا مضمون یہی ہے کہ ان چیزوں کا تذکرہ ہم کریں جو جنتی اشیاء ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی ا۔ صورت اس د میں

ہمیں نعمت کے طور پ فرمائی ہے۔

جنتی پھل اور د کے پھل

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

”. اُنہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو د جائے گا تو کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے د ے تھا اور ان کو ا دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جا گے ۔“

اس آ ۔ مبارکہ کی تفسیر میں مفسرین کا کہا ہے کہ اہل . ۔ کو جو پھل دیے جا گے وہ کوئی اجنبی پھل نہیں ہوں گے بلکہ انہی پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے جو انھیں د میں دیے گئے تھے مثلاً، آدم، کیلا، . اور انگور وغیرہ اور جنتی . . ۔ میں ان پھلوں کو دیکھیں گے پہچان لیں گے کہ یہ آدم ہے اور یہ کیلا ہے البتہ ان پھلوں کا مزہ دنیوی پھلوں کے مقابلے میں بہت اعلیٰ ہوگا اور ذائقے میں ان کی دنیوی پھلوں سے کوئی نسبت نہ ہوگی کیو حد ۔ مبارکہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرما: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہے جنھیں کسی آ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں، اور کسی ا ن کے دل میں ان ک تصور ۔ نہیں آ ۔

سید . ثو . ن رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ہے کہ رسول اکرم رضی اللہ عنہم نے فرما:

”. کوئی آدمی . ۔ سے پھل توڑے گا تو اس کی جگہ دوسرا پھل لگ جائے

گا۔‘‘

انجیر جنتی پھل

سید· ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی · مت میں انجیر کا تھال پیش کیا ۔ آپ ﷺ نے ارشادفرما: کھاؤ خود بھی اس سے انجیر کھائی اور فرما:

’’اَ میں کسی پھل کے ر ے میں کہوں کہ یہ ·۔ سے · زل ہوا ہے تو یہی وہ پھل ہے کیو ·۔ کے پھل گٹھلی کے بغیر ہوں گے پس کھاؤ انجیر بواسیر کو ختم کرتی ہے اور گنٹھیا کے لیے مفید ہے۔‘‘

زیتون جنتی پھل

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

’’اور اللہ ہی تو ہے جس نے غ پیدا کئے، چھتریوں پ ٹھائے ہوئے بھی اور چھتریوں پ نہیں ٹھائے ہوئے وہ بھی اور کھجور اور کھیتی جن کے طرح طرح کے پھل ہوتے ہیں اور زیتون اور ا· رجو (بعض توں میں) ا دوسرے

سے ملتے جلتے ہیں اور (بعض .توں میں)نہیں ملتے . . یہ چیزیں پھلیں تو اُن کے پھل کھاؤ اور جس دن (پھل توڑ واور کھیتی) کاٹو تو اللہ کا حق بھی اُس میں سے ادا کرو اور بے جا نہ اڑا· کہ اللہ بے جا اڑانے والوں کو دو ۔ نہیں ر ۔ ۔''

سید· رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم رحمۃ اللہ نے فرما ۔:

''عجوہ (کھجور)اور چٹان (مقام ا. اہیم)اور در· ۔ ۔ زیتون . · ۔ میں سے ہیں ۔''

عجورہ کھجور جنتی پھل

سید· ابو ہر ۔ یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''عجوہ کھجور . · ۔ کا پھل ہے اور اس میں زہر کا ت ۔ یق ہے ۔''

سید· رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم رحمۃ اللہ نے فرما ۔:

''عجوہ (کھجور)اور چٹان (مقام ا. اہیم)اور در· ۔ ۔ زیتون . · ۔ میں سے ہیں ۔''

عامر بن سعد اپنے والد سے روا ۔ ۔ کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔ کہ:

''جو آ دمی ہر صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھا لے تو اس دن کوئی زہر اور جادو اس کو نقصان

نہیں پہنچا سکتا۔‘‘

عام کھجور بھی جنتی پھل ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرامین میں موجود ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ۔۔ کی کھجوریں مٹکے کے ۔ ا۔ ہوگی جو دودھ سے زیدہ سفید، شہد سے میٹھی اور مکھن سے زیدہ نم ہوگی۔

سید نا جا۔ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

’’جس نے‘‘ ’’کہا تو اس کے لیے ۔۔

میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔‘‘

کیلا اور بیر جنتی پھل

ارشاد ہوتا ہے:

’’اور داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی عیش میں) ہیں۔ (یعنی) بے خار کی بیریوں میں۔ اور تہ بتہ کیلوں۔ اور لمبے لمبے سایوں۔ اور پانی کے جھرنوں۔ اور میوہائے کثیرہ (کے باغوں) میں۔‘‘

انار جنتی پھل

ارشاد ہوتا ہے:

''ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں، تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' (

انگور جنتی پھل

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے سامنے جنت اور اس میں موجود ساری نعمتیں پیش کی گئیں پھل، پھول اور سرسبز و شادابی، میں نے اس سے تمھارے لیے انگور کا ایک خوشہ لینا چاہا لیکن روک دیا گیا میں وہ خوشہ تمھارے لیے لے آتا تو زمین و آسمان کی ساری مخلوق اسے ختم کرنے کے لیے کھاتی لیکن ختم نہ کر پاتی۔''

مقام ابراہیم کا پتھر

سیدنا رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم رحمۃ اللہ نے فرمایا:

''عجوہ (کھجور) اور چٹان (مقام ابراہیم) اور درخت زیتون جنت میں سے ہیں۔''

حجر اسود

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ۔ ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما :

''حجر اسود . . ۔ سے ا ۔ را ۔ تو دودھ سے بھی ز ۔ دہ سفید تھا لیکن نبی آ دم کے ۔ ہوں نے اسی سیاہ کر د ۔''

رکن یمانی

عبداللہ بن عمرو کو روا ۔ کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما :

''رکن یمانی اور مقام ا. اہیم . ۔ کے ۔ قوتوں میں سے دو ۔ قوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجھا دی اور ا اللہ تعالیٰ اسے نہ بجھا ۔ تو ان کی روشنی مشرق سے مغرب ۔ . کچھ روشن کر دیتی۔''

روضۃ من ر ۔ ض الجنۃ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میرے حجرہ اور ۔ کے درمیان ۔ ۔ کے ۔ غوں میں سے ا ۔ ۔ غیچہ ہے''

مہندی ۔ ۔ کی خوشبو

سید ۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''اہل ۔ ۔ کے لیے خوشبوؤں کی سردار مہندی کی خوشبو ہے۔''

مہندی ا ۔ قسم کی خوشبو ہے نبی رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اکثر لوگ اس کا استعمال کرتے تھے بلکہ نبی کریم رضی اللہ عنہم خود سر مبارک میں مہندی لگا ۔ کرتے تھے۔ جہذمہ جو کہ بشر بن خصاصیہ کی بیوی ہیں فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہم کو ا ۔ ۔ دفعہ گھر سے ۔ ۔ ۔ دیکھا آپ سر مبارک کے ۔ ل جھاڑے جا رہے تھے اور آپ کے سر مبارک میں مہندی کے ۔ ن تھے۔

حضرت ابورمثہ سے مروی ہے کہ میں اپنے والد محترم کے ہمراہ نبی کریم رضی اللہ عنہم کی طرف ۔ ۔ آپ رضی اللہ عنہم کے ۔ ل مبارک کندھوں ۔ ۔ لمبے مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔

ا ۔ روا ۔ ۔ میں ہے کہ نبی کریم رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''یقیناً ۔ سے بہترین چیز جس کے ساتھ سفید ۔ لوں کو تبدیل کیا جا سکتا ہے مہندی

اور کتم بوٹی ہے۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے بالوں کو مہندی کے ساتھ رنگا کرتے تھے۔

مہندی کو آپ رضی اللہ عنہم نے خصوصا خواتین کو خوشبو قرار دیا ہے کیونکہ اس میں رنگ ہوتا ہے اور خوشبو نہیں ہوتی اور رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہے:

''مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہو لیکن اس کا رنگ مخفی ہو جبکہ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو لیکن اس کی مہک مخفی ہو۔''

نیز عورت ہاتھوں اور ناخنوں کو مہندی لگائے تاکہ مردوں سے الگ رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ رضی اللہ عنہم کی طرف اشارہ کیا اس کے پاس آپ کے لیے ایک خط تھا۔ تو آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا:

''مجھے معلوم نہیں کہ یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا ہاتھ ہے۔''
اس نے کہا کہ عورت کا ہے آپ نے فرمایا:

''اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کو رنگ لیتی یعنی مہندی لگاتی۔''

لؤلؤ، مرجان اور کستوری

''یقیناً نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے، اونچی مسندوں پر بیٹھے ہوئے کر رہے ہوں گے تم ان کے چہروں پر سے نعمتوں کی رونق اور تازگی محسوس کرو گے یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے جس پر مشک کی مہر ہو گی، سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیے، اور اس کی آمیزش تسنیم کی ہوگی (یعنی) وہ چشمہ جس کا پانی مقرب لوگ پئیں گے۔''

سید عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''کوثر میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا پانی شہد سے میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔''

حضرت عبدالجبار بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

''آپ ﷺ کے پ س ا ی . تن (ڈول) لا ی ، آپ ﷺ نے اس سے کلی کی تو اس سے کستوری کی خوشبو ی اس سے بھی ز ی دہ افضل اعلی خوشبو پھوٹنے لگی۔''

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ . وضوء کرتے تو کستوری کی خوشبو اپنے ہاتھ کو لگاتے اور پھر اپنی داڑھی کو لگاتے (گو ی اللہ کے سامنے پیش ہونے سے قبل معطر ہوتے)''

حضرت ابو ہر ی ہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما ی:

''اللہ کے راستے میں جس کو بھی کوئی زخم آ ی روز قیامت وہ اس حا ت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا (جیسا کہ اس کو زخم لگا تھا) اس کا رنگ خون جیسا ہی ہوگا لیکن خوشبو کستوری کی آ رہی ہوگی''

حضرت ابو ہر ی ۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما ی:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ

کے ۔۔د ۔ مشک کی خوشبو سے بھی زیدہ پ کیزہ ہے‘‘

حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

’’نیک اور اچھے دو ۔ ۔ اور ۔ ے دو ۔ ۔ کی مثال کستوری اٹھانے والے اور لکڑ ۔ں جلانے والے کیطر ح ہے کستوری اٹھانے والا ۔ تو تجھے خوشبو ھبہ کردے گا ۔ تو اس سے ۔ ۔ ے گا اور اَ ۔ ۔ ے گا نہیں تو تجھے اس سے خوشبو آتی رہے گی اور لکڑ ۔ں جلانے والا ۔ تو تیرے کپڑے جلا دے گا ۔ تو اس سے ۔ ادھواں ۔ ۔ ی خوشبو پ ئے گا‘‘

حضرت ابو ہر ۔ ہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

’’قرآن پ ک کی تعلیم حاصل کرو (اس کے بعد) اسکی تلاوت کرتے رہو، ۔د رکھو! قرآن پ ک کی مثال ۔ ۔ کوئی اسکی تعلیم حاصل کرتا ہے پھر تلاوت کرتا ہے اور اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اس تھیلے کی ما ۔ ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے اور اسکی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہے اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی ۔ پھر وہ (غافل ہو کر) سو ۔ رہا حالا ۔ قرآن مجید اسکے دل میں اس تھیلے کی ما ۔ ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے لیکن اسکا منہ (اسی سے) ۔ ھا ۔ ہے‘‘

سونا چاندی

محلات کی مزین خوبصورتی کے لیے، اس کو رونق، پرکشش، دل کو خوش کن، آنکھوں کی ٹھنڈک اور لذت کے لیے سونے اور چاندی کے باغات سے ان کی آرائش کی جائے گی اور کتنے خوش نصیب ہوں گے، جو ان کے وارث ہوں گے، حدیث شریف حظہ ہو:

سیدنا عبداللہ بن قیس روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جنتیوں کے لیے ایک میں دو باغ چاندی کے ہوں گے اس کے برتن اور ہر چیز چاندی کی ہوگی اور دو باغ سونے کے ہوں گے اس کے برتن اور ہر چیز سونے کی ہوگی۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا:

اے اللہ کے رسول! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟ آپ رحمۃ اللہ نے فرمایا: پانی سے۔ ہم نے عرض کیا: جنت کسی چیز سے بنائی ہے؟ آپ رحمۃ اللہ نے فرمایا: ''

اس کی ا ی ا چا ی کی ہے، ا ی سونے کی، اس کا سیمنٹ تیز خوشبو والی کستوری ہے، اس کے سنگر ے موتی اور ی قوت کے ہیں، اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ عیش کرے گا کبھی تکلیف نہیں دیکھے گا ہمیشہ ز ہ رہے گا، کبھی موت نہیں آئے گی، اہل . ۔ کے کپڑے کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے، ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی۔''

مچھلی جنتیوں کی پہلی مہمان نوازی کے لیے

سید انس ﷺ نے بیان کیا کہ . عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو یہود کے ٹ ے عالم تھے) نے رسول اللہ ﷺ کی (مدینہ) تشریف لانے کی خبر سنی تو وہ اپنے . غ میں پھل توڑ رہے تھے۔ وہ اسی وقت نبی کریم ﷺ کی مت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے ایسی تین چیزوں کے متعلق پوچھتا ہوں، جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جا ۔ بتلایئے قیامت کی نیوں میں . سے پہلی نی کیا ہے؟ اہل . ۔ کی دعوت کے لیے . سے پہلے کیا چیز پیش کی جائے گی؟ بچہ . اپنے . پ کی صورت میں ہوگا اور . اپنی ماں کی صورت پ؟ حضور اکرم ﷺ نے فرما ی، مجھے ابھی جبرا علیہ السلام نے آ کر ان کے متعلق بتا ی ہے۔ عبداللہ بن سلام بولے جبرا علیہ السلام نے فرما ی، ہاں، عبداللہ بن سلام نے کہا کہ وہ تو یہودیوں کے دشمن ہیں۔ اس پ حضور ﷺ نے یہ آ ی ۔ تلاوت کی

اور ان کے سوالات کے جواب میں فرما ی، قیامت کی . سے پہلی نی ا ی آگ ہوگی جو نوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر لائے گی۔ اہل . ۔ کی دعوت میں جو کھا . سے پہلے پیش کیا جائے گا وہ مچھلی کے جگر کا ٹ ھا ہوا حصہ ہوگا اور .

مرد کا پانی عورت کے پانی پر غلبہ کر جاتا ہے تو بچہ باپ کی شکل پر ہوتا ہے اور . .
عورت کا پانی مرد کے پانی پر غلبہ کر جاتا ہے تو بچہ ماں کی شکل پر ہوتا ہے۔عبداللہ بن
سلام رضی اللہ عنہ بول اٹھے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا
ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (پھر عرض کیا) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہودی بڑی بہتان
باز قوم ہے، اگر اس سے پہلے کہ آپ میرے متعلق ان سے کچھ پوچھیں، انہیں میرے
اسلام کا پتہ چل گیا تو مجھ پر بہتان تراشیاں شروع کر دیں گے۔بعد میں . . یہودی
آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، عبداللہ تمہارے یہاں کیسے آدمی سمجھے
جاتے ہیں؟ وہ کہنے لگے، ہم میں . سے بہتر اور ہم میں . سے بہتر کے
بیٹے! ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں۔آپ نے فرمایا، اگر وہ اسلام
لے آئے پھر تمہارا کیا خیال ہوگا؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اس سے انہیں پناہ میں
رکھے۔اتنے میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ظاہر ہو کر کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے سچے رسول ہیں اب وہی
یہودی ان کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ ہم میں . سے برا ہے اور . سے برا
شخص کا بیٹا ہے اور ان کی توہین شروع کر دی۔عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! یہی وہ
چیز تھی جس سے میں ڈرتا تھا۔''

بکری جنتی جانور ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''بکری . ۔ کے جانوروں میں سے ہے (اس کے . ڑے سے)اس کا بول و. از صاف کرواوراس میں ز پڑھ لو۔''

حضرت عبدہ بن ن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ او ں اور بکریوں والے لوگوں نے . ہمی فخر کیا تو نبی کریم رضی اللہ عنہم نے فرما یا:

موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا ۔ اس حال میں کہ وہ بکر یں پ اتے تھے۔ا. اہیم کو مبعوث کیا ۔ اس حال میں کہ وہ بکر یں پ اتے تھے۔اور مجھے مبعوث کیا ۔ اس حال میں کہ میں بھی اپنے گھر والوں کے لیے اجیاد· می جگہ میں بکر یں پ ا تھا۔''

وادی بطحان . ۔ کی وادیوں میں سے ہے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما یا:

''بطحان . ۔ کے ت لابوں میں سے ا ت لاب ہے۔''

جا. بن عبداللہ ا ری رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے دن کفار کو. ابھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض کرنے لگے کہ

'' رسول اللہ رضی اللہ عنہم! سورج ڈوبنے ہی کو ہے اور میں نے تو اب ۔ عصر کی ز نہیں

پڑھی، اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخدا میں نے بھی ابھی تک نہیں پڑھی انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ بطحان کی طرف گئے (جو مدینہ میں ایک میدان تھا) اور وضو کر کے آپ نے وہاں سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھی، پھر اس کے بعد نماز مغرب پڑھی۔''

نہر نیل و فرات

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سیحان، جیحان، فرات اور نیل جنت کی نہروں میں سے ہیں۔''

کھجور جنتی پھل

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔''

تمہیدی کلمات:

ن میں ہر قسم کے پھلوں والے درخت ہوں گے جو ہمیشہ سرسبز رہیں گے جن کے سائے بہت طویل حتی کہ گھڑسوار سو سال سواری کرے رب بھی ان کے سائے ختم نہ ہوں گے جنتی ہر درخت کے تنے سونے کے ہوں گے ان پھل دار درخت میں ایک درخت کھجور کا بھی ہے جو اللہ تعالیٰ مومن بندے کو جنت میں فرمائے گا اور بعض کھجور کے درخت جنت میں تو اس کے دام میں سبحان اللہ کہنے سے لگے ہوں گے ان کا بھی اسے مالک بنایا جائے گا اس جنتی درخت اور پھل کو اللہ تعالیٰ نے مختلف رنگوں اور شکلوں میں فرمایا ہے اَچھا اور آفت یعنی جنت کے پھلوں کی مماثلت ممکن نہیں لیکن یہ بات درست ہے کہ یہ جنتی پودا اور پھل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں کر رکھا ہے آج کے خطبہ میں ہم اسی جنتی پھل پر بات کریں گے۔ان شاء اللہ

جنتی پھل

جنت میں مختلف قسم کے پھل ہیں چند کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے ارشاد ہوتا ہے:

''بیشک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے۔(یعنی) باغ اور انگور۔''

''اور داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی عیش میں) ہیں۔ (یعنی) بے خار کی بیریوں میں۔ اور تہ بتہ کیلوں۔ اور لمبے لمبے سایوں۔ اور پانی کے جھرنوں۔ اور میوہائے کثیرہ (کے باغوں) میں۔''

ایک دفعہ ایک دیہاتی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول! جنت میں انگور کے گچھے کتنے بڑے ہوں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اڑتا ہوا کوا ایک مہینے تک اڑتا رہے جو نہ تھکے (تو وہ اس کا احاطہ نہ کر سکے)۔

کھجور جنتی تحفہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''زمین میں تین چیزیں جنت سے ہیں عجوہ کھجور کا درخت، نہر فرات میں ہر روز جنت کی سے کچھ اوقیے (پیمانہ) نزل ہوتے ہیں اور حجر اسود۔''

سحری اور افطاری میں کھجور کا استعمال سنت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''مومن کے لیے سحری کا بہترین کھانا کھجور ہے''

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے جو شخص روزہ افطار کرے تو اسے چاہئے کہ وہ کھجور سے افطار کرے کیو کھجور . ش . ت ہے اور اَ کوئی شخص کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیو پانی پاک کرنے والا ہے''

کھجور اور پانی سے افطار کرنے کا حکم استحباب کے طور پر ہے اور کھجور سے افطار کرنے میں بظاہر حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس وقت معدہ خالی ہوتا ہے اور کھانے کی خواہش پوری طرح ہوتی تو اس صورت میں جو چیز کھائی جاتی ہے اسے معدہ اچھی طرح قبول کرتا ہے لہٰذا ایسی حالت میں . شیرینی معدہ میں پہنچتی ہے تو . ن کو بہت زیادہ فائدہ پہنچتا ہے کیو شیرینی کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے قوائے جسمانی میں قوت جلدی سرایت کرتی ہے خصوصا قوت . صرہ کو شیرینی سے بہت فائدہ پہنچتا ہے اور چو عرب میں شیرینی اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہے اور اہل عرب کے مزاج اس سے بہت زیادہ مانوس ہیں اس لیے کھجور سے افطار کرنے کے لیے فرمایا کھجور نہ پانے کی صورت میں پانی سے افطار کرنے کے لیے فرمایا ہے کیو یہ ظاہرو . طنی طہارت و پاکیزگی کے لیے فال نیک ہے۔

نیز تازہ کھجور، چھوہارہ یا پانی سے رسول اللہ رضی اللہ عنہم کے روزہ افطار کرنے میں بہت حکمت مضمر ہے اسلئے کہ روزہ کی وجہ سے معدہ غذا سے خالی ہوتا ہے جگر کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی کہ جسے وہ . ب کر کے جسم کو طاقت فراہم کر سکے . اس حالت میں کھجور استعمال کی جائے تو جگر کی طرف جلد سرایت کر جاتی ہے جس سے جسم کو کافی زیادہ طاقت ملتی ہے اور پانی

پ ۔ سے معدہ کی لیٹ اور َ می کنٹرول ہو جاتی ہے۔

کھجور کا استعمال

عبداللہ بن جا۔ رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ۔ ہے انہوں نے بیان کیا میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ آپ ککڑی کھجور کیساتھ کھا رہے ہیں۔

ا ۔ مرفوع حد ۔ ث میں آپ رضی اللہ عنہم نے فرما ۔ : جس گھر میں چھوہارے (خشک کھجور) نہ ہوں اس گھر کے لوگ بھوکے ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہم نے کھجور ۔ چھوہارے کو مختلف اغذ یہ کیساتھ بھی کھا ۔ ہے جیسے کہ مندرجہ ذیل میں حد ۔ ث کے الفاظ ہیں کہ:

آپ رضی اللہ عنہم نے چھوہارے کو پنیر کیساتھ اور روٹی کیساتھ کر بھی کھا ۔ ہے اور اسی طرح بلا کسی چیز کے صرف چھوہارے کا لھا ۔ بھی ث ۔ ۔ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''رسول اللہ رضی اللہ عنہم عید الفطر کے دن کھجوریں تناول فرما کر عید پ ڑھنے کیلئے ۔ ۔ تھے۔''

کھجور اور بندہ مؤمن میں مماثلت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ۔ ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی رضی اللہ عنہم کے پ س بیٹھے ہوئے تھے کہ صمغ کھجور (در ۔ ۔ کھجور کے تنے کا ا ۔ رونی ۔ م حصہ رگو کھجور) آپ رضی اللہ عنہم کے پ س لا ۔ َ ۔ آپ نے فرما ۔ درختوں میں سے ا ۔ در ۔ ۔ ایسا ہے جو مسلمان آدمی کیطرح ہے جس پ ۔ ۔ اں کبھی نہیں آتی اور اس کے پتے کبھی جھڑ کر نہیں َ تے۔

مذکورہ حدیث میں بیان کردہ صمغ کھجور زخموں کو مندمل کرتا ہے، بہتے ہوئے خون کو روکتا ہے، دستوں کیلئے مفید ہے۔ اس کے درخت کا ہر حصہ مفید ہے اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اسے مومن مسلمان کے ساتھ تشبیہ دی یعنی اس میں نفع اور خیر ہے۔

قیامت کے دن ردی کھجوریں کھانے والا شخص

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں مسجد میں تشریف لائے جبکہ آپ کے ہاتھوں میں تھا اور کسی آدمی نے ردی قسم کی خشک سی کھجوروں کا ایک گچھا دیا تھا، آپ نے اپنی لاٹھی سے اس گچھے میں ٹھوکا دیا اور فرمایا یہ صدقہ کرنے والا اس سے عمدہ بھی صدقہ کرسکتا تھا اور فرمایا:

''یہ صدقہ کرنے والا شخص قیامت کے روز دری کھجوریں ہی کھائے گا۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی کھجوروں میں برکت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے ان میں برکت کی دعا فرمائیے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کھجوروں کو اکٹھا کرکے برکت کی دعا فرمائی اور ان سے کہا:

''ان کھجوروں کو لے کر اپنے توشہ دان (تھیلی) میں ڈال لو، اس میں سے جب بھی کھجوریں کھانا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکالنا اور انھیں (ساری ہر نکال) نہ بکھیرنا۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کھجوروں میں سے اتنے اتنے وسق (ایک وسق تقریباً ۱۵۰ کلو) اللہ کے راستے میں خرچ کئے۔ ہم ان میں سے کھاتے بھی تھے اور کھلاتے بھی

تھے۔ یہ توشہ دان ہر وقت میری کمر سے بندھا رہتا تھا حتیٰ کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو یہ پھٹ (کر گم ہو) گیا۔

جابر کی کھجوروں میں برکت

جنگ اُحد میں آپ رضی اللہ عنہ کے والد بھی شہید ہو گئے۔ نو بہنیں تھیں اور کافی قرض بھی چھوڑ گئے تھے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہو کر عرض کی کہ والد نے اپنے اوپر قرض چھوڑا ہے اور میرے پاس سوائے چند کھجوروں کے ادا کرنے کا کچھ اور سامان نہیں ہے۔ صرف کھجوروں کی پیداوار سے یہ قرض ادا نہیں ہو سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ نخلستان میں تشریف لے چلیے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب سے قرض دار مجھ پر سختی نہ کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تشریف لائے اور کھجوروں کا جو ڈھیر لگا ہوا تھا اس کے گرد چکر لگا کر دُعا کی اور اسی پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے اپنے قرض لیتے جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی تاثیر سے ان کھجوروں میں یہ برکت ہوئی کہ تمام قرض ادا ہو گیا اور جس قدر کھجوریں قرض داروں کو دی گئی تھیں اتنی ہی بچ رہیں۔

کھجوروں کا چور پکڑا گیا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر فرمایا: پھر ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے کھجوریں سمیٹنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا، اس پر اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں بہت محتاج ہوں۔ میرے بال بچے ہیں اور میں سخت ضرورت مند ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے اظہار معذرت پر میں اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا، اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! گذشتہ رات تمہارے قیدی نے کہا کیا تھا؟ میں نے کہا یا رسول

اللہ ﷺ اس نے سخت ضرورت اور .ل بچوں کورو. رو ٔاس لئے مجھے اس پ رحم آ ٔ ،اور میں نے اسے چھوڑ د ۔

آپ نے فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر ٔ ہے ،ابھی وہ پھر آئے گا ،رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کی وجہ سے مجھ کو یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا ۔اس لئے میں اس کی ت ک میں لگا رہا ،اور . وہ دوسری رات آ کے پھر پھر غلہ اٹھانے لگا ،تو میں نے اسے پھر پکڑا اور کہا کہ تجھے رسول کریم ﷺ کی . مت میں حاضر کروں گا ۔لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی کہ مجھے چھوڑ دے ، میں محتاج ہوں ، .ل بچوں کا بوجھ میرے سر پ ہے ۔اب میں کبھی نہیں آ ؤں گا ، مجھے رحم آ ٔ ،اس لیے اسے چھوڑ د آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا : کہ تم سے جھوٹ بول کر ٔ ہے ،اور وہ پھر آئے گا ، تیسری مرتبہ پھر میں اس کے انتظار میں تھا کہ اس نے پھر تیسری رات آ کر غلہ اٹھا. شروع کیا ، تو میں نے اسے پکڑ لیا ،اور کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی . مت میں پہنچا. اب ضروری ہو ٔ ہے ۔یہ تیسرا موقع ہے ، ہر مرتبہ تم یقین دلاتے رہے کہ پھر نہیں آ ؤ گے ،لیکن تم .ز نہیں آئے اس نے کہا کہ اس مرتبہ مجھے چھوڑ دے تو میں تمہیں ایسے چند کلمات سکھا دوں گا جس سے اللہ تعالی تمہیں فا ٔ ہ پہنچائے گا ، میں نے پوچھا ، وہ کلمات کیا ہیں ؟ اس نے کہا ، . تم اپنے بستر پ ٹ. لگو تو آیۃ الکرسی پوری پ ڑھ لیا کرو ،ا نگران فرشتہ اللہ تعالی کی طرف سے . ا. تمہاری حفاظت کر ت رہے گا ۔اور صبح ت شیطان تمہارے پ س نہیں آ سکے گا ، اس مرتبہ بھی پھر میں نے اسے چھوڑ د ۔صبح ہوئی تو رسول کریم نے دری فت فرمایا : ٔ شتہ رات تمہارے قیدی نے کیا معاملہ کیا ؟ میں نے عرض کیا ، ۔رسول اللہ ﷺ اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین دلای ٔ کہ اللہ تعالی مجھے اس سے فا ٔ ہ پہنچائے گا ،اس لئے میں نے اسے چھوڑ د ،آپ نے دری فت کیا وہ کلمات کیا ہیں ؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے بتای ٔ تھا کہ . بستر پ لیٹو تو آیۃ الکرسی پ ڑھ لیا کرو ٔاس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ اللہ کی

طرف سے تم پر ایک نگران فرشتہ مقرر رہے گا، اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہ آ سکے گا ،صحابہ رضی اللہ عنہم خیر کو جلد سے آگے بڑھ کر لینے والے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اگرچہ وہ جھوٹا تھا ،لیکن تم سے یہ بات سچ کہہ رہا ہے، اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا معاملہ کس سے تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔''

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی کھجوروں کا چور

ابوالاسود ظالم بن عمرو الدؤلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاذ بن جبل سے کہا: آپ مجھے وہ قصہ بیان کریں، جلد آپ نے شیطان کو پکڑا لیا تھا، انہوں نے بتایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے صدقہ کی حفاظت پر متعین کیا، کھوریں کمرے میں پڑی تھیں، مجھے محسوس ہوا کہ وہ کم ہو رہی ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کھجوریں شیطان لے جاتا ہے، ایک دن میں کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر لیا: اچانک اس قدر شدید تھا کہ اس نے دروازے کو ڈھانپ لیا، شیطان نے ایک صورت اختیار کی، پھر دوسری صورت اختیار کی وہ دروازے کے شگاف سے اندر گھس آیا، میں نے بھی لنگوٹ کس لیا، اس نے کھجوریں کھانا شروع کر دیں، میں نے جھپٹ کر اسے دبوچ لیا، میں نے کہا: اے اللہ کے دشمن (تو کیا کر رہا ہے؟) اس نے کہا: مجھے جانے دو میں بوڑھا ہوں اور کثیر الاولاد ہوں، میرا تعلق نصیبین (بستی کا نام) کے جنوں سے ہے، تمہارے صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہم بھی اس بستی کے باسی تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ہمیں یہاں سے نکال دیا۔ (اور) مجھے چھوڑ دیں، میں دوبارہ کبھی نہیں آؤں گا، میں نے اسے چھوڑ دیا، جبریل علیہ السلام نے آ کر سارا معاملہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

،رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: آپ کے قیدی کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ ﷺ کا سارا معاملہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عنقریب دو بارہ ضرور آئے گا، آپ بھی دوبارہ جانا ، میں نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا، شیطان آیا، دروازے کے شگاف سے اندر گھسا اور کھجوریں کھانا شروع کر دیں، میں نے اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جو پہلے کیا تھا، میں نے کہا: اے اللہ کے دشمن! تو نے تو آئندہ کبھی نہ آنے کا وعدہ کیا تھا (لیکن پھر آیا) اس نے کہا: میں آئندہ کبھی نہیں آؤں گا، اس کی دلیل یہ ہے کہ جب کوئی تم میں سورۃ البقرۃ کی آخری آیت نہیں پڑھے گا تو ہم میں سے کوئی اس رات اس کے گھر میں داخل ہو جائے گا۔

کھجوروں دیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مشرک قریب آ گئے تو آپ ﷺ نے (مجاہدین کو ترغیب دیتے ہوئے) فرمایا:

''(مجاہدو!) لپکو ایسی جنت کی جانب کہ جس کی چوڑائی اس قدر ہے جس قدر کہ ساتوں آسمان اور زمین ہے۔''

(یہ سنتے ہی) عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسی جنت کہ جس کی چوڑائی ہی آسمانوں اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے؟'' آپ ﷺ نے جواب دیا: بالکل! حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: بخ، بخ! یعنی واہ واہ!..... کیا بات ہے۔''

یہ سن کر آپ ﷺ نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے کہا: بخ بخ کس وجہ سے کہا ہے؟ جناب عمیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! اس کے علاوہ کچھ نہیں، بس خواہش ہے تو یہی کہ میں اس جنت کے رہنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تو اس . ۔ ۔ کے . سیوں میں سے ہے۔''

اب حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنی تھیلی میں سے کھجوروں کو نکالا اور کھانے لگے پھر (. ۔ ۔ کا خیال آ ۔ ۔ تو) کہنے لگے:

''ا ۔ ان کھجوروں کو کھانے ۔ ۔ میں ز ۔ ہ رہا تو یہ ز ۔ گی تو . ۔ ی لمبی ز ۔ گی ہے۔''

پھر ان کے پ س جو کھجوریں تھیں انہیں د ۔ اور قتال کرنے لگے حتی کہ شہید ہو گئے۔

تسبیح پڑھنے سے . ۔ ۔ میں کھجور کا در ۔ ۔ لگا جا ۔ ہے

حضرت جا . رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔ :

''جو شخص کہے تو اس کے لیے . ۔ ۔ میں ا ۔ کھجور کا در ۔ ۔ لگ جا ۔ ہے۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔ :

''جس رات مجھے سیر کرائی گئی (یعنی معراج کی رات) میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انھوں نے کہا اے محمد! آپ میری جانب سے اپنی امت کو سلام پہنچا دیں اور انھیں بتا دیں کہ جنت کی مٹی خوشبودار ہے اور پانی میٹھا ہے اور جنت چٹیل میدان ہے اور درخت لگانے سے اس میں درخت لگتے ہیں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے
کے کلمات کہے تو ان میں سے ہر کلمے کے بدلے اس کے لیے جنت میں ایک
درخت لگ جائے گا۔''

اک بچے کی کھجور کی کہانی

یثرب کی بستی، کھجوروں کی بستی، اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد مدینہ کہلاتی تھی ،اس میں ہر طرف مختلف باغات تھے، ایک دوسرے سے ملے ہوئے، ان کے مختلف مالکان تھے ،انہی باغات میں ایک یتیم بچے کا باغ بھی تھا، اس کے ساتھ ایک دوسرے آدمی کا باغ بھی تھا ،کھجوروں کے درخت اس طرح آپس میں ملے ہوئے تھے کہ آندھی اور جھکڑ میں کھجوریں نیچے

ے پڑتیں تو پھر تمیز کرنا مشکل ہو جاتی کہ یہ کس درخت سے لی ہیں۔یتیم نے سوچا کہ کیوں نہ میں دیوار سے اپنے باغ کو علیحدہ کر لوں، تاکہ ملکیت واضح ہو جائے، کسی قسم کا تنازع اور جھگڑا نہ کھڑا ہو۔چنانچہ اس نے دیوار بنانا شروع کی۔ اس نے دیوار بنانا شروع کی تو اس کے ہمسائے کی کھجور کا درخت درمیان میں حائل ہوئی، دیوار سیدھی اس صورت میں ہوتی تھی۔ اس کو یہ درخت مل جاتا۔

وہ یتیم بچہ اپنے ہمسائے کے پاس گیا اور کہا کہ آپ کے باغ میں بہت ساری کھجوریں ہیں ،میں دیوار بنا رہا ہوں آپ کی ملکیت کی ایک کھجور راستے میں رکاوٹ بن رہی ہے، یہ کھجور مجھے دے دیں تو میری دیوار سیدھی ہو جائے گی ،اس شخص نے انکار کر دیا۔اس بچے نے کہا کہ اچھا آپ مجھ سے اس کی قیمت لے لیں، تاکہ میں اپنی دیوار سیدھی کر لوں۔اس نے کہا کہ میں اسے بیچنے پر بھی تیار نہیں۔یتیم نے خوب اصرار کیا، ہمسائیگی کا واسطہ دیا، اس پر دال سوار تھی ،نہ یتیمی کا لحاظ نہ ہمسائیگی کا پاس۔یتیم نے کہا کہ دیکھیں کیا میں اپنی دیوار نہ بناؤں، اس کو سیدھا نہ کروں۔ہمسائے نے کہا: یہ تمہارا معاملہ ہے ،تم جانو تمہارا کام جانے !تمہاری دیوار سیدھی رہے یا ٹیڑھی، مجھے اس سے کوئی غرض نہیں، میں کھجور کو فروخت کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں یتیم۔ اس سے مکمل مایوس ہوئی تو خیال آیا کہ ایک ایسی شخصیت ہیں اگر وہ سفارش کر دیں تو میرا کام بن سکتا ہے۔دل میں خیال آتے ہی قدم مسجد کی جانب اٹھ گئے

یہ قصہ باعثِ تعجب ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ کو آپ ﷺ سے کس قدر محبت تھی اور آپ کے الفاظ کا کس قدر پاس تھا۔وہ یتیم بچہ۔ مسجد نبوی میں آیا تو سیدھا اللہ کے رسول ﷺ کے پاس پہنچا، عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باغ فلاں آدمی کے باغ سے ہوا ہے، میں ان کے درمیان دیوار بنا رہا ہوں، دیوار اس وقت تک سیدھی نہیں بن سکتی جب تک راستے میں آنے والی ایک کھجور میری ملکیت نہ بن جائے ،میں نے اس کے مالک سے عرض کیا کہ وہ مجھے

فرو ۃ کر دے، میں نے اس کی منت سما۔ ۃ بھی کی، اس نے نکار کر دیہے، اللہ کے رسول ﷺ! میری اس سے سفارش کر دیں کہ وہ مجھے کھجور دے دے! آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرما یا: تمہارا ۔غ اس یتیم کے ۔غ سے ہوا ہے، یہ یتیم بچہ دیوار بنا کر اپنے ۔غ کو تمہارے ۔غ سے علیحدہ کر چاہتا ہے، تمہاری ا کھجور اس کی راہ میں رکاوٹ ہے، تم ایسا کرو کہ اپنے بھائی کو یہ کھجور دے دو! اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پھر فرما یا: اپنے بھائی کو کھجور دے دو اور میں تمہیں ۔ ۃ میں کھجور کی ضما ۃ دیتا ہوں۔ اس شخص نے اتنی ۔ڑی پیش ش کے ۔وجود کہا: نہیں، میں کھجور نہیں دے سکتا۔ آپ ﷺ اب خاموش ہو گئے، اس سے زیدہ کچھ کہنا آپ ﷺ نے منا ۔ نہ جا!

حضرات صحابہ خاموشی سے ساری گفتگو سن رہے تھے، حاضرین مجلس میں حضرت ابو دحداح ؓ بھی تشریف فرما تھے۔ مدینے میں ان کا ۔ڑا خوبصورت ۔غ تھا، ۶۰۰ کھجور کے درختوں پ مشتمل ۔غ اپنے پھل کے ۔ ۔ڑا مشہور تھا۔ اس ۔غ کی کھجوریں اعلیٰ قسم کی شمار ہوتی تھیں ،منڈی میں ان کی ۔ڑی شہرت تھی۔ مدینے کے ۔ڑے ۔ڑے ۔ ۔ اس ۔ت کی حسرت اور خواہش کرتے تھے کہ کاش! یہ ۔غ ان کی ملکیت ہو ۔ابو دحداح ؓ نے اس ۔غ کے وسط میں اپنا خوبصورت سا گھر تعمیر کر رکھا تھا، بیوی اور بچوں کے ساتھ وہیں رہائش پ تھے، میٹھے پانی کے کنویں نے اس ۔غ کی اہمیت کو اور زیدہ ۔ڑھا دیا تھا۔ ابو دحداح ؓ نے ۔ اللہ کے رسول ﷺ کی پیش کش کو سنا تو دل میں خیال آیا کہ اس د کا کیا ہے؟ آج نہیں تو کل مر ہے ،اور پھر ہمیشہ کی زندگی، عیش و آرام یا دکھ و آلام کی زندگی۔ ا ۔ ۃ میں ا کھجور مجھے بھی مل جائے تو کیا کہنے! آگے ۔ڑھے اور کہا: اللہ کے رسول ﷺ! یہ جو پیش کش آپ نے کی ہے ،صرف اسی شخص کے لیے ہے یا ا میں اس آدمی سے اس کھجور کو ۔ کر اس یتیم بچے کو دے دوں تو مجھے بھی ۔ ۃ میں کھجور ملے گی؟ آپ ﷺ نے فرما یا: ہاں تمہارے لیے بھی ۔ ۃ میں کھجور کی

ضمانت ہے۔اب ابو دحداح رضی اللہ عنہ سوچنے لگے کہ ایسی کون سی چیز ہے جو میں اس شخص کو دے کر اس سے وہ کھجوریں لے لوں،اور پھر اس یتیم کو دے دوں۔پھر اچانک ہی ایک عجیب فیصلہ کیا ،اس آدمی سے مخاطب ہوئے ،کہا: سنو !تم میرے باغ سے واقف ہو جس میں میرے ۶۰۰ کھجوروں کے درخت ہیں ،گھر اور کنواں ہے۔اس نے کہا: مدینے میں کون ہوگا جو اس باغ کو نہ جانتا ہو! کہا:تم ایسا کرو کہ میرا سارا باغ اس ایک کھجور کے بدلے میں لے لو۔اس آدمی کو اپنے کانوں پر اعتبار نہ آیا ،اس نے مڑ کر ابو دحداح رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا ،پھر لوگوں کی طرف دیکھ کر گویا ہوا: سن رہے ہو ،ابو دحداح کیا کہہ رہا ہے؟ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے پھر اپنی بات کو دہرایا ،لوگوں کو اس پر گواہ بنایا ،چنانچہ اس ایک کھجور کے بدلے میں اپنا سارا باغ ،کنواں اور گھر اس آدمی کے حوالے کر دیا۔ اس کھجور کے مالک بن گئے تو اس یتیم بچے سے کہا: آج کے بعد وہ کھجور تمہاری ،میں نے تم کو تحفے میں دے دی ،اب اپنی دیوار سیدھی بناؤ ،اب تمہارے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔

اس کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ کیا ،عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اب میں جنت میں کھجور کا مستحق ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ابو دحداح کے لیے جنت میں کتنے ہی کھجوروں کے جھنڈ ہیں''

اس حدیث کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ ایک دو تین مرتبہ نہیں بلکہ خوشی کے ساتھ متعدد بار دہرائے ،حتیٰ کہ ابو دحداح رضی اللہ عنہ وہاں سے روانہ ہوئے ۔جنت میں باغات کی خوشی پانے کے بعد باغ کی طرف روانہ ہوئے۔دل میں خیال آیا کہ ذاتی کپڑے ،کچھ ضروری اغراض کی اشیاء تو وہاں سے لیتا آؤں۔باغ کے دروازے پر آئے ،اندر سے بچوں کی آوازیں سنائے دیں ،بیوی گھر کے کام کاج میں مصروف ،بچے کھیل رہے ہیں

۔خیال آیا کہ اندر جا کر بیوی کو خبر سناؤں، پھر دروازے ہی پر رک گئے۔آواز دی: اے ام دحداح!

ام دحداح نے بڑا تعجب کیا کہ آج ابو دحداح باغ سے ہر دروازے پر کیوں رک گئے ہیں ،اندر کیوں نہیں آتے؟ دوبارہ آواز آئی: ام دحداح؟ جواب دیا: حاضر اے ابو دحداح! فرمایا: اس باغ سے بچوں سمیت باہر نکل آؤ، میں نے اس کو فروخت کر دیا ہے۔ام دحداح رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے اس کو بیچ دیا ہے۔کس کو فروخت کیا ہے،کون خریدا رہے، کتنے میں؟ فرمایا: میں نے اس کو جنت میں ایک کھجور کے بدلے میں فروخت کر دیا ہے۔ام دحداح رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ اکبر ! ،آپ نے بڑا ہی منافع بخش سودا کیا ہے،اب باغ میں داخل نہ ہونا۔بڑا ہی فائدہ مند سودا ہوا ہے، جنت میں ایک درخت ،جس کے نیچے گھڑ سوار ستر برس چلتا رہے تو اس کا سایہ ختم نہ ہو۔ام دحداح رضی اللہ عنہا نے بچوں کو پکڑا، ان کی جیبوں کو ٹٹولا، جو کچھ ان میں تھا ان کو نکالا، کہا کہ اب یہ رب کا ہو گیا ہے ہمارا نہیں، اور خالی ہاتھ باغ سے باہر نکل آئے۔

ابو دحداح اور ام دحداح رضی اللہ عنہما کا یہ قدم، یہ کارنامہ کوئی معمولی نہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے اپنی سب سے قیمتی چیز کو رب کی راہ میں لٹا دیا۔اپنے آباد گھر، باغ، کنویں کو چھوڑا اور ہمارے لیے مثالیں قائم کر گئے کہ اس کو کہتے ہیں حقیقی محبّ، محبّ صادق۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے۔ابو دحداح اور ام دحداح رضی اللہ عنہما! تم پر اللہ کی رحمت کی برکش ہو، تم نے کتنی قربانی اور ایثار کا مظاہرہ کیا، بلاشبہ تمہارا یہ کارنامہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

آسمان سے کھجور گرنا

مشہور ثقہ عا. صلہ اشیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نہر تیری کی بستیوں میں سے کسی بستی میں نکلے ،میں سیلاب کے زمانہ میں اپنی سواری پ محوسفر تھا، چنانچہ میں ا بن پ سفر کر رہا تھا، پس میں ا دن ور کھانے کو کوئی چیز نہیں مل رہی تھی ، مجھے بھوک بی بہت ز دہ لگی ہوئی تھی ، چنانچہ مجھے ا موٹ اور قوی آدمی جو اپنے کندھے پ کوئی چیز اٹھائے ہوئے تھا، تو میں نے کہا: اسے رکھ دے، اس نے رکھ دی تو اچا وہ روٹی تھی ، پس میں نے کہا: مجھے اس سے کھلا تو اس نے کہا :اَ آپ چاہیں تو ٹھیک ہے، لیکن اس میں خنز یر کی پ بی ہے،. اس نے یہ ت کہی تو میں نے اسے چھوڑ دی اور آگے چل پڑا۔ پھر مجھے ا دوسرا آدمی ، وہ اپنے کندگے پ کھا اٹھائے ہوئے تھا، میں نے اسے کہا: مجھے اس سے کھلا تو اس نے کہا: میں نے یہ فلاں فلاں دن کا زادِ راہ لیا ہوا ہے، اَ تو اس سے کوئی چیز لے لے گا تو مجھے تکلیف پہنچائے گا اور مجھے بھوکا رکھے گا تو میں نے اسے چھوڑ دی ، پھر آگے چل پڑا تو اللہ کی قسم! بلا شبہ یقیناً میں چل رہا تھا کہ اچا میں نے اپنے پیچھے پ وں میں سے نے والے کی آواز کی ما کسی نے والی چیز کی آواز سنی ، یعنی اس کے اڑنے کی آواز ، میں نے مڑ کر دیکھا تو اچا سفید دو پٹے میں کوئی چیز لپیٹی ہوئی تھی ، چنانچہ میں سواری سے ا کر اس کے پ س ی تو اچا وہ ز کھجوروں سے بھری ہوئی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھیلی تھی ، حالا ان دنوں روئے زمین پ ا بھی ز کھجور نہیں ملتی تھی ، چنانچہ میں نے اس سے کھا اور اس سے ز دہ اچھی ز کھجوریں کبھی نہیں کھائی تھی اور پ نی پیا ، پھر میں نے اس سے ق ما ہ کھجوریں دو. رہ لپیٹ دیں اور کھائی ہوئی کھجوروں کی گٹھلیاں اپنے ساتھ لے لیں اور گھوڑے پ سوار ہو ی ۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ اس واقعہ کے . رہ میں فرماتے ہیں:

''یہ کرامت چا۔ ۔ ہے''

کھجور کے ۔ لے او ٹ

سید ٔ طارق بن عبداللہ المحاربی ؓ بیان کرتے ہیں کہ ۔ ۔ اسلام ر پ ۔ ہوا تو ہم اپنے علاقے سے نکلے اور مدینہ منورہ کے قر ۔ ٹھہرے، ہمارے ساتھ ہمارے قبیلے کی ا ۔ عورت بھی تھی، ا ۔ دفعہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ سفید لباس پہنے ہوئے ا ۔ شخص نے ہمیں سلام کہنے کے بعد پوچھا: کہاں سے تشریف لائے ہو؟ ہم نے بتا ۔ کہ ہم ر ۔ ہ مقام سے آئے ہیں ، ہمارے پ س ا ۔ او ٹ تھا، اس نے پوچھا کہ تم یہ او ٹ بیچو گے؟ ہم نے اثبات میں جواب د ۔ تو اس نے کہا: کتنی قیمت ہے؟ ہم نے کہا: کھجور کے اتنے صاع کا بیچیں گے، اس نے ہم سے قیمت کی کمی کا مطالبہ کیا خیر او ٹ لے لیا اور بولا: میں نے یہ او ٹ ۔ لیا ہے، اس کے بعد وہ مدینہ کی گھاٹیوں میں چھپ ۔ ، ہم ا ۔ دوسرے کو مت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ تم نے ا ۔ اجنبی شخص کو او ٹ فرو ۔ ت کر د ۔ ہے، ہمارے قافلے میں شامل ا ۔ عورت نے کہا آپس میں مت نہ کرو، کیو میں نے اس شخص کا چہرہ دیکھا ہے، یہ دھوکہ نہیں کرے گا، میں نے اس کے چہرے سے ۔ ھ کر کوئی چیز چودھویں رات کے چا ٔ کے مشابہ نہیں دیکھی۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ سہ پہر کے وقت ا ۔ شخص نے ہمارے پ س آ کر سلام کہا اور بتا ۔: میں رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں، آپ کا پیغام ہے کہ تم سیر ہو کر کھجوریں کھاؤ اور ماپ کر قیمت کا پورا حق وصول کرو۔ صحابی کہتے ہیں ہم نے سیر ہو کر کھجوریں کھا اور کھجوریں ماپ کی قیمت کا پورا حق وصل کیا۔

سید ٔ سلمان فارسی ؓ کا کھجوروں کا ۔ غ

سید ٔ ۔ ہ بن الحُصَیب ؓ سے روا ۔ ت ہے کہ سلمان فارسی ؓ یہودیوں کے غلام تھے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اتنے اتنے درہم پ ۔ لیا اس شرط پ کہ وہ ان یہودیوں کے لیے کھجور کے

پودے لگا گے اوران کے پھل دار ہونے۔ ان میں کام کریں گے، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے لیے کھجوریں لگا ،ا۔ پودے کے علاوہ جسے سید· عمر رضی اللہ عنہ نے لگا۔ تھا۔

پھر اس سال کھجوروں نے پھل دیے، لیکن ا۔ پودے نے پھل نہ د۔، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ اس کھجور کے در· ۔ کو کیا ہوا ہے؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اسے میں نے بو۔ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے اکھاڑا، پھر اپنے ہاتھ سے زمین میں لگا د۔ تو اس سال اس نے بھی پھل د۔۔

بچوں سے پیار کیجئے

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''اور (ہمارے اُن احسانات کو یاد کرو)۔ ہم نے تم کو فرعون سے مخلصی بخشی، وہ (لوگ) تمہیں بڑا دُکھ دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو قتل کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی ۔۴۹۔ اور۔ ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا تو تمہیں نجات دی اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا اور تم دیکھ ہی تو رہے تھے۔''

تمہیدی کلمات

سب سے پہلے بچوں کے قتل کا آغاز اپنے سر زمین والا فرعون تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا کر دیا اور یہ قیامت تک عبرت کا نشان بنا رہے گا۔ ۱۶ دسمبر ۲۰۱۴ء کو پشاور آرمی پبلک سکول پر اسلامی لبادہ اوڑھے چند دہشت گردوں نے معصوم بچوں پر خودکش حملہ کر دیا، جس سے ۱۳۳ کے تقریباً شہید اور سینکڑوں کی تعداد میں زخمی ہو گئے۔ بچوں پر ظلم و ستم کے واقعات پہلے بھی کوئی کم نہیں تھے۔ داستان ظلم میں اک اور اضافہ ہوا۔ ننھے پھولوں اور

کلیوں کو مسل کر نہ جانے یہ کون سی ا کی معراج پر کر چاہتے ہیں آج کے خطبہ میں ہم بچوں کے قتل میں اسلامی نقطہ اوران کے ساتھ کیسا سلوک روا رکھا جائے پ ت کریں گے۔

ب میں بھی بچوں کے قتل کی مما

غزوہ ن میں ا بچہ قتل ہو ، رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی تو آپ ﷺ نے فرما: تم ن بچے کو کیوں قتل کیا؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ وہ تو مشرکین میں سے تھا انہی کا بچہ تھا تو آپ ﷺ نے فرما: ''کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم میں سے جو آج بہتر لوگ بنے ہوئے ہیں وہ مشرکوں ہی کی اولادیں ہیں؟ پھر مز فرما:

''مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو بھی جان جنم لیتی ہے وہ فطرت میری پیدا ہوتی ہے اور وہ اپنی فطرت (اسلام) پ ہی رہتی ہے . تا کہ اس بچے کی ز ن وہ کچھ بیان نہ کرنے لگے جو اس کے دل میں ہے۔''

ا دوسری روا ت میں آپ ﷺ نے فرما:

''کسی بچے کو قتل کرو۔''

مز حد ث میں آ ہے:

''رسول اللہ a نے عورتوں او بچوں کو قتل کرنے سے فرما ہے۔''

سید ر ح بن ربیع سے روا ۔ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما :
''بچوں اور مزدوروں کو قتل نہ کرو۔''

بچے جنتی خادم

بچے خواہ مسلمان کے ہوں ۔ کافر کے کسی کو بھی تکلیف دینا ، حق قتل کر در ۔ نہیں بلکہ کافروں کے بچے تو جتنی خادم ہوں گے' حضرت انس رضی اللہ عنہ
کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مشرکین کے بچے جو بچپن میں
د سے چلے گے:

وہ جنتی لوگوں کے خادم ہوں گے۔''
اور مسلمانوں کے بچے جو بچپن میں فوت ہو گے ۔ شہید ہو گئے ۔ کسی ظلم وستم کا نہ بن کر جان دے بیٹھے ۔ کے ۔ اللہ کی ۔ ۔ کے مہمان اور ا۔ اھیم ا کھیل ہو نگے۔
ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرما :

''۔ ۔ میں مسلمانوں کے بچوں کی کفا ۔ ا۔ اھیم علیہ السلام فرماتے ہیں۔''

بچے خود بھی جنتی اور والدین کے لیے بھی ۔ ۔ کا ۔ ۔

نبی کریم ﷺ نے فرما :

نبی بھی جنتی ہے

شہید بھی جنتی ہے
نومولود بھی جنتی ہے
زندہ درگور ہونے والا بچہ بھی جنتی ہے

ایک آدمی اپنے بچے کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس بچے سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں۔ کچھ دن گزرے آپ ﷺ نے اس آدمی کے متعلق دریافت فرمایا، کہ وہ کئی دنوں سے غیر حاضر ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ اس کا بچہ فوت ہو چکا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا۔

''کیا تو اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ جس تو جنت کے دروازے پر کل قیامت کے دن آئے گا تو تو اسے اپنے انتظار میں وہاں پائے گا۔''
ایک صحابی نے اٹھ کر کہا اے اللہ کے رسول ﷺ!

کیا یہ صرف اسی کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے ہے۔''
تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ تم سب کے لیے ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بچہ سب تو جنت کے دروازے پر آئے گا تو:

''اور دوڑ کر تیرے لیے دروازہ کھولے گا۔''

ا یہ دوسری حدیث میں ہے کہ . ان بچوں کو جو بچپن میں د سے چلے گے اور ان کے والدین نے صبر دامن تھام کر رکھا انہیں اللہ تعالیٰ کی . ت میں جانے کا ہے تو کہیں گے ابھی ہم کیسے . ت میں چلے جا ابھی ہمارے والدین تو آئے نہیں پھر ان کے والدین کو لا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرما گے

''جاؤ تم بھی . ت میں جاؤ اور تمہارے والدین بھی . ت میں جا ۔''

سید ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روا ت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

''نہیں فوت ہوتے تم میں سے کسی کے تین بچے (وہ صبر کرے) ثواب کی ر ت ہو وہ . ت میں داخل ہوگی ا عورت نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دو (فوت ہوں تو پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما : دو ہوں (ت بھی . ت میں داخل ہوگی)۔''

پیدائش سے پہلے اور پیدائش کے بعد بچے کی فکر

حضرت . امہ . ت وہب رضی اللہ عنہ کہتی ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پ س حاضر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان موجود فرما رہے تھے۔''میں نے چاہا کہ جس کی بیوی حاملہ (پیٹ

سے)ہو ۔ بچے کو دودھ پلاتی ہو تو اس کے خاو ند کو خصوصی تعلق سے روک دوں (تا کہ بچے کو تکلیف نہ ہو) پھر میں رومیوں اور فارسی لوگوں کا جا ئزہ لیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسے حالات میں تعلق قائم ر تے ہیں اس طرح بچوں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا (تو میں نے نہیں کیا)

بچے د میں آ تو . سے پہلی ذمہ داری ماں پ یہ ہے کہ اس بچے کو اپنا دودھ پلائے اَ ماں بغیر عذر کے اپنا دودھ نہیں پلاتی تو اللہ ناراض ہوتا ہے بلکہ رحمت دو عالم ﷺ جو بچوں کے شفیق . پ ہیں فرماتے ہیں۔ میں ا دن سو ہوا تھا کہ میرے پ س دو فرشتے آئے (جبرا ومیکا)اور وہ مجھے مختلف مناظر دیکھانے کے لیے لے گئے میں نے وہاں چند عورتوں کو دیکھا جن کی چھاتیوں کو سا پ ڈس رہے ہیں میں نے در یفت کیا یہ کون سی عورتیں ہیں ان کا . م کیا ہے تو انہوں نے فرما ا:

''یہ وہ عورتیں ہیں جو د (اپنا دودھ بغیر عذر کے)اپنے بچوں کو نہیں پلاتی تھیں۔''

کہتے ہیں بکری کا دودھ ہلکا اور پ وٹین سے بھرا ہوتا ہے اَ ماں کا دودھ کسی عذر سے بچے کے موافق نہ آئے تو بکری کا دودھ پلاؤ ۔شا ید اسی وجہ سے آپ ﷺ ہمیشہ جانور ذبح کرتے وقت اس . ت کا خیال ر نا کا حکم دیتے کہ کہیں دودھ والی بکری ذبح نہ کر ہو سکتا اس طرح میں کوئی بچہ ہو جو اس کا دودھ پیتا ہو۔
بلکہ آپ ﷺ . بھی کسی کو زکوۃ کی وصولی کے لیے بھیجتے تو فرماتے دودھ والی بکری وصول نہ کر ۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہیں کہ ا دفعہ میرے پ س اللہ کے رسول ﷺ کی زکوۃ وصول کرنے والے آئے تو میں نے پوچھا میری زکوۃ کتنی ہے تو انہوں نے بتا ا کہ ا بکری، میں نے تھنوں

سے بھری اور موٹی تازی دودھ والی بکری لا کر پیش کر دی تو انہوں نے فرمایا:

''ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بچے دینے والی بکری وصول کرنے سے فرمایا ہے۔''

کیو چند دن یہ بچہ جنم دے گی اور دودھ والی ہو جائے گی۔

بچہ کسی کا بھی ہو اور کیسا بھی ہو۔۔!

اسلام نے ہر بچے کا احترام کیا ہے اَ چہ وہ جائ طر سے ہی کیوں نہ د میں آیا ہو۔ غامد قبیلے سے تعلق ر والی ای خاتون نے زنا کیا اور آ کر کہنے لگی

''اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے پاک کیجئے''

''جاؤ اور اس بچے کو دودھ پلاؤ۔ دودھ پینا چھوڑ دے تو آنا۔''
پھر وہ دودھ چھڑا کر بچے کو ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھما کر آئی اور کہنے لگی۔

''یہ بچہ ہے اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور اب یہ کھانا کھاتا ہے''
آپ ﷺ نے اس سے وہ بچہ لے کر اسے رجم کر دیا۔

ای دوسری روای میں وضا اسطرح ہے: پھر غامدیہ عورت آئی اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے زنا کیا پس آپ ﷺ نے مجھے پاک کر دیں آپ نے اسیوا پس کر دیا اگلی صبح ہوئی تو اسے نے کہا اے اللہ کے رسول آپ ﷺ مجھے کیوں واپس کرتے ہیں شاید کہ آپ ﷺ مجھے اسی طرح واپس کرتے ہیں جیسا کہ آپ نے ماعز کو واپس کیا اللہ کی قسم میں تو

البتہ حاملہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اچھا تو واپس نہیں جا چاہتی تو جا یہاں تک کہ بچہ جن لے۔ اس نے بچہ جن لیا تو وہ بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لے آئی اور عرض کیا یہ میں نے بچہ جن دیا ہے آپ نے فرمایا جا اور اسے دودھ پلا یہاں تک کہ یہ کھانے کے قابل ہو جائے یعنی دودھ چھڑا دے پس اس نے اس کا دودھ چھڑایا تو وہ بچہ لے کر حاضر ہوئی اس حال میں کہ بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اور عرض کی اے اللہ کے نبی میں نے اس کو دودھ چھڑا دیا ہے اور یہ کھا کھا رہا ہے آپ ﷺ نے وہ بچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی پرورش کے سپرد کیا پھر حکم دیا تو اس کے لیے گڑھا کھودا گیا اور لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے اسے سنگسار کر دیا۔

''پس خالد بن ولید رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور اس کے سر پر ایک پتھر مارا تو خون کی دھار خالد رضی اللہ عنہ کے چہرے پر آ پڑی اور انہوں نے اسے برا بھلا کہا اللہ کے نبی ﷺ نے ان کی اس بات کو سنا تو روکتے ہوئے فرمایا اے خالد اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تحقیق اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز ٹیکس وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اسے معاف کر دیا جاتا پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کا جنازہ ادا کیا گیا اور دفن کیا گیا۔''

ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ تبوک سے پیچھے رہنے والے صحابی اللہ نے ان کی تعریف اور توبہ میں قرآن نازل کیا، ایک رات گھر آئے تو شریک بن سحاء کو اپنی بیوی کے پاس پایا، نبی کریم ﷺ کو خبر

دی تو بیوی نے انکار کر دیا۔ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ پریشان ہو گئے اللہ نے قرآن میں لعان کا مسئلہ نازل کر دیا کہ عورت اور مرد دونوں سے پانچ پانچ مرتبہ قسمیں لے کر جدائی کرا دی جائے، ایسے ہی ہوا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس عورت نے بچہ جنم دیا اور بچہ اس طرح کا ہوا تو ہلال بن امیہ کا ہے اور ایسا ہوا تو شریک بن سحاء کا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد معاملہ کھلا بچہ شریک بن سحاء پر گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کے وقت ہی یہ اعلان کر دیا تھا کہ یہ بچہ ہلال بن امیہ کی طرف منسوب نہیں ہوگا اور نہ ہی عورت کا کوئی اس سے رشتہ بنتا ہے معاملہ اسلامی قانون کے متعلق حل کر دیا گیا اس بچے پر کل کوئی آواز نہ اٹھائے اور قانون مرتب کر دیا فرمایا:

''اور اب جس شخص نے اس عورت پر کوئی تہمت لگائی یا اس کے بچے پر کوئی آواز کسی تو اسے حد لگائی جائے گی۔''
یعنی بہتان کی ۸۰ کوڑے حد لگے گی۔

گویا اسلام نے اس بچے کا بھی احترام کیا جو جائز طور سے آیا کہ اگر کسی نے اس بچے کو تنگ کرنے اور رسوا کرنے کے لیے تہمت لگائی تو اسے اسّی کوڑے لگائے جائیں گے۔
مسند احمد میں روایت ہے کہ پھر یہ بچہ:

''یہ بعد میں بڑا ہو کر مصر کا گورنر بنا تھا''

بچوں کے ایمان کی فکر

حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ خود مسلمان ہو گئے اور ان کی بیوی نے

اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو نبی ﷺ نے ماں کو ایک طرف اور باپ کو دوسری طرف بیٹھایا اور بچے کو دونوں کے درمیان بٹھا دیا تو بچہ ماں کی جانب مائل ہوا یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے خود دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے اے مالک اسے صحیح چیز کی طرف ہدایت دے

اے اللہ! اسے ہدایت دے''
تو اس بچہ نے اپنا منہ باپ کی طرف کر لیا اور باپ کے پاس آیا اور باپ نے اسے پکڑ لیا۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

''ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک دن وہ بیمار ہوا۔ آپ ﷺ اس کا مزاج معلوم کرنے کے لیے تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا، باپ وہیں موجود تھا۔ اس نے کہا کہ (کیا مضائقہ ہے) ابوالقاسم ﷺ جو کچھ کہتے ہیں مان لے۔ چنانچہ وہ بچہ اسلام لے آیا۔ آپ ﷺ باہر نکلے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ شکر ہے اللہ پاک کا جس نے اس بچے کو جہنم سے بچا لیا۔''

. رکے قیدی جن کے پ س دینے کے لیے فدیہ نہیں تھا سید. عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کا فدیہ یہ مقرر کیا ۔ کہ وہ ا رمدینہ کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھلا دیں اور رہا جا ۔

سید. عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ا دن ا بچہ روتا ہوا اپنے . پ کے پ س آ ۔ کہ اس کے قیدی استاد نے اسے مارا ہے تو . پ نے کہا: یہ تو . رکے . لے تم سے ۔ تا ہے تو اس نے پ س نہ جا ۔

سید. عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے میرے بچے عبداللہ کو اپنے ۔ سے لگا ۔ اور اس کے علم میں اضافے کی دعا کی

اے اللہ اسے (بچے) کو کتاب (قرآن) کا علم سکھا''

ﷺ

بچوں سے آپ ﷺ کی شفقتیں

ویسے تو آپ ﷺ کسی کائنات اور ساری مخلوقات کے لیے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں بچوں سے آپکا خاص لگاؤ تھا، حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مدینہ میں . کھجوروں کا پھل پ جا تو اولین پھل رسول اللہ ﷺ کے پ س لے کر آتے اور آپ ﷺ اسے . سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور یہ پھل دے دیتے۔

بچوں کو آپ ﷺ تحائف دیتے مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پ س موتیوں کا ا ہار تحفے میں آ ۔ آپ نے فرما ۔:

''میں یہ ہار اپنے اہل . . . میں سے اسے دوں گا جو مجھے . سے زیدہ محبوب ہے۔''
تو ازواج مطہرات کہنے لگیں کہ یہ تو ابو قحافہ کی بیٹی کو ملے گا

''آپ ﷺ نے وہ ہار امامہ . . . بن رسول اللہ ﷺ کے گلے میں ڈال دیا''

:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دس سال آپ ﷺ کی . مت کی آپ ﷺ نے . مجھے اُف . نہیں کہا آپ ﷺ پیار سے مجھے کبھی کہتے:

''او! دو کانوں والے (ادھر آ!)
اور کبھی آپ انس کو کہتے

''اے میرے پیارے . . . ٹے!''

اور کبھی کہتے

''اے اُ !جہاں بھیجا تھا وہاں جاؤ''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ا . رہم زعشاء پڑھ رہے تھے سید . حسن و حسین رضی اللہ عنہما آ کر آپ کے ساتھ پڑ . لگے ساری زا ایسے ہی . رگئی کہ وہ آپ کے اور اوپ کمر پ سجدے

میں آجاتے آپ ﷺ اٹھتے تو ہاتھ سے پکڑ کر نیچے کر دیتے ز کے بعد میں اٹھا اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اَ آپ کہیں تو میں انہیں گھر چھوڑ آؤں، اتنے میں بجلی چمکی اور ساتھ ہی آپ ﷺ نے فرمایا:

''انہیں ان کی ماں کے پ س چھوڑ آؤ''

''. . ت وہ دونوں گھر نہیں داخل ہو گے بجلی کی روشنی مسلسل ٹھہر رہی''

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رضی اللہ عنہم گھر سے . ہر تشریف لا تو آپ کے ساتھ حضرات رضی اللہ عنہ بھی تھے ا ی کندھے پ ا ی اور دوسرے کندھے پ دوسرے تھے۔

''نبی کریم ﷺ کبھی ا ی کو بوسہ دیتے اور کبھی دوسرے کو اسی طرح چلتے ہوئے نبی کریم رضی اللہ عنہ ہمارے قر . آ گئے ا ی آ دمی نے پوچھا ر سول اللہ ﷺ آپ ان دونوں سے .ڑی محبت کر تے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جوان دونوں سے محبت کر تا ہے گو وہ مجھ سے محبت کر تا ہے اور جوان سے بغض ر تا ہے وہ مجھ سے بغض ر تا ہے۔''

ا ی دفعہ ام فضل لبابہ ا بکری رضی اللہ عنہا آ پکی چچی، عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پ س آئی ا سے رسول اللہ ﷺ کے گھر میں بیٹھا دیا تو حسین رضی اللہ عنہ نے آپ کی گود میں

پیشاب کر دیا، ام فضل نے اس پر بچے کے کندھے پر ہلکی سی چپت لگائی، رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے:

''اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو نے میرے بیٹے کو تکلیف دی۔''

آپ ﷺ صرف اپنے ہی بچوں سے نہیں بلکہ ہر ایک بچے سے محبت اور شفقت کرتے جیسا کہ خود اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اور حسن کو پکڑ کر بوسہ دیتے اپنی رانوں پر بٹھاتے اور پیار کرتے اور دعا کرتے:

''اے اللہ! ان دونوں سے محبت فرما میں بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔''

''اے اللہ! ان دونوں پر رحمی فرما میں بھی ان پر شفیق ہوں۔''

دیکھ تو سہی جناب محمد ﷺ کا پیارا ران پر بیٹھا ہوا ہے تو کا سردار نواسہ قریشی خاندان کا شہزادہ بیٹھا ہے تو دوسری ران پر ایک غلام زید کا بیٹا اسامہ بیٹھا ہے۔
حضرت عبداللہ، جعفر طیار شہید رضی اللہ عنہ کا بیٹا وہ کہتے ہیں میں چھوٹا بچہ تھا ایک دفعہ میں اور مجھے صحیح یاد نہیں میرے ساتھ حسن تھا یا حسین ہم مدینہ سے باہر نکلے رسول اللہ ﷺ کسی سفر سے واپسی آرہے تھے آپ ﷺ نے ہمیں اٹھایا اور ایک کو آگے اور دوسرے کو سواری کے پیچھے بیٹھا لیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو آپ کے چچا عباس کے بیٹے ہیں۔ مفسر قرآن ہیں آپ ان سے بڑا پیار کرتے ان کے لیے کئی بار دعا فرمائی۔ سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس رضی اللہ عنہ کے بچوں عبداللہ، عبیداللہ اور کثیر رضی اللہ عنہم کو ایک لائن میں کھڑے کرتے اور دوڑ کا مقابلہ کرواتے اور فرماتے جو میرے پاس پہلے آئے گا میں اسے اتنا اتنا دوں گا۔ چنانچہ یہ دوڑتے اور پھر آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گرتے کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر پر تو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں چومتے اور ساتھ چمٹاتے۔

بچے بیمار ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دم کرتے

حضرت یعلی بن مرّہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پہ تھا راستے میں ایک عورت بیٹھی ملی وہ اپنا بچہ اٹھائے ہوئے تھی کہنے لگی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس بچہ کو کوئی بلا ہے جو اسے پریشان کرتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ پکڑا اور سامنے بٹھا لیا اور پھر تین مرتبہ اپنا لعاب اس کے منہ میں ڈالا اور فرمایا:

''اللہ کے نام کے ساتھ میں اللہ کا بندہ ہوں اے اللہ کے ذلیل دشمن نکل جا''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بچہ اس عورت کے حوالے کر دیا اور فرمایا: ہم واپسی ادھر سے کریں تو پھر اسے لانا، واپسی پہ پھر اسی جگہ وہ عورت ملی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا ''کیا بنا تیرے بچے کا'' تو اس عورت نے کہا:

''قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: ہم نے ابھی تک اس بچے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کی۔''

اس عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین بکریاں پیش کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ساتھی

کو حکم دیا کہ سواری سے نیچے اتر اور صرف ایک بکری رکھ لو، دو واپس کر دو۔

سیدہ ام جمیل رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے محمد بن حاطب کو کہتی ہیں کہ بیٹے میں تمہیں جحفہ سے لے کر واپس آ رہی تھی مدینہ کے قریب ایک دو راتوں کا سفر باقی تھا کہ قافلے نے پڑاؤ کیا میں نے تمہارے لیے وہاں کھانا پکانا شروع کیا آگ جلائی تمہیں پاس بٹھا کر لکڑیاں لینے چلی گئی تم نے ہانڈی سے چھیڑ چھاڑ کی تو وہ تمہارے ہی بازو پر آ گری۔ جس سے تیرا بازو جل گیا، میں مدینے پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گئی اور عرض کیا یہ محمد بن حاطب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک تیرے منہ میں ڈالا اور تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لعاب بھری پھونک تیرے بازو پر مار رہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے۔

''اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرما اور شفا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی صحت فرما جو بیماری کا نام و نشان مٹا دے''

ام جمیل کہتی ہیں کہ

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے تجھے لے کر ابھی اٹھی ہی تھی کہ تیرا ہاتھ بالکل تندرست ہو گیا۔''

بچوں سے محبت اور ان پر شفقت

ہر والدین پر ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں سے محبت کریں اور شفقت کریں، حضرت عمر بن سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی ب پ نے اپنے بچوں کو خوبصورت ادب سے ب ھ کر کوئی تحفہ نہیں د ے۔''

ا ے روا ے ت ہے آپ ﷺ نے فرما ے: ''کچھ لوگوں سے اللہ سخت ن راض ہے اتنا ن راض کہ:
ُ ان سے کلام ت نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی ان کو روز قیامت
َ ن ہوں سے پ ک کرے گا اور نہ ہی ا طرف دیکھے گا۔
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے در ے فت کیا وہ کون ن نصیب ہیں تو آپ ﷺ نے فرما ے:

''وہ والدین ہیں جو اپنی اولاد سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔''

قیمتی وقت کی تلاش

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''اور سورج اور چا کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا اور جو کچھ تم نے مانگا میں سے تمہیں عنایت کیا اور اگر اللہ کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو (لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے)''

تمہیدی کلمات

انسانی زندگی میں وقت کی قدر و منزلت بہت زیادہ ہے اسی کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے مختلف وقتوں کی قسمیں اٹھا کر اس کی اہمیت کو دوچند کیا ہے۔ مثلاً

''فجر کی قسم، اور دس راتوں کی قسم''

''دھوپ پر چڑھنے کے وقت کی قسم اور رات کی جب وہ چھا جائے۔''

''زمانے کی قسم، ا ن درحقیقت خسارے میں ہے۔''
ہر کام کا ا یک وقت مقرر ہے مثلاً ز ہے۔

''بے شک ز ایمان والوں پ ہمیشہ سے ایسا فرض ہے جس کا وقت مقرر کیا ہوا ہے۔
حج کا وقت بھی مقرر ہے۔''

''حج چند مہینے ہیں، جو معلوم ہیں۔''
روزہ کا وقت بھی مقرر ہے۔

''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن ا ترا ، جو لوگوں کے لیے سراسر ہدا ت ہے
اور ہدا ت کی اور (حق و ب طل میں) فرق کرنے کی واضح دلیلیں ہیں، تو تم میں سے جو
اس مہینے میں حاضر ہو وہ اس کا روزہ رکھیں۔''
فضلوں کی زکوٰۃ یعنی کا وقت مقرر فرما ی:

''اور اللہ کا حق ادا کرو جس دن فصل کاٹو''

وقت غنیمت ہے

خوش قسمت ہے وہ ا ن جسے اس د میں اتنا وقت اور اس نے اس کا صحیح
استعمال کر کے اپنے اللہ کو راضی کر لیا۔ د اور آ ت کی کامیابیاں حاصل کر لیں، یہ دن رات
کی جو تبد ہے یہ بھی کائنات کے مالک نے ہمارے لیے ہی رکھی ہے ت کہ ہم دن رات کے

اوقات سے زیدہ سے زیدہ فائدہ اٹھا سکیں۔

''اللہ رات اور دن کو ادل بدل کرتا ہے، بے شک اس میں آنکھوں والوں کے لیے یقیناً بڑی عبرت ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔''

''جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، امیری کو غریبی سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔''

یعنی زندگی کا ہر وقت بہت اہم ہے اکثر لوگ اس وقت کی قدر نہیں کرتے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔''

وقت وقت کی بات ہے

ہر وقت ایک جیسا نہیں ہوتا دانشور لوگ قیمتی وقت ضائع نہیں کرتے بلکہ ایسی تلاش میں رہتے ہیں کہ کون سا وقت بہت اچھا اور قیمتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا

تھا:

''اے حنظلہ! وقت وقت کی بات ہے۔''

ہر وقت ایسا جیسا نہیں ہوتا بلکہ کچھ خاص اوقات ایسے بھی ہیں جن کی قدر و قیمت انسانی زندگی میں بہت ہے بس قیمتی وقت کی تلاش اور شعور قوموں کی بنتی ہے اور پھر اس وقت کا صحیح تصرف کامیابی کا ضامن ہے۔

اور جو قیمتی چیز کی تلاش میں رہتا ہے وہ اسے ضرور پاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص (دشمن کا رات کے آخر پہر میں حملے کا) خوف رکھتا ہے وہ (رات کے لیے حصہ میں) نکل پڑتا ہے جو جلدی کرتا ہے وہ منزل تک پہنچ جاتا ہے خبردار اللہ کا سامان بہت قیمتی ہے آگاہ رہو کہ اللہ کا قیمتی سودا جنت ہے۔''

نہ جانے کل کیا ہو۔۔؟

مومن کو اپنے وقت کی قدر کرتے ہوئے اسے ضائع ہونے سے بچائے اور ہر لمحہ یہ سوچ میں رہے کہ آج کا وقت اس کے پاس جو ہے کل اس کا پتہ نہیں۔

''اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کو کیا کام کرے گا۔''

ان کو جو وقت ملتا ہے اس کا حساب ہونا ہے اس لیے اس کی قدر کرے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے عمر میں ساٹھ سال کا وقت ملا اس کا اللہ کے ہاں کوئی عذر قبول نہ

ہوگا۔

قیمتی وقت

وقت کی تقسیم دو طرح سے ہم کرتے ہیں ایک مختصر وقت اور دوسرا لمبا وقت۔ کچھ کام ایسے ہیں جن کے لیے وقت بہت زیادہ ہوتا ہے ان کاموں کو سرانجام دینے میں سہولت اور آسانی ہوتی ہے۔ لیکن جن کاموں کو سرانجام دینے کے لیے وقت تھوڑا اور مختصر ہوتا ہے ان کو کرنے میں جلدی اور فی الفور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ

سدا دورے عیشاں دیکھتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

یہ وقت ہاتھ سے نہ جائے

لمبا وقت رکھنے والے قیمتی اوقات میں سے ایک جمعہ کا دن ہے اس میں ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ جس کو نصیب ہو گیا اس کی قسمت نکل پڑی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس (جمعہ کے دن) ایک ایسا وقت ہے جو مسلمان بندہ اس میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔ اور پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کیا وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔''

ایک روایت میں ہے۔

''اس میں ا۔ ایسی گھڑی ہے جو بندہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عنا۔ ۔ فرمادیں گے۔''

فتح الباری میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اس خاص وقت کی تعیین کے متعلق چالیس قول کیے ہیں کہ وقت دن کے کس حصہ میں ہے در ۔ ت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت کی تعیین نہیں فرمائی وہ خوش قسمت ہے جسے وہ نصیت ہو جائے۔

صبح کا وقت

آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''اے اللہ! میری امت کی صبحوں میں . ۔ فرما۔''

اسی طرح جامع الترمذی (۱۲۱۲) میں ہے کہ آپ . بھی کوئی لشکر۔ دستہ کسی جا۔ . روانہ فرماتے تو دن کے ابتدائی حصے میں اسے روانہ فرماتے حضرت صخر رضی اللہ عنہ مدینہ کے ا۔ صحابی ہیں جن کے متعلق ہے:

''حضرت صخر رضی اللہ عنہ ا۔ ۔ . تھے وہ اپنی تجارت (کا سامان) دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کیا کرتے تھے تو وہ امیر ہو گئے اور ان کے مال میں اضافہ ہو۔ ۔''

تہجد کا وقت

حضرت ابو ہر۔ یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہمارا پروردگار (بلند و برتر والا) ہر رات کو اس وقت آسمانِ دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔''

تو اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے میں اسکی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے عطا کروں، کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔''

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ پکار کر کہتے ہیں۔

''ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ کہ میں اس کو بخش دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ کہ اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا؟ کہ اسے دوں، ہے کوئی پکارنے والا؟ کہ اسکی سنوں، یہ سلسلہ طلوعِ فجر تک چلتا رہتا ہے۔''

رات کے آخری حصے کا وقت بڑا قیمتی وقت ہے اسے حاصل کر کے مفید بنالو، یہی نصیحت رسول

اللہ ﷺ نے فرمائی، آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ بندے کے سے زیدہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے اس لیے اگر تم اس وقت اللہ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہونے کی طاقت رکھو تو ضرور ایسا کرو۔''

ذوالحجہ کے دن

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''کوئی عمل ان دس دنوں کے عمل سے افضل اور محبوب نہیں''

صحابہ نے عرض کیا کہ: جہاد بھی نہیں.....؟ آپ نے جواب دیا کہ: جہاد بھی نہیں ہاں، وہ آدمی جو اپنا مال اور جان لے کر اللہ کے راستے میں نکلا اور کچھ لٹا دیا۔

لیلۃ القدر کی رات

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

''ش . قدر کی عبادت ا ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔اس (میں ہر کام) سر ا م دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبر علیہ السلام) ا تے ہیں۔یہ سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر ع ہونے تک رہتی ہے''

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرما :

''بلاشبہ اس (قدر کی رات) زمین میں فرشتوں کی تعداد کنکر یوں کی تعداد سے بھی ز یدہ ہوتی ہے۔''

اذان کے بعد کا وقت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

''اذان اور ا قامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔''

فرض کے بعد کا وقت

حا ت سجدہ میں بندہ رب کے سے قر ب ہو جا تا ہے اس قیمتی لمحات کو ضائع نہ کرو بلکہ اس میں رب سے منا جات کر کے اسے راضی کر لو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

''بندہ اپنے رب کے سے ز دہ قر ب سجدے کی حا ت میں ہو تا ہے اس لیے تم (اس حا ت میں) کثرت کے ساتھ دعا کیا کرو۔''

کفاروں سے .ؔ کا وقت

حضرت سہل بن سور ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما یا: ''دو دعا ردنہیں کی جا تیں۔''ا.....اذان کے بعد دعا

اور .ؔ کے وقت. . دونوں فوجیں ا یـ دوسرے سے گتھم گتھا ہو جا ۔

ماہ زمزم پی ؔ کے وقت

آب زمزم پی ؔ وقت بہت قیمتی وقت ہے کوئی اسے ضائع کر دیتے ہیں حالا اس وقت جو بھی نیک کی جائے اللہ پوری کر ؔ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرما یـ:

''جس (نیک) مقصد کے لیے آب زمزم پیا جائے وہ پورا ہو جا ؔ ہے۔''

مجلس سے اٹھتے وقت

حضرت ابو ہر یـہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرما یـ کہ جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں کثرت سے ٔ شائستہ اور بے ہودہ . تیں ہو رہی ہوں تو اٹھنے سے قبل یہ دعا پ ؔ ھ لے یہ دعا ان تمام لغزشوں کا کفارہ ہو جائے گی جو اس نے مجلس میں سرزد ہوئی ہوں۔

'' پ ک ہے تو اے اللہ حمد وستائش تیرے ہی لیے ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا

کوئی معبود نہیں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں‘‘

بچ جایئے ان اعمال سے...!

ارشاد ربّی تعالیٰ ہے:

﴿ ﴾

''اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جو متفرق ہو گئے اور احکامِ بیّن کے آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف) اختلاف کرنے لگے، یہ وہ لوگ ہیں جن (قیامت کے دن) بڑا عذاب ہوگا۔''

تمہیدی کلمات

قرآن و سنت میں بہت سے ایسے اعمال ہیں جن سے شریعت نے ہمیں بچنے کی تلقین کی ہے تاکہ ہماری دنیوی اور اخروی زندگی کے ماہ و سال سے پاک اور رب کی رضا کے مطابق ہو سکے' آج کے خطبہ میں ان شاء اللہ العزیز اسی عنوان پر گفتگو ہوگی۔

تفرقے سے بچو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( ))

(( ))

''لوگو! جماعت کو لازم پکڑو اور فرقہ بندی سے احتراز کرو، کیونکہ شیطان اکیلے شخص کا ساتھی ہے

اور دو سے بہت زیادہ دور ہے جو شخص اعلیٰ اور وسط . ۔ کا خواہشمند ہے وہ جما ۔ کو لازم پکڑے۔''

ارشاد ہوتا ہے۔

''اور . مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور . ا . انہ ہو جاؤ۔''

''اُن لوگوں کی طرح نہ ہو. جو متفرق ہو گئے اور احکامِ بیّن کے آنے کے بعد ا دوسرے سے (خلاف) اختلاف کرنے لگے، یہ وہ لوگ ہیں جن (قیامت کے دن) . ٹ اعذاب ہوگا۔''

وَ

''اور اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانو اور آپس میں مت جھگڑو، ورنہ . دل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہو چلی جائے گی اور صبر کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کیساتھ ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے . بن یمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا۔

))

((

''(غلبہ شر کے وقت) تم مسلمانوں کی جما ۔ اور ان کے امام کو لازم پکڑو۔ سید. . رضی اللہ عنہ کہنے لگے اَ اہل اسلام کی کوئی جما ۔ اور امام موجود نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تم ان تمام فرقوں اور وہوں سے علیحدگی اختیار کر لو''

ظلم سے بچو

حضرت جا. رضی اللہ عنہ سے روا. ت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما. :

''ظلم سے بچو کیو ظلم قیامت کے دن ا. ھیرے ہیں اور بخیلی سے بچو کیو بخیلی نے ہی تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کرد. انھیں اس. ت پ ابھارا کہ وہ لوگوں کا خون بہا اور ان کی محارم کو حلال بنالیں۔''

حضرت ابو ہر. ہ رضی اللہ عنہ سے روا. ت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما. :

''ظلم سے بچو کیو ظلم قیامت کے دن ا. ھیرے ہوں گے۔''

ظلم کی مذمت قرآن سے

''بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ ا. ذرے کے. ا. بھی ظلم نہیں کرتے۔''

''اور تم میں سے جو ظلم وز. دتی کرے گا ہم اسے بہت. ڑا عذاب چکھا گے۔''

''پس ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔'' (ا م: ۴۵)

''بے شک وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور ظلم کیا، نہیں ہے اللہ تعالیٰ کہ انھیں بخش دے۔'' (النساء: ۱۶۸)

''اور تم ان لوگوں کی طرف مائل مت ہو جاؤ جنھوں نے ظلم کیا پس تمھیں آگ چھولے گی۔''

ظلم کی مذمت حدیث سے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اے میرے بندو! بے شک میں نے اپنے پر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے اسے تمھارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔''

(مسلم، البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم (۲۵۷۷) و ترمذی (۲۴۹۵) و ابن ماجہ (۴۲۵۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ظلم مت کرو پھر تم دعا کرو گے تو تمھاری دعا قبول نہیں کی جائے گی اور تم پانی مانگو گے لیکن تمھیں نہیں پلایا جائے گا اور تم مدد طلب کرو گے لیکن تمھاری مدد نہیں کی جائے گی۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک قیامت کے دن ان میں سے سب سے سخت عذاب اسے ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا اسے کسی نبی نے قتل کیا اور ظالم حکمران کو۔''

(صحیح الترغیب، القضاء، باب ترغیب من ولی شیئا من أمور المسلمین فی العدل إماما کان أو غیرہ و ترہیبہ أن یشق علی رعیتہ (۲۱۸۵)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کی دو قسمیں ایسی ہیں جنھیں ہرگز میری شفاعت نہیں پہنچے گی۔ ظالم وغاصب حکمران اور ہر خائن اور دین سے نکلے جانے والا شخص۔''

صحیح الترغیب، القضاء، باب الترھیب من الظلم ودعاء المظلوم ولو کافرا (۲۲۱۸)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر . . اسے پکڑ ۔ ت ہیں تو اسے نہیں چھوڑتے ، پھر آپ ﷺ نے یہ آ ۔ ۔ تلاوت کی ''اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے . . وہ بستیوں کو پکڑ ۔ ت ہے اور ظالم ہوتی ہیں بے شک اس کی پکڑ . ڑی دردن ک ہے۔''

مظلوم کی . دعا سے بچو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روای ۔ ت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ فرمای اور انھیں یہ نصیحت کی:

''مظلوم کی . دعا سے بچو کیو بیشک اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔''

حضرت ابو ہری ہ رضی اللہ عنہ سے روای ۔ ت ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمای:

''تین بندے ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی ، عادل حکمران کی دعا ، روزے دار کی دعا حتی کہ وہ افطار کر لے اور مظلوم کی دعا ، اللہ تعالیٰ اسے . دلوں کے اوپ اٹھاتے ہیں اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ میری

عزت کی قسم میں تمھاری ضرور مدد کروں گا اگرچہ کچھ مدت کے بعد ہی۔''

(ترمذی: ۳۵۹۸ وابن ماجہ: ۵۲۷۱ وابن خزیمۃ: ۱۹۰۱ وابن حبان فی صحیحہ: ۳۴۱۹)

حضرت ابومجلز لاحق بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو حکمران کے ظلم سے خائف ہو اور وہ یہ کلمات کہے:

''میں اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوں اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور قرآن کو رہبر و راہنما ہونے پر''

تو اللہ اسے اس سے نجات فرما دیں گے۔

صحیح الترغیب، القضاء، باب الترغیب فی کلمات یلھن من خاف ظالما ۲۲۳۹، صحیح موقوف

بدگمانی سے بچو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کیا کہ نبی رضی اللہ عنہم نے ارشاد فرمایا:

(( ))

''بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور (لوگوں کے رازوں کی) کھود کرید نہ کرو، اور نہ (لوگوں کی گفتگو کو) کان لگا کر سنو اور آپس میں دشمنی پیدا نہ کرو بلکہ بھائی بھائی بن کر رہو۔''

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

''اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔''

)

بخیلی (کنجوسی) سے بچو!

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا:

))

((

''بخیلی (کنجوسی) سے بچو! بے شک تم سے پہلے لوگوں کو بخیلی ہی کی وجہ سے ہلاک کیا گیا، انھیں بخل کا کہا گیا تو انھوں نے بخل کیا انہیں رشتہ داری کو کاٹنے کا کہا گیا تو انھوں نے قطع رحمی کی اور انھیں گناہوں کے متعلق کہا گیا تو انھوں نے گناہ کیے۔''

''جو اپنے دل کی تنگی سے بچا لیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں۔''

مومن کی یہ صفت نہیں ہے کہ اس کا دل تنگ ہو خصوصا دین کے معاملے میں بلکہ وہ فراخ دل ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بخل اور ایمان کسی بندے کے دل میں کبھی جمع نہیں ہوتے۔''

یعنی ایمان دار آدمی میں بخیلی نہیں ہوتی اور اگر بخیلی ہو تو ایمان نہیں۔

شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(( ))

''شلوار ٹخنوں سے نیچے ڑ نے سے بچو بلاشبہ یہ غرور اور تکبر ہے''

تہبند کو ٹخنوں سے نیچے ڑ ۔ اس جیسی کسی اور چیز کو ٹخنوں سے نیچے رکھنا اس کی سخت مما آئی ہے اور بندہ اس حا ۔ میں زادا کرے کہ اس کا کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو ایسے بندے کی اللہ زہی قبول نہیں کرتے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''اپنا تہبند نصف پنڈلی۔ اٹھا کر رکھو اور اَ تم انکار کرتے ہو تو ٹخنوں۔ (اٹھالے) اور اپنے آپ کو تہبند ڑ نے سے بچاؤ کیو یہ تکبر سے ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرما ۔''

ٹخنوں سے نیچے ر ۔ کی مما اس لیے آئی ہے کہ یہ تکبر پیدا کر ہے اور تکبر اللہ کو پسند نہیں ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما : قیامت کے دن تین شخص ایسے ہوں گے جن سے اللہ نہ تو کلام فرما گے نہ ان کی طرف (رحمت سے) دیکھیں گے اور نہ انہیں (َ ۔ ہوں سے) پ ک کریں گے ان کے لیے درد ک عذاب ہوگا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی فرما : میں نے عرض کیا یہ لوگ ذلیل وخوار ہو گئے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرما :

ٹخنوں سے نیچے شلوار، تہبند ڑ نے والا

احسان جتلانے والا

جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامان بیچنے والا

جھوٹ سے بچ جاؤ

ت ک کذب . ۔ ۔ کی ضما ۔ ۔ پنے والا عمل ہے جھوٹ بولنے سے رسول اللہ ﷺ نے فرما یہ ہے کیو وہ جہنم کا راستہ دکھا ۔ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرما یہ:

''جھوٹ سے بچو اس لیے کہ جھوٹ . ائیوں کی طرف لے جا ۔ ہے اور . ائیاں ا ن کو جہنم ۔ لے جاتی ہیں اور ا ن جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ تلاش کر ۔ رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹ لکھ دیا جا ۔ ہے''

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تجارت پیشہ لوگ تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے پ س تشریف لائے تو فرما رہے تھے:

''اے ۔ . وں کی جما ۔ ! جھوٹ سے بچو۔''

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''بلا شبہ اللہ تعالیٰ اس کو (سیدھی) راہ نہیں دکھا ۔ جو جھوٹ ہے''۔

)

جھوٹ چھوڑ نے والے کو بھی رسول اللہ ﷺ نے . ۔ ۔ کی ضما ۔ ۔ دی ہے جیسا کہ:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما یہ:

''میں ضمانت دیتا ہوں جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اسے جنت کے دونواح میں گھر ملے گا''۔

''اور میں (ضمانت دیتا ہوں) جو مذاق کرتے وقت بھی جھوٹ کو چھوڑ دے اس کو جنت کے وسط میں گھر ملے گا''۔

''اور (میں ضمانت دیتا ہوں) جس شخص کا اخلاق اچھا ہو اسے جنت کے اوپر والے حصے میں گھر ملے گا''

حضرت عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا:

''بلاشبہ تاجر ہی گار لوگ ہیں، لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا اللہ تعالیٰ نے تجارت حلال نہیں کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیوں نہیں لیکن یہ لوگ بات کرتے وقت جھوٹ بولتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں اور گناہ گار ہوتے ہیں۔''

مسند احمد (۴/ ۴۲۸) صحیح الترغیب، البیوع (۱۷۸۶)

زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو

آپ ﷺ نے بہت زیادہ قسمیں کھانے سے بھی فرمایا ہے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تجارت میں بہت زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ زیادہ قسمیں کھانے سے سودا تو جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔''

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تین آدمی ایسے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے دن رحمت نہیں فرمائے گا، بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے ساز و سامان دیا اور وہ اسے خریدتے اور فروخت کرتے وقت قسم کھاتا ہے۔''

معلوم ہوا دوکاندار اور ہر قسم کی چیز فروش کرنے والے اور خریدنے والے کو قسمیں نہیں کھانی چاہیے بلکہ بہت زیادہ قسمیں کھانے والے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: چار بندوں سے اللہ تعالیٰ بات کرتے ہیں بہت زیادہ قسمیں کھا کر خریدوفروخت کرنے والا، متکبر فقیر، بوڑھا زانی اور ظلم حکمران۔''

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بازار میں سامان دکھا کر قسم اٹھائی کہ اس کی اتنی قیمت لگ چکی ہے حالانکہ اس کی اتنی قیمت نہیں لگی تھی اس قسم سے اس کا مقصد ایک مسلمان کو دھوکہ دینا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے . لے
بیچتے ہیں ان کے لیے آ ٰ ت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔''

دھوکے سے بچو

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت کے او ٹ کو اس کے پہلو
کے . لوں سے پکڑے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے میرے لیے اس میں سے وہی حصہ ہے جو تم
میں سے کسی ا ۔ کے لیے ہے:

''دھوکے سے بچو، بے شک دھوکہ یہ اپنے دھوکہ دینے والے کے لیے قیامت کے دن
رسوائی ہوگا، لوگو! سوئی اور دھاگہ (بھی مال غنیمت کا) ادا کرو اور اس سے بھی کم ۔ کوئی
چیز ہو وہ بھی، اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو قر ۔ . بھی، دور بھی، سفر میں بھی، حضر میں
بھی، بے شک جہاد . ۔ ت کے دروازوں میں سے ا ۔ دروازہ ہے بے شک اللہ اس
جہاد کی وجہ سے پ ۔ یشانی اور غم سے ت دے گا، اور اللہ کی حدوں کو قر ۔ . میں اور دور
میں قائم کرو اور اللہ کے معاملے میں کسی مت کرنے والے کی مت کی پ ۔ واہ نہ کرو''

کسی شخص کو دھوکہ دینا حرام ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس ڈھیر میں اپنا ہاتھ داخل کیا۔آپ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''اے غلے کے ڈھیر کے مالک یہ کیا ہے؟''

اس نے کہا اے اللہ کے رسول!اس پر بارش پڑ گئی تھی (جس کی وجہ سے اتر تری ہے) آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

تو نے اسے غلے کے اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے (اور سودا واضح ہو جاتا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کو دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

ایک دوسری حدیث میں ہے آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں اور چالبازی و دھوکہ دہی جہنم کی آگ میں لے جانے والی ہے۔''

ہلا ۔ وتباہی سے بچیں

ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے:

''۔ پ اورتول میں کمی کرنے والوں کے لئے ۔ ابی ہے۔ جولوگوں سے ۔ پ کر لیں تو پورا کریں اور ۔ ۔ ان کو ۔ پ کر ۔ تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا یہ لوگ نہیں جا کہ اٹھائے بھی جا گے؟ (یعنی) ا ۔ ٹے (سخت) دن میں، جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔''

تمہیدی کلمات

لفظ'' ''کئی ا ۔ معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے مثلاً افسوس کے معنی میں جیسا کہ

''ہر جھوٹے گنہگار پ افسوس ہے۔'' نیز ہلا ۔ ،تباہی

،جہنم کا گھڑا کے معنی میں جیسا کہ ﴿ ﴾ ''ہلا ۔

ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے'' اور گم پ نے کے معنی میں بھی لفظ ویل استعمال ہوتا ہے۔

''اس کی ماں اسے گم پ ئے! اسے کوئی ساتھی مل جائے تو ۔ َ کی آگ بھڑکا ڈالے گا''

یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ نے ابو بصیر رضی اللہ عنہ کو کہے تھے۔

اور کبھی یہ ن و ل اور پ یشانی کے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''لا الہ الا اللہ، عرب کو پ یشان ہونا چاہئے اس شر کی وجہ سے جو قر ب آ گیا ہے آج یاجوج موجوج نے اس کی مثل دیوار کو کھول لیا ہے''
یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا۔

جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ﴾

''ہلاکت ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے''

''اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے، (یعنی) جو قیامت کے دن کو جھٹلاتے ہیں، اور اس کو جھٹلاتا وہی ہے جو حد سے نکل جانے والا گنہگار ہے، جب اس کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کے افسانے ہیں دیکھو یہ جو (اعمالِ بد) کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے، بیشک یہ لوگ اس روز اپنے

پروردگار (کے دیدار) سے آوٹ میں ہوں گے، پھر دوزخ میں جا داخل ہوں گے، پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔''

جھٹلانا اور تکذیب اس مقام پہ دو چیزوں کی ہے۔ا.....اللہ کی آیت اور اس کے رسولوں کی تکذیب۔ ۲.....احوال قبر وحشر اور آیات کی تکذیب۔

حقیقت میں ایمان یہ ہے کہ:

'' تم اللہ پہ، اس کے فرشتوں پہ، اس کی کتابوں پہ، اس کے انبیاء پہ، یوم آخرت پہ اور اچھی بری تقدیر پہ ایمان لاؤ۔''

اللہ کی آیت اور اس کے رسولوں کی تکذیب کرنے والوں کے بارے فرمایا:

''اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی وہی دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اس میں (جلتے) رہیں گے۔''

''تو اُس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پہ جھوٹ گھڑے یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے ان کو ان کے نصیب کا لکھا ملتا ہی رہے گا یہاں تک کہ ان کے پاس ہمارے بھیجے

ہوئے (فرشتے) جان نکالنے آ گے تو کہیں گے کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے وہ (اب) کہاں ہیں؟ وہ کہیں گے کہ (معلوم نہیں) وہ ہم سے (کہاں) غائب ہو گئے اور اقرار کریں گے کہ بیشک وہ کافر تھے۔''

''تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ افتراء کرے اور اُس کی آیتوں کو جھٹلائے بیشک گنہگار فلاح نہیں پائیں گے۔''

آخرت کے دن پر ایمان رکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے اس کی تکذیب کرنے والا اللہ کا مجرم ہے آخرت پر ایمان یہ ہے کہ بندہ اس بات کا پختہ اعتقاد رکھے کہ ہر ایک کو مرنے کے بعد جی اٹھنا ہے پھر حساب و کتاب، میزان کے لیے میدان محشر میں جمع ہونا ہے اور پھر اہل جنت جنت میں جائیں گے اور اہل دوزخ جہنم میں جائیں گے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفت بھی بیان فرمائی کہ مومن یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ارشاد ہوتا ہے:

''اور جو کتاب (اے محمد ﷺ) آپ پر نازل ہوئی ہے اور جو کتابیں آپ سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں ان سب پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔''

''اور جو روزِ جزا کو سچ سمجھتے ہیں۔''

اور جو لوگ آخرت کا انکار کرتے ہیں وہ رسوا کن عذاب کے مستحق ٹھہریں گے۔ ارشاد

ہوتا ہے:

''وہ غبائے بہشت میں (ہوں گے اور) پوچھتے ہوں گے۔ (یعنی آگ میں جلنے والے) گنہگاروں سے۔ کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نہیں پڑھتے تھے۔ اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور اہلِ باطل کے ساتھ مل کر (حق سے) انکار کرتے تھے۔ اور روزِ جزا کو جھٹلاتے تھے۔''

ماپ تول میں کمی کرنے والے ہلاک ہوگئے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''جو ماپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے۔ جو لوگوں سے ماپ کر لیں تو پورا کریں اور جب ان کو ماپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے؟ (یعنی) ایک بڑے (سخت) دن میں، جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔''

''اور ماپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو۔''

ماپ تول میں کمی کرنے والی قوم قوم شعیب کی طرح ذلیل و رسوا کر دی جاتی ہے اور ان

پ مالی بحران مسلط کر دیا جاتا ہے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''جو قوم ماپ تول میں کمی کرتی ہے وہ قحط سالی سے دوچار کر دی جاتی ہے۔''

نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے باشندے ماپ تول میں شدید غلط کاریوں میں ملوث تھے تو اللہ تعالیٰ نے سورہ مطففین کے احکام نازل فرمائے ابن عباس فرماتے ہیں:

''اس کے بعد لوگوں نے ماپ تول انتہائی اچھا کر دیا۔''

حدیث مبارکہ میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔

''جو قوم ماپ تول میں کمی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے رزق کو کاٹ دیتے ہیں۔''

چغل خور اور طعنہ دینے والے کے لیے بددعا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے، چغل خور کی ' ابی ہے، جو مال جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رتا ہے، (اور) خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا مو. ہوگا، ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا، اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے؟، وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے، جو دلوں پر جا پڑے گی، (اور) وہ اس میں بند کر دیئے جا گے، (یعنی آگ کے) لمبے لمبے ستونوں میں''

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''تو تم جھٹلانے والوں کا کہا نہ ماننا۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم ' می اختیار کرو تو یہ بھی ' م ہو جا ۔ اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آجا ' جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہے۔ طعن آمیز اشارتیں کرنے والا چغلیاں لئے پھرنے والا۔ مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھا ہوا کار۔''

حضرت ' رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا تھا:

''چغل خور ... میں داخل نہیں ہوگا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ا مرتبہ مدینہ ۔ مکہ کے ا ۔ غ میں تشریف لے گئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کی آواز سنی جنھیں ان کی قبروں میں عذاب د جا رہا تھا

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بات یہ ہے کہ ان میں سے ایک شخص پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ ﷺ نے (کھجور کی) ایک ٹہنی منگوائی اور اسے توڑ کر دو ٹکڑے کیا اور ان کا ایک ٹکڑا ہر ایک کی قبر پر رکھ دیا۔ لوگوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! یہ آپ ﷺ نے کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں شاید اس وقت تک ان پر عذاب کم ہو جائے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ:

ایک دن نبی ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کسی غلام پر لعنت کر رہے ہیں، آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہو گئے، اور فرمایا کہ:

''بھلا تم نے لعنت کرنے اور صدیقین کو بھی دیکھا ہے...؟''

(یعنی کیا تم نے کبھی بھی کسی ایسے شخص کو دیکھا کہ جس میں بیک وقت یہ دو صفتیں یعنی لعنت اور صدیقیت پائی جاتی ہیں، حاصل یہ ہے کہ جو شخص صدیقیت کے مقام پر فائز ہو وہ لعنت کرنے والا نہیں ہو سکتا) نہیں رب کعبہ کی قسم یہ دونوں باتیں کسی ایک شخص میں ہرگز جمع نہیں ہو سکتیں، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد سن کر اپنی اس تقصیر کے کفارہ کے طور پر اس دن اپنے بعض غلاموں کو آزاد کیا، پھر معذرت خواہی کے لیے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آئندہ کبھی ایسا کام نہیں کروں گا۔ (یعنی کسی کو لعنت نہیں بھیجوں گا)

البیهقی فی شعب الایمان(٤/٢٩٤)(٥١٥٤)والأدب المفرد(٣١٩)صحیح

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعاء مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ جیسے تو میری تخلیق خوب اچھی بنائی ہے اسی طرح میرا اخلاق بھی اچھا بنادے''۔

صحیح الجامع الصغیر(۱۳۷)واحمد(۱/ ۳۰٤)

اچھا وضوء نہ کرنے والوں کے لیے تباہی ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ا یـ دفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے راستے میں زکا وقت آ ـ ہم نے جلدی کی اور وضوء جلدی جلدی کرنے لگے کچھ نے تو پ وں پ بس مسح ہی کر· شروع کر دـ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرما ـ:

''ہلا ـ ہے ا ڑیوں والوں کے لیے یعنی جن کی ا ڑـ یں خشک رہ گئیں ہیں'' یہ ـ ت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ـ تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

ا یـ دوسری روا ـ ـ میں ہے:

''ہلا ـ ہے ا ڑیوں والوں کے لیے، وضوء اچھا کرو''

ابوداؤد شریف کی روا ـ ـ میں لفظ ہیں

''وضوء کو مکمل کرو ورنہ خشک ا ڑیوں والوں کے لیے ہلا ـ ہے''

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ـ:

''جو کوئی مسلمان وضوء کرتا ہے تو اچھا وضوء کرتا ہے پھر اپنے دل اور چہرے کو مکمل متوجہ کر کے دو رکعت ( ) زادا کرتا ہے تو اس کے لیے . ' ' وا . . ہو جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''میری امت کے لوگ وضوء کے ' ت کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں لائے جائیں گے۔''

ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والے . دھو گئے

جھوٹ بولنا ' ہ ہے، حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے . پ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس شخص کے لیے ہلا ' ' ہے جو جھوٹی . تیں کرتا ہے ' ' کہ لوگوں کو ہنسائے اس کے لیے ہلا ' ' ہے پھر اس کے لیے ہلا ' ' ہے''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے البتہ جھوٹ بولے بغیر لوگوں کی خوش طبعی کا سامان فراہم کرنا جائز ہے۔
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھے

کوئی ایسا عمل بتا جو مجھے .ّ.ت میں لے جائے اور جہنم سے دور کردے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی ز.ن کی طرف اشارہ فرما.ا اور کہا:

''اپنی ز.ن کو کنٹرول میں رکھ''

میں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا ز.ن کی وجہ سے بھی پکڑ ہوگی تو آپ ﷺ نے فرما.: تیری ماں تجھے گم پ.ئے اے معاذ!

'لوگوں کو آتش جہنم میں ان کے چہروں کے بل ان کی ز.نوں کی کٹائی ہی َ ائے گی''۔

زکوۃ روک.ّ مو. . ہلا ت ہے

ارشاد .ری تعالیٰ ہے کہ

''اور مشرکوں پ. افسوس ہے۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آ ّ ت کے بھی قائل نہیں۔''

مانع زکوۃ کو روز قیامت اسی کّ .انے سے داغا جائے گا' ارشاد .ری تعالیٰ ہے کہ

''اور جو لوگ سو· اور چا· ی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کے رستے میں · چ نہیں کرتے ان کو اس دن کے عذابِ الیم کی خو ی سنا دو۔۳۴۔جس دن وہ مال دوزخ کی آ گ میں (خوب) َ م کیا جائے گا پھر اس سے ان (بخیلوں) کی پیٹ ں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جا گی (اور کہا جائے گا) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو جو تم جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

''زکوۃ ادا نہ کرنے والا روز قیامت آگ میں ہوگا۔''

حضرت . ہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زکوۃ روکنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی سے دوچار کر دیتے ہیں۔''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے کہ

''اپنے رب سے ڈرو، پ نچ زیں ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوۃ ادا کرو اور امیر کی اطا ت کرو تم اپنے رب کی . ت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

مستدرک حاکم کی روا ۔ میں یہ الفاظ ہیں:

''. ۔ تو اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دے تو یقیناً تو نے خود سے اس کا شر دور کر دیا۔''

ہلا ۔ ہے امراء کے لیے...!

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''ہلا ۔ ہے امراء کے لیے، ہلا ۔ ہے چو ہر دیوں کے لیے، ہلا ۔ ہے جن کے پ س ام ۔ رکھی جاتی ہے ان کے لیے، روز قیامت یہ لوگ خواہش کریں گے کہان کے پیش نی کے ۔ لوں سے انہیں پکڑ کر انہیں زمین و آسمان کے درمیان ط دیا جا ۔ لیکن انہیں کسی کام کی ذمہ داری نہ دی جاتی۔''

ا دوسری روا ۔ میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''ہلا ۔ ہے امراء کے لیے، ہلا ۔ ہے وزراء کے لیے، روز قیامت یہ لوگ خواہش کریں گے کہ ان کی لیٹوں سے انہیں پکڑ کر انہیں ش ۔ کے ساتھ ۔ ھ دیا جاتے اور وہ زمین و آسمان کے درمیان ط دیا جا ۔ لیکن انہیں کسی کام کی ذمہ داری نہ دی جاتی۔''

حکمران، امراء، اور پنچیت کے بڑے چوہدری لوگ اپنی اپنی جگہ عدل وا ف سے رہیں گے تو اللہ کے حضور سرخ رو ہوں گے ورنہ لوگوں کے معا ت انہیں تباہی کے کنارے لا کھڑا کریں گے۔